بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

12 محرم 1444 ہجری قمری • 11 ظہور 1401 ہجری شمسی • 11 اگست 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا صُرِفَتۡ اَبۡصَارُہُمۡ تِلۡقَآءَ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوۡا رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ

(الاعراف:48)

ترجمہ: اور جب ان کی نگاہیں اہل نار کی طرف پھیری جائیں گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنانا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 اگست 2022 کو حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے عالَم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی، تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنالیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں۔ یہ تو نئی روشنی کے مسلمانوں کا حال ہے جو لوگ پرانے فیشن کے مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو حامی دینِ متین سمجھتے ہیں، ان کی ساری عمر کی تحصیل کا خلاصہ اور لُبّ لُباب یہ ہے کہ صرف ونحو کے جھگڑوں اور الجھیڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ضالین کے تلفظ پر مرمٹے ہیں۔ قرآن شریف کی طرف بالکل توجہ ہی نہیں اور ہو کیونکر جبکہ وہ تزکیہ نفس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

ہاں اگر ایک گروہ ایسا بھی ہے جو تزکیہ نفس کے دعوے کرتا ہے، وہ صوفیوں اور سجادہ نشینوں کا گروہ ہے، مگر ان لوگوں نے قرآن شریف کو تو چھوڑ دیا ہے اور اپنے ہی طریق اختراع کر لئے ہیں۔ کوئی چلہ کشیاں کرتا ہے۔ کوئی اِلَّا اللّٰہُ کے نعرے مارتا ہے۔ کوئی نفی اثبات، توجہ، حبس دم وغیرہ میں مبتلا ہے۔ غرض ایسے طریق نکالے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتے اور نہ قرآن شریف کا یہ منشاء ہے اور نہ کبھی نبوت نے ایسے طریقوں کو پسند کیا۔ غرض یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی نہیں کرتا اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا، قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی۔ قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔

کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 385، مطبوعہ قادیان 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کی تجارت بھی حرام قرار دی

(2083) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ آدمی مال لینے میں اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ آیا حلال سے ہے، یا حرام سے۔

(2084) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں پڑھ کر انہیں سنائیں اور آپؐ نے شراب کی تجارت بھی حرام قرار دی۔

حضرت خبابؓ کا ایمان اور آپؓ کی ثابت قدمی

(2091) حضرت خبابؓ (بن ارت) سے روایت ہے کہ مَیں زمانہ جاہلیت میں لوہارے کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل کے ذمہ میرا قرض تھا۔ مَیں اسکے پاس قرض کا تقاضا کرنے کیلئے گیا۔ اس نے کہا مَیں اس وقت تک تمہیں نہیں دونگا جب تک کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار نہ کرے۔ مَیں نے کہا اللہ تجھے مار کر زندہ کر دے تو بھی میں انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا اچھا۔ اس وقتتک مجھے رہنے دو کہ مَیں مرجاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ تب جو مال اور اولاد مجھے (وہاں) ملے گی۔ مَیں (اس سے) تیرا قرض ادا کردوں گا۔

(بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

معاہدات کی پابندی قومی اتحاد کے قیام کیلئے اشد ضروری ہوتی ہے

پس چاہئے کہ انسان جس طرح بھی ہو سکے اپنے وعدوں کو پورا کرے تا کہ اعتبار قائم ہو اور لوگ برضا ورغبت ایک دوسرے کی امداد کیلئے تیار ہوں اور قوم ترقی کر سکے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورہ نحل آیت 93 وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَہَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ اَنۡکَاثًا ؕ تَتَّخِذُوۡنَ اَیۡمَانَکُمۡ دَخَلًۢا بَیۡنَکُمۡ اَنۡ تَکُوۡنَ اُمَّۃٌ ہِیَ اَرۡبٰی مِنۡ اُمَّۃٍ ؕ اِنَّمَا یَبۡلُوۡکُمُ اللّٰہُ بِہٖ ؕ وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ مَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ○ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت کو ایک نیا مضمون بھی قرار دیا جا سکتا ہے اور پچھلی آیت کے مضمون کا تسلسل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر پہلی آیت کے مضمون کو ہی جاری سمجھا جائے تو اسکے معنی یہ ہوں گے کہ آپس کے معاہدات کو پوری طرح سے نبھاؤ۔ اگر تم ان عہدوں کو توڑو گے تو خدا تعالیٰ نے جو تمہاری مضبوط جماعت بنا دی ہے وہ تباہ ہو جائے گی اور آپس کا اعتبار جاتا رہے گا۔

معاہدات کی پابندی قومی اتحاد کے قیام کیلئے اشد ضروری ہوتی ہے کیونکہ جماعت کا قیام ایک دوسرے سے حسن سلوک پر مبنی ہوتا ہے اور حسن سلوک اس وقت تک رہتا ہے جب تک لوگ معاہدات کی پابندی کریں۔ جب لوگ معاہدات پورے نہ کریں تو پہلے بددلی اور اسکے بعد بدظنی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شخص کے بُرے عمل کے نتیجہ میں دوسرے سینکڑوں آدمی قومی نظام کے فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس چاہئے کہ انسان جس طرح بھی ہو سکے اپنے وعدوں کو پورا کرے تا کہ اعتبار قائم ہو اور لوگ برضا ورغبت ایک دوسرے کی امداد کیلئے تیار ہوں اور قوم ترقی کر سکے۔

انفرادی عہد کے علاوہ ایک قومی عہد بھی ہوتا ہے یعنی افراد ایک شخص کے ہاتھ پر قومی ترقی کیلئے عہد کرتے ہیں جس کا نام خلافت ہے۔ وہ عہد بھی اس کے اندر شامل ہے اور اس آیت میں اس کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری ایک جماعت بنا دی ہے اور ایک نظام قائم کر دیا ہے اور تم نے اس نظام کی پابندی کی قسمیں کھائی ہیں۔ اب اسکی پابندی کرتے رہنا ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری قربانیوں سے جو رعب اسلام کا قائم ہوا ہے وہ جاتا رہے گا اور پھر نئے سرے سے محنت کرنی پڑے گی۔ یہ ایک بہت بڑا سیاسی نکتہ بتایا ہے۔ چند آدمیوں کے تفرقہ سے سب نظام برباد ہو جاتا ہے اور قوم کی محنت اکارت جاتی ہے اور نئے سرے سے محنت اور قربانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مگر اُدھڑی ہوئی چیز پھر اس طرح نہیں جُڑتی جیسے کہ نئی۔ اور پھٹے ہوئے دل پھر اس طرح نہیں ملتے جس طرح کہ وہ جو ہمیشہ متصل رہے۔ اس لئے اس عہد کے قیام کیلئے نہایت سخت کوشش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس آیت کے الفاظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں غیر قوموں کے ساتھ معاہدات کا بھی ذکر ہے۔ اس مضمون کے لحاظ سے اس آیت کو ایک مستقل مضمون قرار دینا ہوگا۔ یعنی لَا تَکُوۡنُوۡا سے نیا مضمون شروع سمجھا جائے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنے اندرونی عہد کی پابندی لازمی ہے اسی طرح دوسری اقوام کے ساتھ جو عہد کئے گئے ہوں ان کی پابندی بھی ضروری ہے۔ ان معاہدات کی نگہداشت رکھو ورنہ دنیا کا امن برباد ہو جائے گا۔ چنانچہ دَخَلًۢا کا لفظ بھی اسی بات کو ظاہر کرتا ہے اور کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَہَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ سے بھی یہی مراد ہے کہ امن کے قائم ہونے کے بعد فساد کی صورت پیدا نہ کرو۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 229، مطبوعہ قادیان 2010)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 22 جولائی 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
خطاب حضور انور بعد دوپہر جلسہ سالانہ یوکے 2009
اطفال الاحمدیہ جرمنی کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2022
اعلان نکاح از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نماز جنازہ حاضر وغائب
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال وجواب
اعلان وصایا
نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرٌّ مَا فِی الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

طاعون ہماری جماعت کو بڑھاتی جاتی ہے اور ہمارے مخالفوں کو نابود کرتی جاتی ہے اگر اسکے برخلاف ثابت ہو تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسے ثابت کنندہ کو مَیں ہزار روپیہ نقد دینے کو تیار ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب "حقیقۃ الوحی" رُوحانی خزائن جلد 22 سے پیش کر رہے ہیں۔ قبل ازیں ہم نے طاعون سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا تھا جن میں اللہ تعالیٰ نے آئندہ زمانہ میں طاعون کے پھوٹنے کی خبر دی تھی اور اس تعلق میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا کا بھی ذکر کیا تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا تھا کہ بہت جلد پورے ملک میں طاعون اپنا پیر جمانے والی ہے اور خصوصیت کے ساتھ پنجاب میں اس کے بھیانک حملے کی خبر دی گئی تھی۔ اسی ضمن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اَور رؤیا کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں، آپؑ فرماتے ہیں :

بالآخر مَیں ایک اور رؤیا لکھتا ہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ مَیں نے ایک جانور دیکھا جسکا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر مُنہ آدمی کے مُنہ سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور مَیں نے دیکھا کہ وہ یُوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہو گیا اور مَیں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بَن ہیں جن میں بیل گدھے گھوڑے کتے سور بھیڑیے اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بدعملوں سے اِن صورتوں میں ہیں اور پھر مَیں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قطب کی طرف اُسکا منہ ہے خاموش صورت ہے آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد اُن بنوں میں سے کسی بَن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بَن میں داخل ہوتا ہے تو اُسکے داخل ہونے کیساتھ ہی شور قیامت اُٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے۔ تب وہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے اور شاید دس منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہے اور پھر دوسرے بَن کی طرف جاتا ہے اور وہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے۔ آنکھیں اُسکی بہت لمبی ہیں اور مَیں اسکو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں اور وہ اپنے چہرہ کے اندازہ سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اِس میں کیا قصور ہے مَیں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیزگار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم ہوتا ہے۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جسکی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اسکو نکالینگے اور وہ لوگوں کو اسلئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْہِمْ اَخْرَجْنَا لَہُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُہُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ○ اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے خدا کی حجت اُن پر پوری ہو جائیگی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا کرینگے وہ لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کریگا اسلئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لائے تھے۔ (نزول المسیح رُوحانی خزائن جلد 18، صفحہ 415)

ذیل میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اشتہار درج کرتے ہیں جس میں آپؑ نے اپنے وسیع علم اور تجربہ کی بنا پر فرمایا کہ طاعون کی اگر ترقی ہوئی تو یہ ایسی بلا ہے کہ جسکے تصور سے بدن کانپتا ہے لہٰذا آپؑ نے نہایت ہمدردی کی راہ سے توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ لوگ اس سے بچ جائیں۔ آپؑ نے فرمایا :

طاعون

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ 6 فروری 1898 کو مَیں نے طاعون کے بارے میں ایک پیشگوئی شائع کی تھی اور اس میں لکھا تھا کہ مجھے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اس ملک کے مختلف مقاموں میں سیاہ رنگ کے پودے لگائے گئے ہیں اور وہ طاعون کے پودے ہیں۔ مَیں نے اطلاع دی تھی کہ توبہ اور استغفار سے وہ پودے دُور ہو سکتے ہیں۔ مگر بجائے توبہ اور استغفار کے وہ اشتہار بڑی ہنسی اور ٹھٹھے سے پڑھا گیا۔ اب مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ پیشگوئی ان دنوں میں پوری ہو رہی ہے۔ خدا ملک کو اس آفت سے بچاوے۔ اگر خدانخواستہ اس کی ترقی ہوئی تو وہ ایک ایسی بلا ہے جس کے تصور سے بدن کانپتا ہے۔ سوائے عزیزو اسی غرض سے پھر یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ سنبھل جاؤ اور خدا سے ڈرو اور ایک پاک تبدیلی دکھلاؤ تا خدا تم پر رحم کرے اور وہ بلا جو بہت نزدیک آ گئی ہے خدا اس کو نابود کرے۔

اَے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے۔ یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دُور ہوتی ہے۔ اگرچہ ہماری گورنمنٹ عالیہ بہت کوشش کر رہی ہے اور مناسب تدبیروں سے یہ کوشش ہے، مگر زمینی کوششیں کافی نہیں۔ ایک پاک ہستی موجود ہے جس کا نام خدا ہے۔ یہ بلا اسی کے ارادہ سے ملک میں پھیلی ہے۔ کوئی نہیں بیان کر سکتا کہ یہ کب تک رہے گی اور اپنے رخصت کے دنوں تک کیا کچھ انقلاب پیدا کرے گی۔ اور کوئی کسی کی زندگی کا ذمہ وار نہیں۔ سو اپنے نفسوں اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں پر رحم کرو۔ چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ اور استغفار سے بھر جائیں اور تمہارے دل نرم ہو جائیں۔ بالخصوص مَیں اپنی جماعت کو نصیحتاً کہتا ہوں کہ یہی وقت توبہ اور استغفار کا ہے۔ جب بلا نازل ہوگئی تو پھر توبہ سے بھی فائدہ کم پہنچتا ہے۔ اب اس سیلاب پر سچی توبہ سے بند لگاؤ۔ باہمی ہمدردی اختیار کرو۔ ایک دوسرے کو تکبر اور کینہ سے نہ دیکھو۔ خدا کے حقوق ادا کرو اور مخلوق کے بھی تا تم دوسروں کے بھی شفیع ہو جاؤ۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر میں جس میں مثلاً دس لاکھ کی آبادی ہو ایک بھی کامل راستباز ہوگا تب بھی یہ بلا اس سے دفع کی جائے گی۔ پس اگر تم دیکھو کہ یہ بلا ایک شہر کو کھاتی جاتی اور تباہ کرتی جاتی ہے تو یقیناً سمجھو کہ اس شہر میں ایک بھی کامل راستباز نہیں۔ معمولی درجہ کی طاعون یا کسی اور وبا کا آنا ایک معمولی بات ہے۔ لیکن جب یہ بلا ایک کھا جانے والی آگ کی طرح کسی شہر میں اپنا منہ کھولے تو یقین کرو کہ وہ شہر کامل راست بازوں کے وجود سے خالی ہے۔ تب اس شہر سے جلد نکلو یا کامل توبہ اختیار کرو۔ ایسے شہر سے نکلنا طبی قواعد کے رُو سے مفید ہے۔ ایسا ہی رُوحانی قواعد کے رُو سے بھی۔ مگر جس میں گناہ کا زہریلہ مادہ ہو وہ بہرحال خطرناک حالت میں ہے۔ پاک صحبت میں رہو کہ پاک صحبت اور پاکوں کی دُعا اس زہر کا علاج ہے۔ دُنیا ارضی اسباب کی طرف متوجہ ہے مگر جڑ اس مرض کی گناہ کا زہر ہے اور تریاقی وجود کی ہمسائیگی فائدہ بخش ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے رسول کو قرآن شریف میں فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ وبا وغیرہ سے ان لوگوں کو ہلاک کرے جن کے شہر میں تُو رہتا ہو۔ پس چونکہ وہ نبی علیہ السلام کامل راست باز تھا اس لئے لاکھوں کی جانوں کا وہ شفیع ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف رکھتے رہے امن کی جگہ رہا اور پھر جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کا اس وقت نام یثرب تھا جس کے معنے ہیں ہلاک کرنے والا۔ یعنی اس میں ہمیشہ وبا پڑا کرتی تھی۔ آپؐ نے داخل ہوتے ہی فرمایا کہ اب اس کے بعد اس شہر کا نام یثرب نہ ہوگا بلکہ اس کا نام مدینہ ہوگا یعنی تمدن اور آبادی کی جگہ اور فرمایا کہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ مدینہ کی وبا اس میں سے ہمیشہ کے لئے نکال دی گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب تک مکہ اور مدینہ ہمیشہ طاعون سے پاک رہے۔ مَیں اُس خدائے کریم کا شکر کرتا ہوں کہ اسی آیت کے مطابق اس نے مجھے بھی الہام کیا اور وہ یہ ہے :

اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ ۔ یہ الہام اشتہار 26 فروری 1898 میں شائع ہو چکا ہے اور یہ طاعون کے بارے میں ہے۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ موتوں کے دن آنے والے ہیں مگر نیکی اور توبہ کرنے سے ٹل سکتے ہیں اور خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے اور متفرق کئے جانے سے محفوظ رکھا یعنی بشرط توبہ اور براہین احمدیہ میں یہ الہام بھی درج ہے کہ : مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ

یہ خدا کی طرف سے برکتیں ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔ اور یاد رہے کہ یہ ہماری تحریر محض نیک نیتی اور سچی ہمدردی کی راہ سے ہے۔

وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

خاکسار **مرزا غلام احمد** از قادیان 17/مارچ 1901ء

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 182، اشتہار نمبر 243 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 2019)

6 فروری 1898 کے اشتہار کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 10 دسمبر 1901 کو عربی میں ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جیسا کہ گزشتہ شمارہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ طاعون کی ابتدا 1896 کے آخر میں بمبئی سے ہوئی تھی۔ 1898 میں پنجاب میں اس کی شروعات ہوگئی۔ 1901 میں اس نے کافی حد تک پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ایسے میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا اشتہار شائع فرمایا اور لوگوں کو اصلاح اعمال کی طرف توجہ دلائی۔ آپؑ نے فرمایا :

خدا کی حمد اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام۔ بھائیو اَے دانشمندو خدا تعالیٰ تم پر دونوں جہانوں میں رحم کرے، طاعون نے تمہارے شہروں میں ڈیرے ڈال دیئے اور تمہارے جگروں کو پارہ پارہ کر دیا اور تمہارے بہت سے دوستوں باپوں بیٹوں بیٹیوں اور جوروؤں اور ہمسائیوں کو اچک کر لے گئی اور تمہارے لئے اس میں خداوند علیم حکیم کی طرف سے بڑا ابتلا اور امتحان ہے۔ اور جو بلا نازل ہوتی ہے اس کے چار ہی سبب ہوتے ہیں اور ابتدائے فطرت سے خدا کی سنت اسی طرح جاری ہے۔

پہلا یہ ہے کہ جب لوگ خدا کی خوشنودی کی راہوں سے نکل جاتے اور عفت اور عبادت کو چھوڑ کر اس کے حقوق تلف کر دیتے ہیں اور خودی اور گھمنڈ میں زندگی بسر کرتے ہیں اور آخرت کی طرف دھیان نہیں کرتے اور فسق و فجور کی پرواہ نہیں کرتے اور خدا کی حدوں کی پاسداری نہیں کرتے اور اسکے حکموں کو پامال کرتے اور اس کے سامنے بدکاری کرتے اور کھلے جرموں پر اصرار کر کے اسے غصہ دلاتے ہیں۔

دوسرا جب لوگ ان اولوالامروں کی نافرمانی کرتے ہیں جو مصلحت الٰہی سے انہیں دیئے جاتے ہیں اور رعیت کے انبار غلہ کے لئے بجائے مہر کے ہوتے ہیں اور رعایا مفسد اور باغی بن جاتی اور اطاعت کی رسّی اتار ڈالتی ہے اور معروف باتوں اور جائز امروں میں ان کی مدد نہیں کرتی اور ان کی نسبت بدگمانی کرتی اور لڑائی اور مقابلہ کر کے ان کے معاملات کو درہم برہم کرتی ہے اور وفاداروں اور سعادت مندوں کی طرح ان سے باادب پیش نہیں آتی اور ان کے حکموں کو نہیں مانتی اور خدا کے جوڑے ہوئے کو کاٹنا چاہتے اور دفع کرتے ہیں اس شے کو

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جنگِ ذات السلاسل میں مسلمانوں کی فتح کی ایک بڑی وجہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ پالیسی بھی تھی جو انہوں نے عراق کے کاشتکاروں کے بارے میں وضع کی تھی اور جس پر خالدؓ نے سختی سے عمل کیا تھا، اس پالیسی کے تحت انہوں نے کاشتکاروں سے مطلق تعرض نہ کیا جہاں جہاں وہ آباد تھے انہیں وہیں رہنے دیا اور جزیہ کی معمولی رقم کے سوا اَور کسی قسم کا تاوان یا ٹیکس ان سے وصول نہ کیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/جولائی 2022ء بمطابق 22/وفا 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جیسا کہ مَیں نے گذشتہ جمعہ میں بتایا تھا کہ آج حضرت ابوبکرؓ کے دَورِ خلافت میں ایرانیوں کے خلاف کارروائیوں کا بیان ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک جنگ جو ہوئی اسے جنگِ ذات السلاسل یا جنگِ کاظمہ کہتے ہیں۔ یہ جنگ محرم الحرام 12/ہجری میں ہوئی۔ یہ جنگ تین ناموں سے معروف ہے۔ جنگِ ذات السلاسل، جنگِ کاظمہ اور جنگِ حَفیر۔ اس جنگ کو ذاتُ السَّلَاسِل یعنی زنجیروں والی جنگ اس لیے کہا جاتا ہے کہ عربی میں سلسلۃ زنجیر کو کہتے ہیں جس کی جمع سلاسل ہے۔ کیونکہ اس جنگ میں ایرانی فوج نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ لیا تھا تاکہ کوئی شخص جنگ سے بھاگنے نہ پائے۔ جنگِ ذات السلاسل کی اس روایت کو بعض مؤرخین تسلیم نہیں کرتے۔ یہ جنگ مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان کاظِمہ مقام کے قریب لڑی گئی تھی اس لیے اسے جنگِ کاظمہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ کاظمہ بصرہ سے بحرین جاتے ہوئے بحر سیف البحر پر ایک بستی ہے۔

(سیرت سیدنا صدیق اکبرؓ از استاذ عمر ابوالنصر، صفحہ 664) (ماخوذ از الکامل فی التاریخ، جلد 2، صفحہ 239، دار الکتب العلمیۃ بیروت، 2003ء) (ابوبکر صدیقِ اکبرؓ، از محمد حسین ہیکل، مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی، صفحہ 272، علم و عرفان پبلشرز لاہور 2004ء) (معجم البلدان، جلد 4، صفحہ 488)

حَفِیر علاقہ میں ہونے کی وجہ سے اس جنگ کو جنگِ حفیر بھی کہا جاتا ہے۔

(الصدیقؓ، صفحہ 127، مصنفہ پروفیسر علی محسن صدیقی)

مسلمانوں کی طرف سے اس جنگ کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ تھے اور ایرانیوں کی جانب سے سپہ سالار کا نام ہُرمز تھا۔ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔

(تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 309، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2012ء)

جیسا کہ گذشتہ خطبات میں بیان ہو چکا ہے کہ ہُرمز ایرانیوں کی جانب سے اس علاقے کا حاکم تھا جو حسب ونسب اور شرف وعزت میں اکثر امرائے ایران سے بڑھا ہوا تھا۔ ایرانی معززین کی عادت تھی کہ وہ معمولی ٹوپیوں کی بجائے قیمتی ٹوپیاں پہنتے تھے اور حسب ونسب اور شرف وعزت میں جو شخص جس مرتبے کا ہوتا تھا اسی مناسبت سے قیمتی ٹوپی پہنتا تھا۔ سب سے بیش قیمت ٹوپی کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ درہم کی ہوتی تھی جسے وہی شخص پہن سکتا تھا جو شرف وعزت اور توقیر ووجاہت میں کمال درجہ پر پہنچا ہوا ہو اور ہُرمُز کے مرتبے کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس کی ٹوپی کی قیمت بھی ایک لاکھ درہم تھی۔

ایرانیوں کے نزدیک تو اس کی وجاہت مسلّم تھی لیکن عراق کی حدود میں بسنے والے عربوں میں اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کیونکہ وہ ان عربوں پر تمام سرحدی امراء سے زیادہ سختی اور ظلم کرتا تھا۔ عربوں کی نفرت اس حد تک پہنچی ہوئی تھی یعنی غیر مسلمان عرب جو تھے کہ وہ کسی شخص کی خباثت کا ذکر کرتے ہوئے ہُرمُز کا نام بطور ضرب المثل لینے لگے تھے۔ چنانچہ کہتے تھے کہ فلاں شخص تو ہُرمُز سے بھی زیادہ خبیث ہے۔ فلاں ہُرمُز سے بھی زیادہ بدفطرت اور بدطینت ہے۔ فلاں شخص ہُرمُز سے بھی زیادہ احسان فراموش ہے۔ اور اسی وجہ سے ہُرمُز کو عربوں کے پے در پے چھاپوں اور جھڑپوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا تھا اور دوسری طرف ہُرمُز کی جھڑپیں ہندوستان کے بحری قزاقوں سے بھی ہوتی رہتی تھیں۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ، از ہیکل، مترجم، صفحہ 269-270)

بہرحال حضرت خالد بن ولیدؓ نے یمامہ سے روانگی سے قبل ہُرمُز کو خط لکھا تھا۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا کہ اَمَّا بَعد! فرمانبرداری اختیار کر لو، تم محفوظ رہو گے یا اپنی اور اپنی قوم کیلئے حفاظت کی ضمانت حاصل کر لو اور جزیہ دینے کا اقرار کرو ورنہ تم بجز اپنے آپ کے کسی اَور کو ملامت نہیں کر سکو گے۔

میں تمہارے مقابلے کیلئے ایسی قوم کو لایا ہوں جو موت کو یوں پسند کرتی ہے جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔

(تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 309، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2012ء)

جب حضرت خالدؓ کا خط ہُرمُز کے پاس پہنچا تو اس نے اردشیر شاہِ کسریٰ کو اس کی اطلاع دی اور اپنی فوجیں جمع کیں اور ایک تیز رَو دستے کو لے کر فوراً حضرت خالدؓ کے مقابلے کیلئے کاظمہ پہنچا اور اپنے گھوڑوں سے آگے بڑھ گیا مگر اس نے اس راستے پر حضرت خالد بن ولیدؓ کو نہ پایا اور اس کو یہ اطلاع ملی کہ مسلمانوں کا لشکر حَفِیر میں جمع ہو رہا ہے۔ اس لیے پلٹ کر حفیر کی طرف روانہ ہوا۔ حفیر بصرہ سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے پہلی منزل تھی۔ وہاں پہنچتے ہی اپنی فوج کی صف آرائی کی۔ ہُرمُز نے اپنے دائیں بائیں دو بھائیوں کو مقرر کیا۔ ان میں سے ایک کا نام قُبَاذ اور دوسرے کا نام اَنُوْشَجَانَ تھا۔ ایرانیوں نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑ لیا تھا۔ اس روایت میں تو یہی بیان ہوا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس پر وہ لوگ جن کی رائے اس کے خلاف تھی جب انہوں نے یہ منظر دیکھا تو کہا کہ تم لوگوں نے دشمن کیلئے خود ہی اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑ لیا ہے۔ ایسا نہ کرو۔ یہ بری فال ہے۔ اس کا انہوں نے جواب دیا جو اس حق میں تھے کہ زنجیروں سے جکڑا جائے کہ تمہارے متعلق ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ جب حضرت خالدؓ کو ہُرمُز کے حفیر پہنچنے کی اطلاع ملی تو آپ اپنے لشکر کو لے کر کاظمہ کی طرف مڑ گئے۔

ہُرمُز کو اس کا پتا چل گیا تو وہ فوراً کاظمہ کی طرف روانہ ہوا اور وہاں پڑاؤ کیا۔ ہُرمُز اور اس کے لشکر نے صف آرائی کی اور پانی پر ان کا قبضہ تھا۔ جب حضرت خالد بن ولیدؓ آئے تو ان کو ایسے مقام پر اترنا پڑا جہاں پانی نہیں تھا۔ لوگوں نے آپؓ سے اس کی شکایت کی۔ آپؓ کے منادی نے اعلان کیا کہ سب لوگ اتر پڑیں اور سامان نیچے اتار لیں اور دشمن سے پانی کیلئے لڑائی کریں کیونکہ بخدا پانی پر اسی جماعت کا قبضہ ہوگا جو دونوں گروہوں میں سے زیادہ ثابت قدم رہے گی اور دونوں لشکروں میں زیادہ معزز ہوگی۔ اس پر سامان اتار لیا گیا۔ سوار فوج اپنی جگہ کھڑی رہی۔ پیدل فوج نے پیش قدمی کی اور دشمن پر حملہ آور ہوئی۔ دونوں طرف لڑائی شروع ہوئی تو اللہ نے ایک بدلی بھیجی۔ مسلمانوں کی صفوں کے پیچھے بارش ہوئی۔ مسلمانوں کو اس سے قوت ملی۔ ہُرمُز نے حضرت خالدؓ کیلئے ایک سازش تیار کی۔ اس نے اپنے دفاعی دستے سے کہا کہ مَیں حضرت خالدؓ کو مبارزت کی دعوت دیتا ہوں اور اس دوران کہ مَیں ان کو اپنے ساتھ مصروف رکھوں گا تم لوگ اچانک چپکے سے حضرت خالدؓ پر حملہ کر دینا۔ اسکے بعد ہُرمُز میدان میں نکلا۔ حضرت خالدؓ اپنے گھوڑے سے اتر پڑے۔ ہُرمُز بھی اپنے گھوڑے سے اترا اور اس نے حضرت خالدؓ کو مقابلے کی دعوت دی۔ حضرت خالدؓ چل کر اس کی طرف آئے اور دونوں میں مقابلہ ہوا۔ دونوں طرف سے وار ہونے لگے۔ حضرت خالدؓ نے ہُرمُز کو بھینچ لیا۔ اس پر ہُرمُز کے دفاعی دستے نے خیانت سے کام لیتے ہوئے حضرت خالدؓ پر حملہ کر دیا اور انہیں گھیرے میں لے لیا۔ جب اس طرح ایک ایک کی لڑائی ہو رہی ہو تو پھر دوسرے حملہ نہیں کرتے لیکن بہرحال ان کی فوج نے ان پہ حملہ کر دیا۔ اس کے باوجود حضرت خالدؓ نے ہُرمُز کا کام تمام کر دیا۔

حضرت قَعْقَاعُ بن عَمروؓ نے جیسے ہی ایرانیوں کی یہ خیانت دیکھی تو ہُرمُز کے دفاعی دستے پر حملہ کر دیا اور انہیں گھیرے میں لے کر موت کی نیند سلا دیا۔ ایرانیوں کو شکستِ فاش ہوئی اور وہ بھاگ گئے۔ بھاگنے والوں میں قُبَاذ اور اَنُوْشَجَانَ بھی تھے۔ مسلمانوں نے رات کے اندھیرے میں ایرانیوں کا تعاقب کیا اور دریائے فُرات کے بڑے پل تک جہاں آج کل بصرہ آباد ہے انہیں قتل کرتے چلے گئے۔ جنگ کے اختتام پر حضرت خالدؓ نے مالِ غنیمت جمع کرایا۔ اس میں ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر زنجیریں بھی تھیں۔ ان کا وزن ایک ہزار رَطَل تھا یعنی زنجیروں کا تقریباً تین سو پچھتر کلو۔ جو مالِ غنیمت حضرت ابوبکرؓ کی طرف بھیجا گیا اس میں ہُرمُز کی ایک ٹوپی بھی تھی جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی اور وہ جواہرات سے مرصّع تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ ٹوپی حضرت خالد بن ولیدؓ کو عطا فرما دی تھی۔ حضرت خالدؓ نے فتح کی خوشخبری، مالِ غنیمت میں سے خُمُس اور ایک ہاتھی مدینہ روانہ کیا اور ہر طرف اسلامی لشکر کی فتح کا اعلان کر دیا۔ زِرّ بن کُلَیب خُمُس اور ہاتھی کو لے کر مدینہ پہنچے۔ اہل مدینہ کو اس سے قبل ہاتھی دیکھنے کا کبھی اتفاق نہ ہوا تھا۔ مدینہ والوں کا تو ذکر ہی کیا، عرب کے کسی اَور باشندے نے بھی ابرہہ کے ہاتھیوں کے سوا آج تک ہاتھی کی صورت نہ دیکھی تھی۔ جب لوگوں کو دکھانے کیلئے اس کو سارے شہر میں گشت کرایا گیا تو بوڑھی عورتیں اس ہاتھی کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئیں اور کہنے لگیں جو ہم دیکھ رہی ہیں کیا یہ خدا کی تخلیق میں سے ہے؟ وہ یہ سمجھیں کہ کوئی بناوٹی چیز ہے۔ اس ہاتھی کو حضرت ابوبکرؓ نے زِرّ کے ساتھ ہی حضرت خالدؓ کے پاس

واپس بھیج دیا۔(تاریخ الطبری، جلد2،صفحہ 309-310، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2012ء)(سیدنا ابوبکر صدیقؓ از ڈاکٹر علی محمد صلابی، صفحہ 405، 404)(حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ از ہیکل، صفحہ 271 تا 273)(معجم البلدان، جلد2، صفحہ 319، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)(لغات الحدیث زیر لفظ رَطْل، جلد2، صفحہ 121)

اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح کی ایک بڑی وجہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ پالیسی بھی تھی جو انہوں نے عراق کے کاشتکاروں کے بارے میں وضع کی تھی اور جس پر خالد نے سختی سے عمل کیا تھا۔ اس پالیسی کے تحت انہوں نے کاشتکاروں سے مطلق تعرض نہ کیا۔ جہاں جہاں وہ آباد تھے انہیں وہیں رہنے دیا اور جزیہ کی معمولی رقم کے سوا اَور کسی قسم کا تاوان یا ٹیکس ان سے وصول نہ کیا۔(حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ از محمد حسین ہیکل، صفحہ 272، مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی علم و عرفان پبلشرز لاہور 2004ء)

معرکہ ذَاتُ السَّلَاسِل میں جنگ میں شامل ہونے والے سوار کو ایک ہزار درہم کا حصہ دیا گیا اور پیدل کو اس کا ایک تہائی دیا گیا۔ (تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 311، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2012ء)

جنگ کَاظِمَہ دوررَس نتائج کی حامل ثابت ہوئی۔

اس لڑائی نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں اور انہوں نے دیکھ لیا کہ وہ ایرانی جن کی سطوت کا شہرہ ایک عرصہ سے سننے میں آ رہا تھا اپنی پوری طاقت کے باوجود ان کی معمولی فوج کے مقابلے میں بھی نہ ٹھہر سکے۔ اس جنگ میں مالِ غنیمت کی جو مقدار ان کے ہاتھ لگی اس کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔(حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ از محمد حسین ہیکل، صفحہ 272، مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی علم و عرفان پبلشرز لاہور 2004ء)

پھر جنگ اُبُلَّہ کا ذکر ہے جو بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو ہدایت کی تھی کہ وہ عراق میں جنگ کا آغاز اُبُلَّہ سے کریں جو خلیج فارس پر ایک سرحدی مقام تھا۔ ہندوستان اور سندھ کو جو تجارتی قافلے عراق سے آتے تھے سب سے پہلے اُبُلَّہ میں قیام کرتے تھے۔ اُبُلَّہ کی فتح کے متعلق دو روایتیں مذکور ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمانوں نے اُبُلَّہ کو سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں فتح کیا لیکن بعد میں یہ دوبارہ ایرانیوں کے قبضہ میں چلا گیا اور حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانے میں مسلمان اس پر پوری طرح قابض ہوئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ اس کی فتح حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوئی۔ (حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ از ہیکل، صفحہ 269)

بہرحال علامہ طبری نے اپنی کتاب میں حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں اس جنگ کا مختصر تذکرہ کیا ہے تاہم اس کے بعد وہ یہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں اُبُلّہ کی فتح کا قصہ عام سیرت نگاروں اور صحیح روایات کے خلاف ہے کیونکہ اُبُلّہ کی فتح حضرت عمرؓ کے عہد میں چودہ ہجری میں حضرت عُتْبہ بن غَزْوَانؓ کے ہاتھ سے عمل میں آئی تھی۔ (تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 310، دارالکتب العلمیۃ بیروت، 2012ء)

تاریخ کی اَور کتابوں میں جنگِ اُبُلَّہ کا ذکر اس طرح آیا ہے۔ بعض مؤرخین اس کو پہلی بار حضرت ابوبکرؓ کے عہد مبارک میں ہونا بیان کرتے ہیں اور بعض اس کی تردید کرتے ہیں کہ یہ جنگ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں نہیں بلکہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ہوئی تھی لیکن کتب تاریخ میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دونوں کے عہد مبارک میں جنگ اُبُلَّہ اور اُبُلَّہ کی فتح کا ذکر ملتا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسکی پہلی بار فتح حضرت ابوبکرؓ کے عہد مبارک میں ہوئی تھی لیکن بعد میں ایرانیوں کی بحری امداد کے بل بوتے پر اہلِ اُبُلَّہ نے بغاوت کر کے آزادی حاصل کر لی۔ پھر حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں یہ دوبارہ فتح ہوا۔(الصدیقؓ، از پروفیسر علی محسن صدیقی، صفحہ 128)

بہرحال اُبُلّہ کی جنگ کی تفصیل کچھ یوں ہے جنگِ ذَاتُ السَّلَاسِل کے اختتام پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت مُثَنّٰی کو ایرانیوں کے شکست خوردہ لشکر کے تعاقب میں بھیجا اور ساتھ ہی حضرت مَعْقِلؓ کو اُبُلَّہ بھیجا کہ وہاں پہنچ کر مال غنیمت جمع کر لیں اور قیدیوں کو گرفتار کر لیں۔ چنانچہ مَعْقِل وہاں سے روانہ ہو کر اُبُلَّہ پہنچے اور مالِ غنیمت اور قیدی جمع کر لیے۔ (تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 310)

بعد میں حضرت عمرؓ کے عہدِ مبارک میں اس کی فتح کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عتبہ بن غزوانؓ کو چودہ یا سولہ ہجری میں بصرہ کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت عتبہؓ وہاں ایک مہینہ رہے۔ اہلِ اُبُلّہ ان کے مقابلے کیلئے نکلے۔ یہ پانچ سو عجمی سپاہی تھے جو اُبُلّہ کی حفاظت پر مامور تھے۔ حضرت عتبہؓ نے ان لوگوں سے لڑائی کی اور انہیں شکست دی یہاں تک کہ ایرانی شہر کے اندر گھس گئے اور حضرت عتبہؓ اپنے لشکر میں لوٹ آئے۔ اللہ نے فارسیوں کے دل میں رعب ڈال دیا، وہ شہر سے نکل گئے اور تھوڑا بہت سامان لے کر کشتیوں میں بیٹھے اور دریا عبور کر کے چلے گئے۔ اس طرح پورا شہر خالی ہو گیا۔ مسلمان شہر میں داخل ہو گئے یہاں پر مسلمانوں کو کافی سامان ہتھیار اور دیگر مختلف چیزیں ہاتھ آئیں اور قیدی بھی ملے۔ اس سارے سامان کا خُمس نکال کر باقی مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم کر دیا گیا۔ مسلمانوں کی تعداد تین سو تھی۔

(ماخوذ از الکامل فی التاریخ، جلد2، صفحہ 335، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2006ء)

پھر ایک جنگ مَذَار ہے۔ جنگِ مَذَار: یہ معرکہ صفر بارہ ہجری میں ہوا۔ جنگ بارہ ہجری میں لڑی گئی۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 311، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2012ء)

مَذَار مَیْسَان کا قصبہ ہے۔ مَذَار اور بصرہ کے درمیان چار دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔

(معجم البلدان، جلد5، صفحہ 104، المَذَار، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

اس واقعہ کے روز لوگوں کی زبان پر یہ فقرہ تھا کہ صفر کا مہینہ آ گیا ہے اور اس میں ہر ظالم سرکش قتل ہو گا جہاں دریا اکٹھے ہوتے ہیں۔ ہُرمُز ذَاتُ السَّلَاسِل کی جنگ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے مدمقابل تھا اس نے اپنے بادشاہ کو مدد کیلئے لکھا تھا۔ بادشاہ نے اس کی مدد کیلئے قَارِن کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا مگر وہ لشکر ابھی مَذَار کے مقام پر پہنچا تھا کہ اس کو جنگ ذَاتُ السَّلَاسِل میں ہُرمُز کی شکست کی اور اس کے مارے جانے کی اطلاع ملی اور ساتھ ہی ہُرمُز کی فوج کے شکست کھائے ہوئے دستے بھی مَذَار میں قَارِن سے آ ملے اور ان میں سے بعض دستوں کے سپاہیوں نے دوسرے دستوں کے سپاہیوں سے کہا کہ اگر آج تم متفرق ہو گئے تو پھر کبھی جمع نہیں ہو سکو گے۔ اس لیے ایک دم واپسی کیلئے اکٹھے ہو جاؤ۔ وہ دوڑی ہوئی فوج جو تھی وہ بھی اور جو نئی کمک آ رہی تھی یا نئی فوج جو ایران سے آ رہی تھی دونوں مل گئے اور دونوں نے ایک دوسرے کو اس بات پر جوش دلایا کہ جنگ ہونی چاہیے۔ جو دوڑے ہوئے تھے انہوں نے کہا یہ بادشاہ کی مدد پر مشتمل نیا لشکر آن پہنچا ہے۔ اور یہ اس کا سپہ سالار قَارِن ہمارے ساتھ ہے ممکن ہے کہ خدا ہمیں غلبہ عطا کرے اور ہمارے دشمن سے ہمیں نجات عطا فرمائے اور ہم اپنے نقصانات کی کسی قدر تلافی کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے مَذَار میں پڑاؤ ڈال دیا۔ قَارِن نے ہراول دستے پر قُبَاذ اور اَنُوشَجَان کو مقرر کیا جو جنگِ ذات السلاسل میں فرار ہو گئے تھے۔ دوسری طرف دشمن کی اس تیاری کی اطلاع حضرت مُثَنّٰی اور حضرت مُعَنّٰی نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیج دی۔ حضرت خالدؓ نے قَارِن کی اطلاع پاتے ہی معرکہ ذات السلاسل میں حاصل ہونے والا مالِ غنیمت انہی مجاہدین میں تقسیم کر دیا جن کو خدا نے وہ مال غنیمت دیا تھا اور خُمس میں سے مزید جس قدر چاہا دیا اور معرکۂ ذات السلاسل میں حاصل ہونے والا باقی مال غنیمت اور اس معرکے میں جو فتح ہوئی تھی اس کی خوشخبری حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھجوا دی اور اس امر سے بھی مطلع کر دیا کہ معرکۂ ذات السلاسل میں دشمنوں کی ہزیمت خوردہ افواج اور قَارِن کی سربراہی میں آنے والا نیا لشکر ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خالدؓ روانہ ہوئے اور مَذَار میں قَارِن کی فوج کے مقابلے پر آئے اور اپنی فوج کی صف آرائی کی۔ دونوں طرف سے مقابلہ ہوا۔ دونوں حریفوں کی نہایت غیظ و غضب کی حالت میں مڈھ بھیڑ ہوئی۔ قَارِن مبارزت کیلئے میدان میں نکلا۔ دوسری طرف سے اس کے مقابل کیلئے حضرت خالدؓ اور حضرت معقل بن اَعْشٰی آگے بڑھے۔ دونوں قَارِن کی طرف لپکے مگر حضرت مَعْقِلؓ نے حضرت خالدؓ سے پہلے قَارِن کو جا لیا اور اسے قتل کر دیا۔ حضرت عاصمؓ نے اَنُوشَجَان کو اور حضرت عدی نے قُبَاذ کو قتل کر دیا۔ ان تینوں سرداروں کے مارے جانے سے ایرانی حوصلہ ہار بیٹھے اور میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اس جنگ میں اہل فارس کی بہت بڑی تعداد ماری گئی اور جو لوگ پسپا ہوئے وہ اپنی کشتیوں میں سوار ہو کر بھاگے۔ حضرت خالدؓ نے مَذَار میں قیام کیا اور ہر مقتول کا سامان خواہ وہ کسی قیمت کا ہو اسی مجاہد کو عطا کیا جس نے اسے قتل کیا تھا اور مال فَے کو بھی ان میں تقسیم کیا نیز خمس میں سے ان لوگوں کو حصہ دیا جنہوں نے نمایاں کارنامے سرانجام دیے تھے اور خمس کے باقی حصہ کو ایک وفد کے ساتھ حضرت سعید بن نعمان کی سرکردگی میں مدینہ روانہ کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق اس جنگ میں تیس ہزار ایرانی قتل ہوئے اور یہ ان کے علاوہ ہیں جو نہر میں ڈوب کر مر گئے اور کہا جاتا ہے کہ اگر یہ پانی مانع نہ ہوتا تو ان میں سے ایک بھی نہ بچتا۔ پھر بھی جو لوگ بچ کر بھاگے وہ بہت پراگندہ حال اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر بھاگے۔ جنگ کے بعد لڑائی میں حصہ لینے والوں اور ایرانی فوج کی حمایت کرنے والوں کو مع اہل و عیال کے قید کر لیا گیا۔ ان قیدیوں میں ابوالحسن بصری بھی شامل تھے۔ ابوالحسن بصری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ امام حسن بصری کے والد تھے جو کہ بصرہ کے مشہور واعظ اور صوفی تھے، مسلمان ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ابوالحسن بصری کو قید کرنے کے بعد مدینہ لایا گیا جہاں ان کی مالکہ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔(ماخوذ از تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 311، 312، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2012ء)(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد8، صفحہ 262)

اس فتح کے بعد عام رعایا سے بے حد نرمی کا سلوک کیا گیا۔ کاشتکاروں اور ان تمام لوگوں کو بغیر کسی قسم کی تکلیف پہنچائے جزیہ کی ادائیگی پر آمادہ کر دیا گیا اور انہیں ان کی زمینوں اور جگہوں پر برقرار رکھا گیا۔ ان ابتدائی امور سے فراغت حاصل کر کے حضرت خالدؓ نے مفتوحہ علاقے کے نظم و نسق کی طرف توجہ کی۔

جزیہ وصول کرنے کیلئے جابجا عُمَّال مقرر کیے گئے۔ مفتوحہ علاقے کی حفاظت کیلئے انہوں نے حَفِیر اور جِسْرِ اعظم یعنی سب سے بڑے پل پر فوجیں متعین کر رکھی تھیں، ان کا انتظام اَور بہتر بنایا گیا اور فوجوں کے تمام دستوں کو مختلف افسروں کے زیر نگرانی دے کر انہیں دشمنوں کی خفیہ اور اعلانیہ سرگرمیوں سے خبردار رہنے اور موقع پڑنے پر ان کا مقابلہ کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ خالد کی جنگی مہارت کا ثبوت اس سے بڑھ کر اَور کیا ہو گا کہ سرزمینِ ایران میں ان کی پیش قدمی کے آغاز ہی سے کسریٰ کی طاقتور فوجیں مغلوب ہونی شروع ہو گئیں اور ان کے دم خم، حوصلے اور ولولے سب سرد پڑ گئے۔

جنگ مَذَار حِیرَہ سے کچھ ہی فاصلے پر ہوئی تھی۔ حِیرَہ خلیج اور مدائن کے تقریباً درمیان میں واقع ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ از محمد حسین ہیکل، صفحہ 275، مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی علم و عرفان پبلشرز لاہور 2004ء)

اس جنگ کے بعد کے معاملات سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ دشمن کی نقل و حرکت کی خبروں کی جستجو میں لگ گئے۔(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 312، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2012ء) تا کہ دیکھیں دشمن کی کیا موومنٹ ہے۔ وہ دوبارہ اسلام کے خلاف اکٹھے تو نہیں ہو رہے؟

جنگ وَلَجہ ایک جنگ ہے۔ جنگِ وَلَجہ ۔صفر بارہ ہجری میں ہوئی۔ وَلَجہ کَسکَر کے قریب خشکی کا علاقہ ہے۔ جنگ مَذار میں ایرانیوں کو جس شرمناک شکست کا سامان کرنا پڑا کہ اس میں ان کے بڑے بڑے سردار بھی مارے گئے تھے۔ اس پر ایرانی شہنشاہ نے ایک اَور حکمت عملی طے کرتے ہوئے اَور زیادہ تیاری کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ چنانچہ ایرانی حکومت نے عراق میں بسنے والے عیسائیوں کے ایک بہت بڑے قبیلہ بَکر بن وَائل کے سرکردہ لوگوں کو دربارِ ایران میں بلایا اور ان کو مسلمانوں کے ساتھ لڑنے پر آمادہ کر کے ایک لشکر ترتیب دیا اور اس لشکر کی قیادت ایک مشہور شہسوار اَندَرزَغَر کے ہاتھ میں دی اور یہ لشکر وَلَجہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ عراق میں عیسائیوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ بکر بن وائل آباد تھا۔ شہنشاہ اَرْدَشِیر نے انہیں طلب کیا اور ان کی ایک فوج مرتب کر کے انہیں مسلمانوں سے معرکہ آرائی کیلئے وَلَجہ کی جانب روانہ کر دیا۔ حِیرَہ اور کَسکَر کے نواحی علاقوں کے لوگ اور کسان بھی اس لشکر کے ساتھ مل گئے۔ حِیرَہ کوفہ سے تین میل جنوب مغرب میں ایک شہر ہے۔ کَسکَر کوفہ اور بصرہ کے درمیان ایک قصبہ تھا۔ بہرحال لیکن اِس خیال سے کہ مسلمانوں پر فتح یابی کا فخر مکمل طور پر عیسائی عربوں کے حصہ میں نہ آئے اپنے ایک بڑے سپہ سالار بَہمَن جَاذْوَیہ کو بھی ایک بھاری لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے ہی روانہ کر دیا۔ (تاریخ طبری، جلد دوم، صفحہ 312، دارالکتب العلمیۃ 2012) (حضرت ابوبکر صدیق از محمد حسین ہیکل مترجم، صفحہ 287-288)

جب اس فارسی سردار کو یہ محسوس ہوا کہ ان کی فوج بہت بڑی ہو گئی ہے تو اس نے حضرت خالد بن ولیدؓ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب حضرت خالد بن ولیدؓ کو فارسی فوج کے وَلَجہ میں جمع ہونے کی خبر ملی اس وقت آپؓ بصرہ کے قریب تھے۔ آپؓ نے مناسب سمجھا کہ فارسی فوج پر تین جہات سے حملہ کریں تاکہ ان کی جمعیت منتشر ہو جائے اور اس طرح اچانک حملے سے فارسی فوج پریشانی کا شکار ہو جائے۔

(سیدنا ابوبکر صدیق از ڈاکٹر علی محمد صلابی مترجم، صفحہ 406)

چنانچہ آپؓ نے سُوَید بن مُقَرِّن کو قائمقام مقرر کیا اور انہیں حفیر میں ہی قیام پذیر ہونے کا حکم دیا اور ان لوگوں کے پاس پہنچے جن کو دِجلَہ کے زیریں جانب چھوڑا ہوا تھا۔ ان کو حکم دیا کہ دشمن سے ہروقت چوکنے رہیں اور غفلت اور فریب میں مبتلا نہ ہوں اور اپنی فوج کو لے کر وَلَجہ کی طرف پیش قدمی کی اور دشمن کے لشکر اور اسکی معاون جماعتوں کے مقابلے پر اترے اور شدید ترین جنگ ہوئی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فوج کے دونوں طرف مجاہدین کے ذریعہ گھات لگا رکھی تھی۔ آخرکار گھات لگائے ہوئے دونوں دستے دونوں طرف سے دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ ایرانیوں کی فوجیں شکست کھا کر بھاگیں مگر حضرت خالد بن ولیدؓ نے سامنے سے اَور گھات لگائے ہوئے دونوں دستوں نے پیچھے سے ان کو ایسا گھیرا کہ وہ بوکھلا گئے یہاں تک کہ کسی کو اپنے ساتھی کے قتل کی بھی پروا نہ رہی۔ دشمن فوج کا سپہ سالار ہزیمت خوردہ ہو کر بالآخر مارا گیا۔ کاشتکاروں کے ساتھ حضرت خالد بن ولیدؓ نے وہی سلوک کیا جو ان کا طریق تھا یعنی ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا۔ صرف جنگجو لوگوں کی اولاد اور ان کے معاونین کو گرفتار کیا اور عام باشندگان ملک کو جزیہ دینے اور ذِمّی بن جانے کی دعوت دی جس کو ان لوگوں نے قبول کر لیا۔

(تاریخ طبری، جلد2، صفحہ 312، دارالکتب العلمیۃ 2012ء)

پھر جنگ اُلَّیس کا ذکر ہے۔ جنگ اُلَیس ماہ صفر بارہ ہجری میں ہوئی۔ اُلَیس بھی عراق میں اَنبَار کی بستیوں میں سے ایک بستی تھی۔ حضرت خالدؓ کے ہاتھوں وَلَجہ کے دن قبیلہ بکر بن وائل اور ایرانیوں کو پہنچنے والی ایک اَور عبرتناک شکست سے ان کے ہم قوم عیسائی غضبناک ہو گئے۔ انہوں نے ایرانیوں کو اور ایرانیوں نے ان کو خطوط لکھے اور اُلَیس کے مقام پر سب جمع ہو گئے۔ ان کا سردار عَبدُ الاَسوَد عِجلِی مقرر ہوا۔ اسی طرح ایرانی بادشاہ نے بَہمَن جَاذْوَیہ کو خط لکھا کہ تم اپنے لشکر کو لے کر اُلَّیس پہنچو اور فارس اور عرب کے نصاریٰ میں سے جو لوگ وہاں جمع ہیں ان سے جا ملو لیکن بَہمَن جَاذْوَیہ خود تو لشکر کے ساتھ نہ گیا البتہ اس نے اپنی جگہ ایک اَور نامور بہادر جَابَان کو روانہ کیا اور اس کو حکم دیا کہ لوگوں کے دلوں میں جنگ کا جوش پیدا کرو مگر میرے آنے تک دشمن سے لڑائی شروع نہ کرنا سوائے اس کے وہ خود پہل کریں۔ جَابَان اُلَیس کی طرف روانہ ہوا۔ بَہمَن جَاذْوَیہ خود ایرانی بادشاہ اَردَشِیر کے پاس گیا تاکہ اس سے مشورہ کرے مگر یہاں آ کر دیکھا کہ بادشاہ بیمار پڑا ہے۔ اس لیے بَہمَن جَاذْوَیہ تو اس کی تیمارداری میں لگ گیا اور جَابَان کو کوئی ہدایت نہ بھیجی۔ جَابَان اکیلا لشکر کے ہمراہ محاذ جنگ کی طرف روانہ ہو کر ماہ صَفَر میں اُلَّیس پہنچا۔ (تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 313، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2012ء) (معجم البلدان، جلد 1، صفحہ 294، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

مختلف قبائل اور حِیرَہ کے نواحی علاقوں کے عرب عیسائی جَابَان کے پاس جمع ہو گئے۔ حضرت خالدؓ کو جب ان عیسائی گروہوں کے اکٹھا ہونے کی اطلاع ملی تو آپ ان کے مقابلے کیلئے نکلے مگر آپ کو معلوم نہ تھا کہ جَابَان بھی قریب آ گیا ہے۔ حضرت خالدؓ صرف ان عربوں اور نصرانیوں سے لڑنے کے ارادے سے آئے تھے مگر اُلَّیس میں جَابَان سے سامنا ہو گیا۔ جب جَابَان اُلَّیس پہنچا تو اس موقع پر عجمیوں نے جَابَان سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ آیا پہلے ہم ان کی خبر لیں یا لوگوں کو کھانا کھلا دیں۔ یعنی جنگ شروع کریں یا پہلے کھانا کھا لیں اور پھر کھانے سے فارغ ہو کر ان سے جنگ کریں۔ جَابَان نے کہا کہ اگر دشمن تم سے کوئی تعرض نہ کریں تو تم بھی خاموش رہو لیکن میرا خیال ہے کہ وہ تم پر اچانک حملہ کریں گے اور تمہیں کھانا نہیں کھانے دیں گے۔ ان لوگوں نے جَابَان کی بات نہ مانی۔ دسترخوان بچھائے۔ کھانا چنا گیا اور سب کو بلا کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

(ماخوذ از الکامل فی التاریخ، جلد2، صفحہ 241، دارالکتب العلمیۃ بیروت، 2006ء)

حضرت خالدؓ دشمن کے مقابل پر پہنچ کر ٹھہر گئے۔ سامان اتارنے کا حکم دیا۔ اس کام سے فراغت ہوئی تو دشمن کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت خالدؓ نے اپنے عقب کی حفاظت کیلئے محافظ دستے مقرر کیے اور دشمن کی صف کی طرف بڑھ کر للکارتے ہوئے کہا۔ اَبجُر کہاں ہے؟ عبدالاسود کہاں ہے؟ مالک بن قَیس کہاں ہے؟ مالک کے علاوہ باقی سب بزدلی کی وجہ سے خاموش رہے۔ مالک آپ کے مقابلے کیلئے نکلا۔ حضرت خالدؓ نے اس سے کہا: ان سب میں سے تجھے میرے مقابل پر آنے کی کس بات نے جرأت دلائی ہے؟ تجھ میں میرا مقابلہ کرنے کی طاقت کہاں! یہ کہہ کر آپؓ نے اس پر وار کیا اور اسے قتل کر دیا اور عجمیوں کو قبل اس کے کہ وہ کچھ کھائیں، دسترخوان پر سے اٹھا دیا۔ جَابَان نے اپنے لوگوں سے کہا کیا مَیں نے تم سے پہلے نہیں کہا تھا کہ کھانا شروع نہ کرو۔ بخدا! مجھے کسی سپہ سالار سے ایسی دہشت نہیں ہوئی ہے جیسی کہ آج اس لڑائی میں ہو رہی ہے۔ جب وہ لوگ کھانا کھانے پر قادر نہ ہو سکے تو اپنی بہادری جتانے کیلئے کہنے لگے کہ کھانے کو فی الحال ہم چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ ہم مسلمانوں سے فارغ ہو لیں پھر ہم کھانا کھا لیں گے۔ جَابَان نے کہا کہ بخدا میرا گمان یہ ہے کہ تم نے یہ کھانا دشمن کیلئے رکھ چھوڑا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم لوگ جیت جاؤ گے اور پھر کھا لو گے بلکہ مجھے لگتا ہے یہ کھانا تو تمہارا دشمن ہی کھائیں گے یعنی مسلمان ہی کھائیں گے جبکہ تم شعور نہیں رکھتے۔ تو پھر اس نے لوگوں کو کہا میری بات مانو تو یہ ہے کہ کھانے میں زہر ملا دو۔ اگر تمہاری فتح ہوئی تو یہ نقصان بہت کم ہے کھانا ضائع ہونے کا اور اگر فتح دشمن کی ہوئی تو تم کوئی ایسا کام کر چکے ہو گے جس سے دشمن زہریلا کھانا کھانے کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہو گا۔ مگر وہ لوگ جو تھے ان کو تو اپنی فتح کا پختہ یقین تھا۔ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں اس کی، زہر ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم آرام سے جنگ جیتیں گے اور پھر کھانا کھائیں گے۔ حضرت خالدؓ نے اپنی فوج کی صف آرائی اس طرح کی جیسا کہ اس سے پہلے کی لڑائیوں میں کر چکے تھے۔ شدید ترین لڑائی ہونے لگی۔ ایرانیوں کو بَہمَن جَاذْوَیہ کے آنے کی توقع تھی اس لیے خوب جم کر بڑی شدت سے لڑے کیونکہ جَابَان ان کو امید دلا رہا تھا کہ وہ ایک بڑا لشکر لے کر چل پڑا ہے اور ابھی پہنچنے ہی والا ہے جبکہ اصل حقیقت یہ تھی کہ بہمن کو تو ایرانی بادشاہ کے بیمار ہونے کی وجہ سے نہ تو بادشاہ سے صورتحال ذکر کرنے کا موقع ملا اور نہ ہی وہ خود لشکر لے کر آ سکتا تھا بلکہ اس کا جَابَان سے کسی قسم کا رابطہ بھی نہ رہا تھا۔ بہرحال اس جنگ میں مسلمان بھی ان کے خلاف خوب جوش اور غضب میں آئے بڑی سخت جنگ ہوئی۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 313، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2012ء)

ایرانی فوج کے جوش و جذبہ اور مسلمانوں کی کمزور پڑتی حالت کا ذکر کرتے ہوئے ایک سیرت نگار لکھتا ہے کہ ایرانی لشکر میں سے پہلے عیسائیوں نے حملہ کیا لیکن ان کا سردار مالک بن قیس مارا گیا۔ اس کا مارا جانا تھا کہ ان کی ہوا اکھڑ گئی اور وہ بددل ہو گئے۔

یہ دیکھ کر جَابَان نے ایرانی فوج کو آگے جھونک دیا۔ ایرانی اس امید پر کہ ابھی بہمن نئی کمک لے کر آیا چاہتا ہے خوب دلیری سے لڑے۔ مسلمانوں نے بار بار حملے کیے لیکن ہر بار ایرانیوں نے کمال پامردی اور مستقل مزاجی سے حملے کو ناکام بنا دیا۔ بالآخر حضرت خالد بن ولیدؓ نے مادی اسباب و ذرائع کو ناکافی ہوتا دیکھ کر بڑی عاجزی سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور عرض کی کہ اے اللہ! اگر تو مجھے دشمنوں پر غلبہ عطا فرمائے گا تو میں کسی ایک دشمن کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا اور یہ دریا ان کے خون سے سرخ ہو جائے گا۔ بعض کتب میں ہے کہ حضرت خالدؓ نے قَسم کھائی تھی یا نذر مانی تھی کہ اگر اس جنگ میں فتح ہو گئی تو کسی بھی دشمن جنگجو کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ بہرحال اس کے بعد حضرت خالدؓ نے جنگی چال چلتے ہوئے فوج کو دائیں اور بائیں جانب سے ایرانی لشکر کے عقب پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اس حملے سے ایرانی لشکر تتر بتر ہو گیا اور اسے بھاگنے یا ہتھیار ڈالنے میں ہی عافیت نظر آئی۔ حضرت خالدؓ نے حکم دیا کہ دشمن کو پکڑ کر قیدی بنا لو اور مقابلہ کرنے والوں کے سوا کسی کو قتل نہ کرو۔ صرف ان کو قتل کرنا جو مقابلہ

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

(سورۃ التوبہ:119)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرّعد:29)

ترجمہ: (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

طالب دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کرتے ہیں۔(سیرت سیدنا صدیق اکبرؓ، صفحہ 671-672، منسوب بہ استاذ عمر ابوالنصر، مترجم)(تاریخ طبری اردو، جلد2، صفحہ 564، دارالاشاعت)

اس بارے میں ریسرچ سیل کا ایک نوٹ ہے اور میں نے بھی دیکھا ہے۔ یہی بات صحیح لگتی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے تاریخ طبری سمیت اکثر سیرت نگاروں اور مورخین نے ذکر کیا ہے کہ حضرت خالدؓ نے اپنی اس دعا میں جو عہد کیا تھا اس کے مطابق ایک دن اور ایک رات ان قیدیوں کو قتل کر کے نہر میں ڈالا گیا تا کہ اس کا پانی خون سے سرخ ہو جائے یعنی انہوں نے نہ صرف جنگ کرنے والوں سے جنگ لڑی بلکہ قیدیوں کو بھی قتل کر دیا اور اس وجہ سے یہ نہر آج تک نہر الدم یعنی خون کی نہر کے نام سے مشہور ہے۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 314 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2012ء)

لیکن بہرحال یہ حقیقت نہیں لگتی کہ قیدیوں کو قتل کر کے پھر نہر میں خون پھینکا گیا ہو اور سیرت نگاروں نے اس میں کچھ تساہل یا مبالغہ سے کام لیا ہے یا عین ممکن ہے کہ وہ ذہن جو اسلامی جنگوں میں جان بوجھ کر ظلم و بربریت کی جھوٹی کہانیاں شامل کرنے کا بیڑہ اٹھائے ہوئے تھے انہوں نے جہاں موقع ملا اپنی طرف سے ایسے واقعات کو شامل کر دیا تھا۔

تاریخ نگاروں میں بعض دشمن بھی تھے تو ایسے دشمنی رکھنے والے یا کینہ رکھنے والے جو مسلمانوں کے خلاف کوئی نہ کوئی ایسی بات لکھ دیا کرتے تھے انہوں نے لکھ دیا ہو کہ قیدیوں کو قتل کر کے نہر میں بہا دیا لیکن بظاہر یہ لگتا ہے کہ بہرحال ایسی کوئی بات شامل کی گئی ہے تا کہ دجل اور فریب سے لوگوں کے سامنے یہ پیش کریں کہ دیکھیں کس طرح مسلمانوں نے ظلم و ستم کیے اور نہتے قیدیوں کو قتل کیا گیا۔ ہر چند کہ اول تو قیدیوں کو قتل کرنا اس وقت کے قواعد و ضوابط اور جاری جنگی اصولوں کی رو سے کوئی قابل اعتراض امر بھی نہیں تھا لیکن اسلامی جنگوں نے خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور عہد خلافت راشدہ کی جنگوں میں واقعۃً ایسا ہوا بھی نہیں کہ قیدیوں کو اس طرح قتل کیا گیا ہو۔ ہر چند کہ ان جنگوں میں ہزاروں لاکھوں تک مقتولین کی تعداد ملتی ہے لیکن یہ سب وہ تھے کہ جو حالتِ جنگ میں مارے گئے تھے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ جیسے سپہ سالار کی جنگوں کا مطالعہ کیا جائے تو انہوں نے بھی جہاں تک ممکن ہوا میدان جنگ میں بھی ہر اس شخص کی جان بخشی ہی کی ہے جس نے ہتھیار پھینک دیے یا اطاعت قبول کر لی اور جس کو بھی قتل کیا باوجود تاریخ نگاروں کی افسانہ طرازی کے تحقیق کرنے پر اس کے قتل کی ٹھوس وجوہ اور اسباب موجود پائے گئے ہیں۔ بہرحال اس واقعہ کو دیکھا جائے تو یہ بھی کچھ بناوٹی قصہ زیادہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ مورخین اور سیرت نگار جو کہ ان جگہوں کی تمام تر تفصیلات بیان کرتے ہیں اور بیان کرتے ہوئے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی ذکر کرتے ہیں ان میں سے بعض نے اس واقعہ کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بنائی گئی باتیں ہیں۔ اور ایک مصنف نے جو بہت آزادانہ رائے رکھتے ہوئے تاریخ کو بیان کرتے ہیں اور قابل اعتراض حد تک ایسی باتیں بھی بیان کر جاتے ہیں کہ جس سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا وہ بھی اس واقعہ کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ راویوں نے یہ روایت بیان کر کے مبالغہ آرائی کی انتہا کر دی ہے۔ اتنا یقینی ہے کہ خالد نے قتلِ دشمنانِ اسلام میں اتنا تشدد برتا تھا کہ اسے دیکھ کر قعقاع اور اس کے ساتھیوں سے رہا نہ گیا۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ از ڈاکٹر طٰہٰ حسین، صفحہ 85-86)

اسی طرح ایک مصنف نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ یعنی سختی تو کی تھی قیدیوں پر لیکن قتل کرنا یہ غلط ہے۔ اسی طرح ایک مصنف نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عملاً یا حقیقی طور پر ایرانیوں کو نہر میں قتل کر کے پھینکا نہیں گیا تھا۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ حضرت خالدؓ نے پھرتی سے حملے کر کے عیسائیوں کو اس طرح کاٹا اور ایرانی صفوں کو زیر و زبر کرنا شروع کیا جیسے وہ مٹی کے بنے ہوئے ہوں اور گوشت پوست کے انسان نہ ہوں۔ چونکہ ایرانی لمبائی میں دور تک پھیلے ہوئے تھے اس لیے انہوں نے ہلالی صورت میں آدھا دائرہ بنا لیا تھا اور بڑھ کر مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا۔ اب صورت یہ ہو گئی کہ مسلمانوں کے چاروں طرف ایرانی اور عیسائی عرب چھا گئے اور بڑے جوش سے لڑنے لگے لیکن جس جوش و خروش سے مسلمان لڑ رہے تھے وہ عیسائیوں میں نہیں تھا۔

ہر مسلمان خونخوار شیر بن گیا اور زوردار حملے کر کے عیسائیوں کو گھاس پھوس کی طرح کاٹ رہا تھا۔ اگرچہ ایرانی بھی مسلمانوں کو شہید اور زخمی کر رہے تھے لیکن مسلمان بہت کم گر رہے تھے اور جو زخمی ہوتا وہ اَور بھی جوش کے ساتھ لڑنے لگتا تھا۔ ایرانی اس کثرت سے مر رہے تھے کہ ان کی لاشوں سے میدان اٹا پڑا تھا اور جو ایرانی زخمی ہو جاتا تھا وہ میدان جنگ سے ہٹ جاتا تھا۔ مسلمانوں نے اس قدر خونریزی کی کہ ان کے کپڑوں پر خون کے دھبے جم گئے۔ خالد بن ولید کے کپڑوں کا بھی یہی حال تھا۔ ایرانیوں کے خون سے زمین سیراب ہو گئی اور فالتو خون پانی کی طرح بہنے لگا۔ آخر ایرانیوں کو ہزیمت ہوئی اور وہ بدحواس ہو کر بھاگے۔ مسلمان ان کے پیچھے لگ گئے اور دور تک انہیں قتل اور گرفتار کرتے چلے گئے اور ایرانی ایسے بدحواس ہو کر بھاگے کہ ان کے ہزاروں سپاہی دریا میں گر کر ڈوب گئے۔ جب ایرانی دور نکل گئے تب مسلمان واپس لوٹے۔ اس لڑائی میں ستر ہزار ایرانی مارے گئے۔ مسلمان ایک سو اڑتیس شہید ہوئے۔ بہرحال مورخین کو اس بات پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے ایرانیوں کی اتنی بڑی تعداد کو کیسے مار ڈالا۔ (حضرت خالد بن ولیدؓ از صادق حسین صدیقی، صفحہ 161-162)

ایک تاریخ نگار نے یہ لکھا ہے۔ اس حوالے سے صاف نظر آتا ہے کہ اگر نہر کے پانی کے سرخ ہو جانے والے واقعہ کو درست تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ لوگ جن کی وجہ سے نہر خون سے سرخ ہو گئی وہ انہیں زخمی سپاہیوں کے ڈوبنے کی وجہ سے بھی تو ہو سکتی تھی۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ ایسے واقعات میں مبالغہ آرائی کی آمیزش بھی کسی حد تک شامل ہو گئی جس کی بنا پر اسلامی جنگوں اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی ذات پر رکیک حملے کرنے والوں کو مواقع ملے۔

یا جنگوں میں مسلمانوں پر وحشیانہ طرز اختیار کرنے کا الزام لگایا گیا۔ بہرحال اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بظاہر یہی لگتا ہے کہ صرف الزام لگایا گیا۔

بہرحال جب دشمن ہزیمت اٹھا چکا اور اس کی فوج پراگندہ ہو گئی اور مسلمان ان کے تعاقب سے فارغ ہو کر واپس آ گئے تو حضرت خالدؓ کھانے کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور کہا یہ مَیں تم لوگوں کو دیتا ہوں یہ تمہارے لیے ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوات میں جب میدان چھوڑ کر بھاگنے والے دشمن کا تیار کھانا پاتے تو اس کو اپنی فوج میں تقسیم کر دیتے تھے۔ چنانچہ مسلمان رات کے کھانے کے طور پر اسے کھانے لگے اُلَّیس کی جنگ میں دشمن کے ستر ہزار آدمی ہلاک ہوئے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 314، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2012ء)

اَمْغِیْشِیَا کی فتح کے بارے میں لکھا ہے۔ اَمْغِیْشِیَا کو اللہ نے صَفَر بارہ ہجری میں جنگ کے بغیر ہی فتح کرا دیا تھا۔ اَمْغِیْشِیَا عراق میں ایک جگہ کا نام ہے۔ جب حضرت خالدؓ اُلَّیس کی فتح سے فارغ ہو گئے تو آپ نے تیاری کی اور اَمْغِیْشِیَا آئے مگر آپؓ کے آنے سے قبل ہی وہاں کے باشندے جلدی سے بستی چھوڑ کر بھاگ گئے اور سَوَاد میں منتشر ہو گئے۔ عراق میں وہ بستیاں جن کو مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں فتح کیا تو وہاں کھیتوں میں سرسبزی کی وجہ سے اسے سَوَاد کا نام دیا گیا۔ حضرت خالدؓ نے اَمْغِیْشِیَا اور اس کے قرب و جوار میں جو کچھ بھی تھا اسے منہدم کرنے کا حکم دیا۔ اَمْغِیْشِیَا حِیرَہ کے برابر کا شہر تھا۔ اُلَّیس اس مقام کی فوجی چوکی تھی۔

مسلمانوں کو اَمْغِیْشِیَا سے اس قدر مال غنیمت حاصل ہوا کہ ذات السلاسل سے لے کر اب تک کسی جنگ میں حاصل نہیں ہوا تھا۔

اس جنگ میں گھڑسواروں کا حصہ پندرہ سو درہم تھا اور یہ حصہ ان اموال غنیمت کے علاوہ تھا جو کارہائے نمایاں انجام دینے والوں کو دیا گیا تھا۔ اُلَّیس اور اَمْغِیْشِیَا کی فتح کی اطلاع حضرت خالدؓ نے بنو عِجْل کے ایک جَنْدَل نامی شخص کے ذریعہ روانہ کی تھی جو ایک بہادر گائیڈ کے طور پر مشہور تھے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچ کر اُلَّیس کی فتح کی خوشخبری، مال غنیمت کی مقدار، قیدیوں کی تعداد، خُمُس میں جو چیزیں حاصل ہوئی تھیں اور جن لوگوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے تھے۔ ان سب کی تفصیل اور خاص طور پر حضرت خالدؓ کی بہادری کے کارنامے بہت عمدگی سے بیان کیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی شجاعت، پختہ رائے اور فتح کی خبر سنانے کا یہ انداز بہت پسند آیا یعنی جو نمائندہ بھیجا تھا اس کا جو طریق تھا اور اس کی بہادری کے قصے تھے اور جو اندازِ بیان تھا اس کا، وہ حضرت ابوبکرؓ کو بڑا پسند آیا۔ آپؓ نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا میرا نام جَنْدَل ہے۔ آپ نے فرمایا بہت خوب جندل۔ اور پھر آپؓ نے اس کو مال غنیمت میں سے ایک لونڈی دینے کا حکم دیا جس سے اس کے ہاں اولاد پیدا ہوئی۔ اسی طرح اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اب عورتیں حضرت خالد بن ولیدؓ جیسا شخص پیدا نہیں کر سکیں گی۔

(تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 314-315، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2012ء)(حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ از ہیکل، صفحہ 312، اسلامی کتب خانہ)(معجم البلدان، جلد 1، صفحہ 301، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)(معجم البلدان، جلد3، صفحہ 309، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

باقی ان شاء اللہ آئندہ۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو) جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے
اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 25588)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کیلئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔

(شعب الایمان حدیث 8534 فصل فی قیام المرء لصاحبہ)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(وطن سے بے وطن)

یثرب اوراہلِ یثرب

مکّہ کے شمال کی طرف قریباً اڑھائی سومیل کے فاصلہ پرایک شہر ہے جس کا نام مدینہ ہے۔اب تو اسکے نام سے ساری دنیا واقف ہے کیونکہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری دس سال یہیں گذارے اور یہیں فوت ہوئے اور یہیں آپؐ کا مزارِ مبارک ہے اور یہی ابتداء میں خلافتِ اسلامی کا مرکز رہا ہے۔مگر اسلام سے پہلے یہ شہر ایک گمنامی کی حالت میں تھا اوراسکا نام یثرب تھا۔ہجرت کے بعد رسولِ خدا کا مسکن ہو جانے کی وجہ سے اس کا نام مدینۃ الرسول مشہور ہوگیا اور پھر آہستہ آہستہ صرف مدینہ رہ گیا۔اسلام سے پہلے یثرب کی آبادی مذہباً دوحصوں میں تقسیم تھی۔یعنی یہود اور بُت پرست۔یہود پھرآگے تین قبائل میں منقسم شدہ تھے یعنی بنوقینقاع بنونضیر اور بنوقریظہ اور بُت پرستوں کی بھی دو شاخیں تھیں جن کا نام اوس اور خزرج تھا۔یہی اوس اور خزرج بعد میں اسلام لاکر اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دے کر انصار کے لقب سے ملقّب ہوئے۔اسلام سے پہلے اوس وخزرج عموماً آپس میں برسرِ پیکار رہتے تھے۔چنانچہ اس زمانہ میں بھی جس کا ہم ذکر کررہے ہیں ان کے درمیان ایک خطرناک لڑائی ہوئی جو جنگِ بُعاث کے نام سے مشہور ہے۔اس لڑائی میں اوس وخزرج کے بڑے بڑے نامور سردار کٹ کر ہلاک ہوگئے۔

چونکہ یہودی لوگ علمی اور مذہبی لحاظ سے ان بُت پرستوں پرفوقیت رکھتے تھے اور دولت واقتدار میں بھی عموماً بڑھے ہوئے تھے،اس لیے یہود کا اُن پرخاص اثر تھا۔حتیٰ کہ اگرکسی مُشرک کے اولاد نرینہ نہ ہوتی تھی تو وہ منّت مانتا تھا کہ اگرمیرے اولاد نرینہ ہوئی تو میں اپنے پہلے لڑکے کو یہودی بنادوں گا۔یہود کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اوس وخزرج بھی کتب سماوی اور سلسلہ رسالت سے کچھ کچھ آشنا ہوگئے تھے اور چونکہ یہود میں الٰہی نوشتوں کی رُو سے ان دنوں ایک نبی کا انتظار تھا،اس لیے یہ بات اوس اور خزرج کے کانوں تک بھی پہنچ چکی تھی کیونکہ یہود اُن سے کہا کرتے تھے کہ اب ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔وہ جب آئے گا تو ہم اسکا ساتھ دے کر بُت پرستوں اور کافروں کونیست ونابود کردیں گے اور وہ ایک بڑی سلطنت قائم کرے گا اور ہم اُسے مان کر دُنیا میں طاقتور ہو جائیں گے۔وغیرہ وغیرہ۔

یثرب میں اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب دستور مکّہ میں اَشْہر حرم کے اندر قبائل کا دورہ کررہے تھے کہ آپؐ کو معلوم ہوا کہ یثرب کا ایک مشہور شخص سوید بن صامت مکّہ میں آیا ہوا ہے۔سوید مدینہ کا ایک مشہور شخص تھا اور اپنی بہادری اورنجابت اور دُوسری خوبیوں کی وجہ سے کامل کہلاتا تھا اور شاعر بھی تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکا پتہ لیتے ہوئے اسکے ڈیرے پر پہنچے اوراسے اسلام کی دعوت دی۔اُس نے کہا میرے پاس بھی ایک خاص کلام ہے،جسکا نام مجلہ لقمان ہے۔آپؐ نے کہا مجھے بھی اسکا کوئی حصہ سناؤ۔جس پرسوید نے اس صحیفہ کا ایک حصہ آپ کو سُنایا۔آپ نے اسکی تعریف فرمائی کہ اس میں اچھی باتیں ہیں،مگر فرمایا کہ میرے پاس جو کلام ہے وہ بہت بالا اور اَرفع ہے چنانچہ پھرآپؐ نے اُسے قرآن شریف کا ایک حصہ سُنایا۔

جب آپ ختم کرچکے تو اُس نے کہا ہاں واقعی یہ بہت اچھا کلام ہے اور گو وہ مسلمان نہیں ہوا مگر اس نے فی الجملہ آپؐ کی تصدیق کی اور آپؐ کو جھٹلایا نہیں۔لیکن افسوس ہے کہ مدینہ میں واپس جاکر اُسے زیادہ مہلت نہیں ملی اور وہ جلد ہی کسی ہنگامہ میں قتل ہوگیا۔یہ جنگِ بُعاث سے پہلے کی بات ہے۔اسکے بعد اسی زمانہ کے قریب یعنی جنگِ بُعاث سے قبل آپؐ پھر ایک دفعہ حج کے موقع پر قبائل کا دورہ کر رہے تھے کہ اچانک آپؐ کی نظر چند آدمیوں پر پڑی۔یہ قبیلہ اوس سے تھے اور اپنے بُت پرست رقیبوں یعنی خزرج کے خلاف قریش سے مدد طلب کرنے آئے تھے۔یہ بھی جنگِ بعاث سے پہلے کا واقعہ ہے۔گویا یہ طلبِ مدد اسی جنگ کی تیاری کا ایک حصہ تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی۔آپؐ کی تقریر سُن کر ایک نوجوان شخص جس کا نام ایاس تھا بے اختیار بول اُٹھا۔’’خُدا کی قسم جس طرف یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو بُلاتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جس کیلئے ہم یہاں آئے ہیں۔‘‘ مگر اس گروہ کے سردار نے ایک کنکروں کی مٹھی اٹھا کر اسکے مُنہ پر ماری اور کہا ’’چُپ رہو۔ہم اس کام کیلئے یہاں نہیں آئے اور اس طرح اس وقت یہ معاملہ یونہی دب کر رہ گیا۔مگر لکھا ہے کہ ایاس جب واپس وطن جاکر فوت ہونے لگا،تو اس کی زبان پر کلمۂ توحید جاری تھا۔

اسکے کچھ عرصہ بعد جب جنگِ بعاث ہوچکی تو 11 نبوی کے ماہ رجب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّہ میں یثرب والوں سے پھر ملاقات ہوگئی۔آپؐ نے حسب ونسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت محبت کے لہجہ میں کہا ’’کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سن سکتے ہیں؟‘‘ اُنہوں نے کہا ’’ہاں! آپ کیا کہتے ہیں۔‘‘ آپؐ بیٹھ گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن شریف کی چند آیات سُنا کر اپنے مِشن سے آگاہ کیا۔ان لوگوں نے ایک دُوسرے کی طرف دیکھا اور کہا ’’یہ موقع ہے۔ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے سبقت لے جاویں۔‘‘ یہ کہہ کر سب مسلمان ہوگئے۔یہ چھ اشخاص تھے جن کے نام یہ ہیں:

(1) ابو امامہ اسعد بن زرارہ جو بنونجار سے تھے اور تصدیق کرنے میں سب سے اوّل تھے (2) عوف بن حارث یہ بھی بنونجار سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کے ننھیال کا قبیلہ تھا (3) رافع بن مالک جو بنوزریق سے تھے۔اب تک جو قرآن شریف نازل ہوچکا تھا وہ اس موقع پرآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا (4) قطبہ بن عامر جو بنی سلمہ سے تھے (5) عقبہ بن عامر جو بنی حرام سے تھے اور (6) جابر بن عبداللہ بن رومان جو بنی عبیدہ سے تھے۔

اسکے بعد یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رُخصت ہوئے اور جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر رکھا ہے اور ہم میں آپس میں بہت نااتفاقیاں ہیں۔ہم یثرب میں جاکر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے۔کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے ذریعہ ہم کو پھرجمع کردے پھر ہم ہر طرح آپؐ کی مدد کیلئے تیار ہوں گے۔چنانچہ یہ لوگ گئے اور ان کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

بیعتِ عقبہ اولیٰ 12 نبوی

یہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری اسباب کے لحاظ سے ایک بیم ورجا کی حالت میں گذارا۔آپؐ اکثر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ دیکھیں ان چھ مصدقین کا کیا انجام ہوتا ہے اور آیا یثرب میں کامیابی کی کوئی امید بندھتی ہے یا نہیں۔مُسلمانوں کیلئے بھی یہ زمانہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ایک بیم ورجا کا زمانہ تھا۔وہ دیکھتے تھے کہ سردارانِ مکّہ اور رؤساءِ طائف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو سختی کے ساتھ رَدّ کرچکے ہیں دیگر قبائل عرب بھی ایک ایک کر کے اپنے انکار پرمُہر لگا چکے تھے۔مدینہ میں اُمید کی ایک کرن پیدا ہوئی تھی،مگر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کرن مصائب و آلام کے طوفان اور شدائد کی آندھیوں میں قائم رہ سکے گی۔دوسری طرف مکّہ والوں کے مظالم دن بدن زیادہ ہو رہے تھے اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اسلام کو مٹانے کا بس یہی وقت ہے مگر اس نازک وقت میں بھی جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مخلص صحابی ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم تھے اور آپؐ کا یہ عزم واستقلال بعض اوقات آپؐ کے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیتا تھا کہ یہ شخص کس قلبی طاقت کا مالک ہے کہ کوئی چیز اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی بلکہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں خاص طور پرایک رُعب اور جلال کی کیفیت پائی جاتی تھی اور مصائب کے ان تُند طوفانوں میں آپؐ کا سَر اور بھی بلند ہوتا جاتا تھا۔یہ نظارہ اگر ایک طرف قریش مکّہ کو حیران کرتا تھا تو دُوسری طرف ان کے دلوں پرکبھی کبھی لرزہ بھی ڈال دیتا تھا۔ان ایّام کے متعلق سرولیم میور لکھتا ہے:

’’ان ایام میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم کے سامنے اس طرح سینہ سپر تھا کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہیں ہوتی تھی۔اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بےبس اور بے یارو مددگار وہ اور اسکا چھوٹا سا گروہ اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے منہ میں تھے مگر اس خُدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے جس نے اسے رسُول بنا کر بھیجا تھا،محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی۔یہ نظارہ ایک ایسا شاندار منظر پیش کرتا ہے جسکی مثال سوائے اسرائیل کی اس حالت کے اور کہیں نظر نہیں آتی کہ جب اس نے مصائب وآلام میں گھِر کر خُدا کے سامنے یہ الفاظ کہے تھے کہ اے میرے آقا! اب تو میں۔ہاں صرف مَیں ہی اکیلا رہ گیا ہوں،نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ نظارہ اسرائیلی نبیوں سے بھی ایک رنگ میں بڑھ کر تھا......محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہ الفاظ اسی موقع پر کہے گئے تھے کہ اے میری قوم کے صنادید تم نے جو کچھ کرنا ہے کرلو۔مَیں بھی کسی اُمید پر کھڑا ہوں۔‘‘

الغرض اسلام کیلئے یہ ایک بہت نازک وقت تھا۔مکّہ والوں کی طرف سے تو ایک گونہ ناامیدی ہوچکی تھی،مگر مدینہ میں اُمید کی کِرن پیدا ہورہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی توجہ کے ساتھ اس طرف نظر لگائے ہوئے تھے کہ آیا مدینہ بھی مکّہ اور طائف کی طرح آپؐ کو رَدّ کرتا ہے یا کہ اسکی قسمت دُوسرے رنگ میں لکھی ہے۔چنانچہ جب حج کا موقع آیا تو آپؐ بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور منیٰ،کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔ناگاہ آپؐ کی نظر اہلِ یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپؐ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپؐ کو ملے۔اب کے یہ بارہ اشخاص تھے جن میں سے پانچ تو وہی گذشتہ سال کے مصدقین تھے اور سات نئے تھے اور اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں سے تھے۔

ان کے نام یہ ہیں: (1) ابوامامہ اسعد بن زرارہ (2) عوف بن حارث (3) رافع بن مالک (4) قطبہ بن عامر (5) عقبہ بن عامر۔یہ پانچ اصحاب سابقہ مصدقین میں سے تھے (6) معاذ بن حارث از قبیلہ بنی نجار (خزرج) (7) ذکوان بن عبدقیس از قبیلہ بنو زریق (خزرج) (8) ابوعبدالرحمن یزید بن ثعلبہ از بنی بلی (حلیف خزرج) (9) عبادہ بن صامت از بنی عوف (خزرج) (10) عباس بن عبادہ بن نضلہ از بنی سالم (خزرج) (11) ابوالہیثم بن تیّہان از بنی عبدالاشہل (اوس) (12) عویم بن ساعدہ از بنی عمرو بن عوف (اوس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے الگ ہوکر ایک گھاٹی میں ان سے ملے۔اُنہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر تھی۔چونکہ اب تک جہاد بالسیف فرض نہیں ہوا تھا،اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے صرف اِن الفاظ میں بیعت لی جن میں آپؐ جہاد فرض ہونے کے بعد عورتوں سے بیعت لیا کرتے تھے۔یعنی یہ کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔شِرک نہیں کریں گے۔چوری نہیں کریں گے۔زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔قتل سے باز رہیں گے۔کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر نیک کام میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اگر تم صِدق وثبات کے ساتھ اِس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا۔‘‘

یہ بیعت تاریخ میں بیعتِ عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ جگہ جہاں بیعت لی گئی تھی عقبہ کہلاتی ہے جو مکّہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے عقبہ کے لفظی معنی بلند پہاڑی رستے کے ہیں۔

مکّہ سے رُخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نومسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جاوے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے اور ہمارے مُشرک بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کرے۔آپؐ نے مصعب بن عمیرؓ کو جو قبیلہ عبدالدار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کردیا۔اسلامی مبلغ ان دنوں میں قاری یا مقریٔ کہلاتے تھے کیونکہ ان کا کام زیادہ تر قرآن شریف سُنانا تھا،کیونکہ یہی تبلیغِ اسلام کا بہترین ذریعہ تھا۔چنانچہ مصعبؓ بھی یثرب میں مقریٔ کے نام سے مشہور ہوگئے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ،صفحہ 220 تا 225،مطبوعہ قادیان 2011)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آسماں پر غافلو اِک جوش ہے ۞ کچھ تو دیکھو گر تمہیں کچھ ہوش ہے

ہوگیا دیں کفر کے حملوں سے چُور ۞ چُپ رہے کب تک خداوندِ غیور

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(696) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مَیں نے بارہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے تو حضرت اُمّ المؤمنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اُسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ مَیں نے حضرت اُمّ المؤمنینؓ سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکّر آجایا کرتا ہے اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

(697) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دَورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا۔ آپ ہمیشہ شریعت میں سہل راستہ کو اختیار فرمایا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بھی یہی ذکر آتا ہے کہ آپ ہمیشہ دو جائز رستوں میں سے سہل رستہ کو پسند فرماتے تھے۔

(698) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ کتابیں جو اکثر حضرت صاحب کی زیر نظر رہتی تھیں نیز تصنیف کے تمام کاغذات بستوں میں بندھے رہتے تھے ایک ایک وقت میں اس قسم کے تین تین بستے جمع ہو جاتے تھے۔ عموماً دو بستے تو ضرور رہتے تھے یہ بستے سلے ہوئے نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ صرف ایک چورس کپڑا ہوتا تھا جس میں کاغذ اور کتابیں رکھ کر دونوں طرف سے گانٹھیں دے لیا کرتے تھے۔ تصنیف کے وقت آپ کا سارا دفتر آپ کا پلنگ ہوتا تھا۔ اسی واسطے ہمیشہ بڑے پلنگ پر سویا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مَیں نے حضرت صاحب کو کبھی میز کرسی لگا کر کام کرتے نہیں دیکھا۔ البتہ بسا اوقات ٹہلتے ہوئے تصنیف کا کام کیا کرتے تھے اور اکثر پلنگ یا فرش پر بیٹھ کر کام کرتے تھے۔

(699) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مرزا دین محمد صاحب لنگروال نے مجھ سے بیان کیا کہ ابتدائی زمانہ میں حافظ معین عرف مانا حضرت صاحب کے پاس اکثر آیا کرتا تھا۔ مَیں جب حضرت صاحب کا کھانا لاتا تو آپ اُسے رکھ لیتے اور فرماتے کہ حافظ مانا کیلئے بھی کھانا لاؤ۔ مَیں اس کیلئے عام لنگری کھانا (یعنی زمیندارہ کھانا) لاتا۔ جب وہ آجاتا تو آپ حافظ مانے کو فرماتے کھانا کھاؤ اور خود بھی اپنا کھانا شروع کر دیتے۔ آپ بہت آہستہ آہستہ اور بہت تھوڑا کھاتے تھے۔ جب معین الدین اپنا کھانا ختم کر لیتا تو آپ پوچھتے کہ اور لوگے؟ جس پر وُہ کہتا کہ جی، ہے تو دیدیں۔ جس پر آپ اپنا کھانا جو قریباً اسی طرح پڑا ہوتا تھا اُسے دیدیتے تھے۔ آپ چوتھائی روٹی سے زیادہ نہیں کھاتے تھے اور سالن دال بہت کم لگاتے تھے مگر اکثر اوقات سالن دال ملا لیا کرتے تھے۔ اس طرح مانا سب کچھ کھا جاتا تھا۔ ان ایام میں بالعموم سہ پہر کے بعد آپ مجھے ایک پیسہ دیتے کہ اسکے چنے بھُنوا لاؤ۔ مَیں بھُنوا لاتا۔ پھر تھوڑے سے دانے کھا کر پانی پی لیتے اور ایک پیسہ کے دانے کئی دن تک کام آتے رہتے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حافظ معین الدین جواب کئی سال ہوئے فوت ہو چکا ہے ایک نابینا شخص تھا مگر نہایت مخلص شخص تھا حضرت صاحب کے پاؤں دبایا کرتا تھا اور کبھی کبھی حضرت صاحب کو پنجابی شعر بھی سُنایا کرتا تھا اور گو غریب تھا مگر چندہ بہت باقاعدہ دیتا تھا۔

(700) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مولوی کرم دین والے مقدمہ کے ایام میں آخری مرحلہ پر خواجہ کمال الدین صاحب نے گورداسپور سے ایک خط حضرت صاحب کے نام دیا اور زبانی بھی کہا کہ یہ عرض کر دینا کہ حکام کی نیّت بد ہے۔ حضور دعا فرمائیں۔ مَیں وہ خط لے کر قادیان آ گیا۔ وہ خط حضور نے پڑھ لیا۔ مَیں نے زبانی بھی عرض کیا مگر حضور نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر عرض کی۔ پھر جواب نہ ملا۔ پھر تیسری دفعہ عرض کرنے پر مسکرا کر فرمایا کہ مَیں ایسے کاموں کیلئے دعا نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ ایک خاص حالت اور خاص مقامِ محبت کی بات ہے ورنہ آپ سے بڑھ کر دُعا کس نے کرنی ہے۔ دراصل آپ کا منشاء یہ تھا کہ مَیں خدا کے دین کی خدمت میں مصروف ہوں اگر اس خدمت میں مجھ پر کوئی ذاتی تکلیف وارد ہوتی ہے تو مَیں اس کیلئے دُعا نہیں کرونگا کیونکہ خدا خود دیکھ رہا ہے وہ میری حفاظت فرمائے گا اور اگر اسکے منشاء کے ماتحت مجھ پر کوئی تکلیف ہی آنی ہے تو بے شک آئے مَیں اسکے برداشت کرنے میں راحت پاؤں گا۔

(701) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 1901ء کا ذکر ہے جبکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گورداسپور میں فوجداری دعویٰ کیا ہوا تھا اور حضور خانصاحب علی محمد صاحب پنشنر کے مکان متصل مسجد حجاماں میں مقیم تھے۔ خاکسار اور میاں جمال الدین اور امام الدین و خیر الدین صاحبان ساکنان سیکھواں حضور کے ساتھ تھے۔ باقی دوست دوسری جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک دن حضور کو پیچش کی شکایت ہو گئی۔ بار بار قضائے حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ حضور نے ہمیں سوئے رہنے کیلئے فرمایا جب حضور رفع حاجت کیلئے اُٹھتے تو خاکسار اسی وقت اُٹھ کر پانی کا لوٹا لے کر حضور کے ساتھ جاتا۔ تمام رات ایسا ہی ہوتا رہا۔ ہر بار حضور یہی فرماتے کہ تم سوئے رہو۔ صبح کے وقت حضور نے مجلس میں بیٹھ کر ذکر فرمایا کہ مسیح کے حواریوں اور ہمارے دوستوں میں ایک نمایاں فرق ہے۔ ایک موقعہ مسیح پر تکلیف کا آتا ہے تو وہ اپنے حواریوں کو جگاتے ہیں اور کہتے ہیں جاگتے رہو اور دعائیں مانگو مگر وہ سو جاتے ہیں۔ اور بار بار جگاتے ہیں مگر وہ پھر سو جاتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے دوستوں کو بار بار تاکید کرتے ہیں کہ سو رہو لیکن وہ پھر بھی جاگتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار کا نام لے کر فرمایا کہ مَیں نہیں جانتا کہ میاں عبدالعزیز تمام رات سوئے بھی ہیں کہ نہیں۔ میرے اٹھنے پر فوراً ہوشیاری کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور باوجود میرے بار بار تاکید کرنے کے کہ سوئے رہو اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر حضرت مسیح ناصری کا یہ قول سچا ہے اور ضرور سچا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو ہر غیر متعصب شخص کو ماننا پڑے گا کہ جو شیریں پھل حضرت مسیح موعود کی صحبت نے پیدا کیا ہے وہ حضرت مسیح ناصری کی صحبت ہرگز پیدا نہیں کر سکی۔ حضرت مسیح موعود کے انفاسِ قدسیہ نے ہزاروں لاکھوں انسانوں کی ایسی جماعت پیدا کر دی جو آپ کیلئے اپنی جان قربان کر دینے کو سب فخروں سے بڑھ کر فخر سمجھتی تھی اور آپ کی ذراسی تکلیف پر اپنا ہر آرام و راحت قربان کر دینے کو تیار تھی۔ مگر حضرت مسیح ناصری بارہ آدمیوں کی قلیل جماعت کو بھی سنبھال نہ سکے اور ان میں سے ایک نے تیس روپے لے کر آپ کو پکڑوا دیا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب کی طرف سے حفظ امن کا مقدمہ غالباً 1899ء کو ہوا تھا اس لئے سنہ کے متعلق میاں عبدالعزیز صاحب کو غالباً سہو ہوا ہے۔

(702) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ گورداسپور میں جناب چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر احمدی تھے۔ ایک دن دوپہر کے قریب وہ میرے پاس موضع اوجلہ میں جو کہ میرا اصل گاؤں ہے تشریف لائے اور مجھ کو علیحدہ کر کے کہا کہ ابھی ایک تار محکمانہ طور پر امرتسر سے آیا ہے کہ جو وارنٹ مرزا صاحب کی نسبت جاری کیا گیا ہے اس کو فی الحال منسُوخ سمجھا جائے۔ چودھری صاحب نے کہا کہ وارنٹ تو ہمارے پاس ابھی تک کوئی نہیں پہنچا لیکن ہمارے اس ضلع میں سوائے حضرت صاحب کے مرزا صاحب اور کون ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ فوراً قادیان جا کر اس بات کی اطلاع حضرت صاحب کو دے آئیں۔ چنانچہ مَیں اسی وقت قادیان کی طرف روانہ ہوا۔ قادیان اوجلہ سے کوئی 17 میل کے فاصلہ پر ہے۔ مَیں سیکھواں سے ہوتا ہوا شام کو یا صبح کو قادیان پہنچا اور حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ لیکن حضرت صاحب نے اس وقت کوئی توجہ نہ فرمائی۔ عصر کے بعد حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم امرتسر سے آئے اور انہوں نے بھی حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ کسی پادری نے حضور پر امرتسر میں دعویٰ دائر کیا ہے جس کی خبر کسی طرح سے انہیں مل گئی ہے۔ اس بات کو سُن کر حضرت اقدس نے فوراً مجھے بلوایا اور فرمایا کہ آپ کی بات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ فوراً گورداسپور جا کر چودھری رستم علی صاحب سے مفصل حالات دریافت کر کے لاؤ۔ میاں خیر الدین سیکھوانی بھی اس وقت قادیان میں تھے۔ مَیں نے ان کو ساتھ لیا اور ہم دونوں اسی روز شام کو گورداسپور پہنچ گئے۔ چودھری رستم علی صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو اس وقت تک اس سے زیادہ علم نہیں ہو سکا۔ آپ فوراً امرتسر چلے جائیں اور وہاں کے کورٹ انسپکٹر سے جس کا نام پنڈت ہر چرنداس تھا میرا نام لے کر معاملہ دریافت کریں۔ چودھری صاحب نے مجھے ریلوے پولیس کے ایک کنسٹیبل کے ہمراہ کر دیا جو مجھے رات اپنے پاس رکھ کر اگلے دن صبح پنڈت صاحب کے مکان پر لے گیا۔ پنڈت صاحب نے مجھے کہا کہ مجھے صرف اس قدر علم ہے کہ ایک دن ڈپٹی کمشنر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے مجھے بلوا کر یہ دریافت کیا تھا کہ اگر مستغیث امرتسر کا رہنے والا ہو اور ملزم ہوشیار پور کا تو کیا دعویٰ امرتسر میں کیا جا سکتا ہے اور میں نے جواب دیا تھا کہ اگر وقوعہ بھی ہوشیار پور کا ہے تو دعویٰ بھی وہیں کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہر دو صاحب میرے ساتھ اس امر میں بحث بھی کرتے رہے۔ پنڈت صاحب نے نائب کورٹ کو بھی بلا کر دریافت کیا لیکن اس نے بھی کوئی اطلاع نہ دی۔ مَیں اتنی خبر لے کر گورداسپور آیا اور چودھری رستم علی صاحب کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت اقدس کی خدمت میں اسی طرح جا کر عرض کر دو۔ چنانچہ مَیں اور میاں خیر الدین صاحب اسی وقت قادیان آئے اور حضور کی خدمت میں عرض کیا۔

جب ہم قادیان کیلئے چل پڑے تو اسی روز امرت سر سے حکم آیا کہ مارٹن کلارک نے جو استغاثہ زیر دفعہ 107 ضابطہ فوجداری امرت سر میں دائر کیا ہے اور جس کا وارنٹ پہلے بھیجا جا چکا ہے، جس وارنٹ کے روکنے کیلئے تار بھی دی گئی تھی، وہ مقدمہ ضلع گورداسپور میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

گورداسپور سے اسی روز حضرت صاحب کو نوٹس جاری کر دیا گیا کہ اگلے روز ڈپٹی کمشنر کا مقام بٹالہ میں ہو گا اور وہیں آپ پیش ہوں۔ چودھری رستم علی صاحب نے اس حکم کے جاری ہونے سے پہلے موضع اوجلہ میں آ کر منشی عبدالغنی صاحب نقل نویس گورداسپور کو جو میرے چھوٹے بھائی ہیں اور اُس وقت سکول میں تعلیم پا رہے تھے ایک خط اس مضمون کا لکھوا کر دیا کہ کل بٹالہ میں حضور کی پیشی ہے اس کا انتظام کر لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ مولوی رسول بخش کی طرح موقعہ دیا جائے۔ (ایک شخص مولوی رسول بخش پر ان دنوں میں ایک فوجداری مقدمہ بنایا گیا تھا جس میں اُسے مہلت نہ دی گئی تھی اور فوراً زیر حراست لے لیا گیا تھا) یہ خط چودھری صاحب نے میرے بھائی سے لکھوا کر میرے ایک ملازم مسمی عظیم کے ہاتھ قادیان روانہ کر دیا۔ مَیں اس ملازم کو قادیان میں دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ وہ اتنی جلدی کیوں کر پہنچ گیا ہے۔ اس نے مجھے وہ خط دیا۔ مَیں نے اس کی اطلاع اندر حضور کو بھیجی۔ حضور اسی وقت مسجد مبارک میں تشریف لائے اور مجھے خط پڑھ کر سنانے کا حکم دیا۔ مَیں نے سُنایا۔ حضور نے فرمایا اسی وقت تم گورداسپور چلے جاؤ اور چودھری صاحب سے مل کر شیخ علی احمد وکیل کو لے کر کل صبح بٹالہ پہنچ جاؤ۔ اسی وقت حضرت صاحب نے مرزا ایوب بیگ صاحب کو لاہور روانہ فرمایا کہ وہ وہاں سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور ایک وکیل کو لے کر کل بٹالہ پہنچ جائیں۔ خاکسار مع میاں خیر الدین صاحب اور اپنے ملازم میاں عظیم کے اسٹیشن چھینا کی طرف گورداسپور والی گاڑی میں سوار ہونے کیلئے روانہ ہوا۔ بارش کی وجہ سے کیچڑ زیادہ تھا اور ہمارے پاؤں سخت پھسلتے تھے۔ بار بار گرتے اور پھر اُٹھ کر چلتے۔ خشیت کا اس وقت یہ حال تھا کہ زار زار رو رہے تھے اور دعائیں کر رہے تھے۔ سیکھواں راستہ میں آتا تھا۔ وہاں پہنچ کر میر سانون کو جس کا گھر راستہ پر ہے میاں امام الدین و جمال الدین کو السلام علیکم دینے کیلئے بھیج کر خود اسی طرح سے آگے چل پڑے۔ ایک میل کے فاصلہ پر میاں امام الدین و جمال الدین صاحب بھی ہمیں مل گئے۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ✡ دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے ✡ دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

2008-2009ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کا نہایت ایمان افروز اجمالی تذکرہ

ایم.ٹی.اے 3 العربیہ کے اثرات اور اس کے بارہ میں عربوں کے تاثرات

تحریک وقف نو، احمدیہ ویب سائٹ، پریس اینڈ پبلیکیشنز، مخزن تصاویر کی خدمات کا تذکرہ

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز، ہیومینٹی فرسٹ، نصرت جہاں سکیم کی خدمات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 111 ممالک سے تعلق رکھنے والی 366 قوموں کے 4 لاکھ 16 ہزار دس افراد بیعت کر کے احمدیہ مسلم جماعت میں شامل ہوئے

نو مبائعین سے رابطوں اور رؤیائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

دعوت الی اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

98 ممالک میں نظام وصیت کا قیام عمل میں آچکا ہے

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 25/جولائی 2009ء بروز ہفتہ بعد دوپہر کے اجلاس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

(قسط دوم، آخری)

ایم.ٹی.اے 3 العربیہ کے اثرات اور اس کے بارہ میں عربوں کے تأثرات

پھر ایم ٹی اے 3 الحوار المباشر عربوں کے تأثرات، رؤیا اور قبولِ احمدیت کے چند واقعات ہیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ ایک صاحب ہیں شریفی عبدالمؤمن صاحب الجزائر سے، کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا، (انہوں نے دو خوابوں کا ذکر کیا ہے، دوسری خواب میں بیان کر رہا ہوں) کہ میں رو رہا ہوں اور مجھے (میں سامنے ہوں) واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے جس پر آپ مجھے (یعنی میں اُن کو دو بیعت فارم پکڑاتا ہوں) چنانچہ کہتے ہیں مَیں نے بیدار ہونے کے بعد انٹرنیٹ کھولا اور وہی دو بیعت فارم مجھے مل گئے جو میں نے خواب میں دیکھے تھے۔ چنانچہ میں نے فوراً بیعت کر لی اور اُس وقت سے میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرتا ہوں اور شرائط بیعت پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔

عراق کے ایک شاعر مکرم مالک صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کو ایم ٹی اے کے ذریعہ اس وقت جماعت سے تعارف حاصل ہوا جب ابھی عربی چینل شروع نہیں ہوا تھا۔ اُس وقت تک خاکسار خلیفہ رابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو بدھ مت کا نمائندہ سمجھتا تھا، لیکن جب حضور کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ نورِ محمدی آپ کے چہرہ پر برس رہا ہے۔ ہم سب گھر والوں کے دل سے آواز اُٹھی کہ کاش! یہ شخص مسلمان ہوتا۔ اُس کے باوجود حضور کی وفات پر ہم لوگ نہ جانے کس بناء پر بہت روئے۔ پھر اچانک ایک روز ایم ٹی اے کا عربی چینل اتفاق سے مل گیا اور اُس وقت سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہیں۔ چنانچہ میری بیوی نے تو دو خوابیں دیکھنے کے بعد پہلے ہفتہ ہی بیعت کر لی تھی۔ پہلی خواب میں دیکھا کہ حضرت علی میری بیٹی کو کچھ کاغذات دے رہے ہیں، میری بیوی نے دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ بیعت فارم ہیں۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط میری بیوی کے نام لے کر آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو شخص میرے گھر میں داخل ہوتا ہے وہ میرے اہلِ بیت میں سے ہے۔ اسکے بعد میری اہلیہ نے بہت سی خوابیں دیکھیں، بیٹے نے خوابیں دیکھیں اور پھر ہم ساروں نے بیعت کر لی۔ ایک خواب میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک ڈھلوان جگہ پر ایک بڑے مجمع سے خطاب کر رہے ہیں اور مجمع میں تمام لوگ کھڑے ہیں، صرف وہ اکیلے میرے پاس قریب بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں آپ کی اچکن کو دیکھ رہا ہوں اور دل میں کہتا ہوں کہ سبحان اللہ! آپ نے امام مہدی کا لباس کیسے پہن لیا۔ اسکے بعد آپ نے خطاب ختم کیا اور کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور کہا کہ کیا ابھی آپ کا دل مطمئن نہیں ہوا۔ لگتا ہے آپ کو بھوک لگی ہے میرے ساتھ آئیں مَیں آپ کو کھانا کھلاتا ہوں۔ اس طرح اور بہت ساری خوابیں ہیں۔

رامض احمد حدیدی صاحب شام کے ہیں۔ ایک لمبے خط میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جمعہ کے روز خطبہ سے قبل مسجد میں بیٹھا اپنے لئے اور اپنے افرادِ خانہ اور باقی مسلمانوں کیلئے استغفار میں مشغول تھا اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت اور اسلام سے دور ہوتے چلے جانے کی وجہ سے کافی پریشان تھا۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ایک دعا ڈالی جو مَیں نے دل کی گہرائیوں سے کی کہ یا الٰہی! ہمارے معاملات جلد اپنے آخری خلیفہ کے سپرد فرما۔ یعنی تمام مسلمانوں کو جلد حضرت امام مہدی کے جھنڈے تلے جمع فرما اور اس کام کیلئے خود تمام وسائل مہیا فرما اور ہمیں اشرار کے حوالے نہ کر۔ کہتے ہیں نماز سے فارغ ہو کر میں گھر پہنچا۔ حسبِ عادت ٹی وی چینل گھمانے لگا تو نائل سیٹ پر مجھے ایم ٹی اے مل گیا جس پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر کا پروگرام چل رہا تھا اور انجیل عیسائیت کے بارے میں بات ہو رہی تھی جو مجھے اچھی لگی۔ میں اکثر کہا کرتا تھا کہ ہمارے علماء ان مسائل کو کیوں نہیں بیان کرتے تا کہ عیسائیوں کو ہمارے دین کی عظمت پر اطلاع ہو۔ تو جب میں نے یہ چینل دیکھا تو اللہ کا شکر کیا کہ آخر میری مراد پوری ہو گئی۔ پھر کہتے ہیں کہ 2007ء کے رمضان میں ایک دن جب پروگرام ختم ہوا تو میں نے نفل ادا کئے اور خدا سے خوب مناجات کیں۔ اس دوران مجھے ایک بہت ہی پیاری آواز سنائی دی جو اتنی پیاری تھی کہ مجھے اپنی مناجات بھول گئیں۔ مَیں اس آواز کو بڑی توجہ سے سننے لگا جو ایک پیارے کی اپنے حبیب سے مناجات تھی جو نہ دنیا طلبی کے لئے تھی نہ آخرت کیلئے، بلکہ خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے ایک بندے کی آواز تھی۔ جب یہ آواز ختم ہوئی تو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر ظاہر ہوئی جنہیں میں پہچانتا نہیں تھا لیکن اس تصویر کے نیچے لکھا تھا۔ امام مہدی و مسیح موعود۔ اس پر میں نے تین دفعہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا اور دل میں کہا کہ ہر چیز کمال کے بعد پھر زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ ایسے زبردست دلائل اور سچی باتوں اور نورانی چہرے رکھنے کے باوجود ہیں کیا؟ وہ سب اتنی بڑی غلطی کر رہے ہیں اور میں نے دعا کی کہ اے خدا! ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اسکی اتباع کی توفیق بخش اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اُس سے بچنے کی توفیق بخش۔ کہتے ہیں پھر میں ٹی وی بند کر کے سو گیا تو اُس رات ایک عظیم واقعہ ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے فرمایا کہ مَیں امام مہدی ہوں اور مسیح موعود ہوں، کچھ پوچھنا ہے تو پوچھو۔ مَیں دلائل سے ثابت کرتا ہوں لیکن مَیں نے منہ پھیر لیا۔ مگر وہ پھر میرے سامنے آ گئے اور فرمایا کہ مَیں خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں، لیکن مَیں نے پھر منہ پھیر لیا اور اس طرح کہتے ہیں سات دفعہ ہوا، آپ میرے سامنے تشریف لاتے اور خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں امام مہدی ہوں۔ کہتے ہیں ساتویں دفعہ آپ کی آواز میں بہت شدت تھی گویا آپ کی آواز بجلی اور کڑک اور آندھیاں اور زلزلے ہیں اور اس دفعہ اس کی شدت مجھے باہر سے بھی اور دل کے اندر سے بھی محسوس ہوئی۔ پھر آپ نے ذرا آگے بڑھ کر نہایت شفقت اور وقار اور سکینت سے فرمایا جیسے ایک باپ اپنے بیٹے سے بات کر رہا ہو کہ مَیں نے تمہیں سات دفعہ خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہا ہے کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں، اتنی دفعہ مَیں نے اس سے پہلے کسی کیلئے قسم نہیں کھائی اور تم جانتے ہو کہ کیوں سات دفعہ مَیں نے قسم کھائی۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو بھی available کتابیں تھیں ان کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ اور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ کہتے ہیں بیعت کے چند دن بعد مَیں نے اُن امور کی تلاش شروع کی جن کا حضرت امام مہدی نے حکم دیا ہے تا کہ اُن پر عمل کر کے صحیح رنگ میں آپ کا معین و مددگار بنوں۔ چنانچہ مَیں ایک دن نمازِ فجر سے واپس آ کر لیٹا اور ابھی بیدار ہی تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ جنت میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بٹھایا گیا اور میرے اور آپ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے کندھے پر رکھ کر بڑی مسرت سے فرمایا۔ مبارک ہو آپ احمدی ہو گئے ہیں۔

پھر مکرمہ عہد البراقی صاحبہ سیریا سے لکھتی ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دمشق تشریف لائے ہیں اور پاکستانی دوست دیگوں میں چاول اور دوسرے کھانے بنا رہے ہیں جن کو بعد میں ہمارے گاؤں لے کر جائیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں جانے والے ہیں۔ پھر دیکھا کہ میرے والد صاحب صالح نامی ایک شخص سے کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الحوار المباشر میں شرکت فرمائیں گے اور تمام عرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کریں گے۔ کہتے ہیں کہ میرا تأثر ہے کہ جلد ہی یہ نظارے ہوں گے انشاء اللہ۔

پھر سامی لماحی صاحب مراکش سے لکھتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دستِ مبارک مجھے تھامے ہوئے ہے، پھر نہایت شیریں اور خوبصورت محبت بھری آواز میرے کان میں پڑی جس کو مَیں بیان نہیں کر سکتا۔ اُس میں کہا گیا تھا کہ سامی! ڈرو نہیں حق تمہارے ساتھ ہے اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

پھر مکرمہ عائشہ عبدالکریم صاحبہ کبابیر سے لکھتی ہیں کہ خواب میں دیکھا کہ میں کبابیر کے کچھ لوگوں کے ساتھ مسجد کے قریب موجود ہوں اور وہیں پر ایک کمرے میں کافی لوگ جمع ہیں جو اچانک بڑی تعداد میں باہر نکلتے ہیں۔ اُن کی کثرت عورتوں پر مشتمل ہے اور سخنین شہر کے اسرائیلی عرب لگتے ہیں۔ اس کمرہ سے نکلتے وقت وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر خوشی کے اظہار کرتے ہیں۔ اُن کے پاس کچھ کاغذات ہیں جن پر حضور علیہ السلام کے شعر لکھے ہیں۔ خواب میں میرا یہ تاثر ہے کہ وہ لوگ حضور کی تبلیغ سننا چاہتے ہیں اور اُنہیں تسلی ہو گئی ہے لیکن ابھی بیعت نہیں کی۔ میں خواب میں کہتی ہوں کہ کتابیں کہاں ہیں؟ ضرور کچھ کتابیں ہونی چاہئیں۔ اور میرے دل میں آیا کہ اب نئے سرے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ شروع ہو گی اور نئے رستے کھلیں گے۔ ہمیں حضور کی کتب کے مطالعہ پر زور دینا چاہئے تا کہ ان مقامی عربوں کو تبلیغ کر سکیں۔

تمیم ابودقہ صاحب اردن سے ایک زیرِ تبلیغ دوست کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن اُن دوست سے کہا کہ خدا تعالیٰ سے رہنمائی چاہو اور دعا کرو۔

چنانچہ اُسی رات انہوں نے خدا کے حضور دعا کی اور صبح فجر سے پہلے غنودگی کی حالت میں یہ آواز سنی ’وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہے‘۔ انہوں نے اس آواز کو کہا کہ مَیں یہ جملہ دو تین چار بار سننا چاہتا ہوں تو آواز نے کہا کہ کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟ مَیں نے حضرت ابراہیم والا جواب دیا کہ اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ اسکے بعد جب بیدار ہوا تو پوری طرح مطمئن ہو چکا تھا۔

ان پروگراموں سے لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے اور مسلمانوں میں بھی جرأت پیدا ہو رہی ہے اس کے بارے میں اٹلی کے ایک احمد حسن صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی عمر کے بارہ میں جو عربی میں پروگرام ہوا تھا، آپ نے جو تحقیق پیش کی ہے، اُسکے بعد ہم سر اُٹھا کر چلنے لگے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جس طرح آپ نے بیان کی ہے اسکے بعد ہم اپنے مسلمان ہونے پر فخر کرنے لگے ہیں۔

پھر ایک عراق کے قومی شاعر ہیں، انہوں نے انٹرنیٹ سے احمدیت کا تعارف حاصل کیا اور ان کا کسی کو نہیں پتہ تھا کہ وہ احمدی ہیں اور انہوں نے اپنی ایک ویب سائٹ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں قصیدہ اور خلفاء کے بارے میں لکھا، تب لوگوں نے جب پڑھا تو ان کو پتہ لگا کہ یہ احمدی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی سائٹس ہمارے کام کر رہی ہیں۔

عزیز عبدالمجید صاحب سوئٹزرلینڈ سے لکھتے ہیں کہ میرا تعلق برما سے ہے۔ خدا کی تقدیر تقریباً اڑھائی سال قبل مجھے یہاں لے آئی جہاں پہلی بار احمدیت سے متعارف ہوا۔ میں عربی زبان اچھی طرح بول اور سمجھ سکتا ہوں۔ مجھے ایم ٹی اے کے عربی پروگرامز بہت اچھے لگے جن میں دلیل اور منطق سے بات ہوتی ہے۔ مجھے اپنے بہت سے سوالات کا کافی وشافی جواب مل گیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ جماعت احمدیہ ہی فرقہ ناجیہ اور خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ جماعت ہے۔ میری درخواست ہے میری بیعت قبول کریں۔

پھر سعد الفضلی صاحب کویت سے لکھتے ہیں کہ مَیں غیر احمدی ہوں لیکن مَیں کہتا ہوں کہ آپ اسلام کے دفاع میں صفِ اول میں کھڑے ہیں اور باوجود غیر احمدی ہونے کے مَیں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے دفاع میں آپ کی سپورٹ پہ کھڑے ہونا چاہئے۔

اسماعیل عدنان صاحب ناروے میں ہیں، وہ عربی کا پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر سنتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں صوفی ہوں اور تصوف سے مجھے بے حد لگاؤ ہے۔ مَیں آج دنیا کے تمام صوفیوں کو ایم ٹی اے کی وساطت سے کہتا ہوں کہ آؤ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہو جاؤ کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا کلام سارے کا سارا تصوف کے اعلیٰ مضامین پر مشتمل ہے اور دین کا مغز ہے۔ آؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ’’اللّٰہ نور السّٰموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ‘‘ کی تفسیر پڑھ کر دیکھو کہ کس طرح آپ نے مشکوٰۃ کی تفسیر کو اعلیٰ علیین تک پہنچا دیا جبکہ دیگر علماء اس سے قاصر رہے۔

احمدی نوجوانوں میں سے بعض صوفیوں کے پیچھے چل پڑتے ہیں کہ صوفی ازم بہت اچھا ہے اور اس کو اپنانا چاہئے تو صوفیاء جو عقلمند صوفی ہیں، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتے ہیں وہ تو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آنا چاہتے ہیں۔

پھر شمس الدین صدیق عثمان صاحب کردستان سے لکھتے ہیں مَیں نے تقریباً 25 سال قبل خواب میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو چاند کے اندر بیٹھے ہوئے آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔ اب ایم ٹی اے دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کے چاند سے اترنے کی تعبیر یہی ایم ٹی اے ہے۔ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں، قبول فرمائیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب ممالک میں بہت ساری بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

تحریک وقفِ نَو

اب تحریک وقفِ نو کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال واقفین نَو کی تعداد میں 1945 کا اضافہ ہوا ہے اور کل تعداد اب 39081 ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 25013 ہے اور لڑکیوں کی تعداد 14068 ہے اور لڑکوں اور لڑکیوں کا تناسب ایک اور ایک اعشاریہ آٹھ کا ہے۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان میں جو موازنہ ہے اُس میں یہ عجیب بات ہے کہ پاکستان میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد ابھی بھی ایک اور دو کی ہے۔ یعنی دو لڑکے اور ایک لڑکی۔ لیکن یہاں جو تعداد ہے اس میں سمجھیں ڈیڑھ لڑکے اور ایک لڑکی کا مقابلہ ہو رہا ہے، لڑکیوں اور لڑکوں کی نسبت میں جو گیپ ہے وہ یہاں کم ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ

احمدیہ ویب سائٹ alislam.org کی جو سالانہ رپورٹ ہے اُسکے مطابق بھی قرآنِ کریم کا عربی، انگریزی اور اردو زبان میں سرچ انجن مہیا ہے۔ اُسکے علاوہ جماعتی تفاسیر، اردو، انگریزی زبان میں آن لائن پڑھنے کے علاوہ ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہیں اور اس طرح ان کے مختلف پروگرام ہیں۔

پریس اینڈ پبلیکیشن

پریس اینڈ پبلیکیشن نے اس سال کافی کام کیا ہے اور دنیا بھر کے اخبارات اور رسائل میں مرکز سے بھجوائے جانے والی پریس ریلیز کی تعداد 105 ہے۔

مخزنِ تصاویر

مخزنِ تصاویر میں بھی اللہ کے فضل سے کافی بہتری ہوئی ہے اور انہوں نے اچھی کولیکشن (collection) کی ہے۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز نے افریقن ممالک میں جا کر کم قیمت پر بجلی مہیا کرنے کا بڑا کام کیا ہے۔ مسجدوں میں بجلی لگانے کا، پینے کا پانی مہیا کرنے کا بڑا کام کیا ہے۔ غانا کے شمالی علاقہ جات میں بارہ مختلف مقامات پر سولر سسٹم لگایا گیا ہے جو مسجد کے لئے بجلی فراہم کرتا ہے اور اُس سے ایم ٹی اے بھی سنا جاتا ہے۔ بورکینا فاسو میں دس مقامات پر لگایا گیا ہے۔

اور بہت سارے ایسے علاقے ہیں جہاں پہلی دفعہ وہاں کے گاؤں کے بچوں نے روشنی بھی دیکھی اور ایم ٹی اے بھی دیکھا۔ اُن کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ گیمبیا میں دس، سیرالیون میں دس، تنزانیہ میں دس، یوگنڈا میں دس اور کونگو میں دس، مالی میں بارہ، بینن میں پندرہ، ٹوگو میں پانچ سسٹم لگائے گئے اور اس طرح کل 105 سولر سسٹم لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 1500 سولر لینٹرن جو ہیں، چھ ملکوں میں تقسیم کی گئیں۔ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں پینے کے لئے صاف پانی مہیا کیا گیا۔ انجینئرز جو ہیں یہاں کے اللہ کے فضل سے بڑا کام کر رہے ہیں، نوجوان انجینئرز وہاں جاتے ہیں اور گرمی میں کئی کئی دن رہ کر آتے ہیں۔

اب تک کی رپورٹ کے مطابق کل 357 ہینڈ پمپ لگا چکے ہیں جن میں بینن میں 65، بورکینا فاسو میں 158، غانا میں 27، گیمبیا میں 22، مالی میں 34 اور آئیوری کوسٹ میں 51 پمپ لگائے جا چکے ہیں۔ اس سال کے دوران لگائے جانے والے پمپس کی تعداد 165 ہے۔ جماعتی تعمیرات اور دوسرے پراجیکٹس جو ہیں اُن میں بھی یہ لوگ کافی کام کر رہے ہیں اور قادیان میں ظہور قدرتِ ثانیہ کی جو یادگار بنائی گئی ہے اُس میں بھی انہوں نے کام کیا ہے۔ انہی کا ڈیزائن تھا۔ مسجد اقصیٰ کی توسیع میں بھی انہوں نے نقشے میں مدد کی۔

بینن میں ٹیم نے پانی نکالنے کا جو کام کیا اس کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک جگہ ہم اپنا ٹرک لے کر گئے۔ نوجوان یہاں سے گئے ہوئے تھے انہوں نے کام شروع کیا۔ وہاں سے پانی نہیں نکلتا تھا۔ ایک پرانا نلکا کہیں لگایا گیا تھا۔ وہاں جو پمپ تھا ختم ہو چکا تھا۔ تو کہتے ہیں ہم نے پرانا نلکا اکھیڑ کر نیا نصب کرنا چاہا تو زمین اتنی سخت ہو چکی تھی کہ پندرہ سال سے نلکا بند تھا اور نیچے سے زمین کی صورتِ حال بھی بدل گئی ہوئی تھی۔ ہم نے کمپریسر چلایا، عموماً کمپریسر جب چلاتے ہیں تو دو سے تین گھنٹے میں اچھا رزلٹ دے دیتا ہے۔ مگر یہاں چار گھنٹوں کے بعد بھی کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ کہتے ہیں پانچ گھنٹے کی کوشش کے بعد بڑا بدبودار، گندا کیچڑ نکلنا شروع ہوا اور اتنا بدبودار تھا کہ گاؤں والے بھی اُس کو سونگھ کر وہاں سے دوڑ گئے۔ لیکن ہماری ٹیم وہاں مستقل مزاجی سے کام کرتی رہی اور یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کرنی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کا نظارہ دکھایا کہ پانچ گھنٹے کے بعد مزید دو اور گھنٹے کمپریسر چلانے کا فیصلہ کیا اور کہتے ہیں سات گھنٹے مسلسل کمپریسر چلنے کے بعد یکا یک صاف اور شفاف پانی زور کے ساتھ نکلنے لگا۔ اُس وقت ہماری تو کیا، عوام اہالیانِ گاؤں کی بھی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ہر بچہ اور بڑا اچھلانگیں مار رہا تھا اور سارے گاؤں والے بالخصوص جماعت احمدیہ کا بہت زیادہ شکر ادا کر رہے تھے۔

کہتے ہیں آئیوری کوسٹ میں ایک گاؤں میں جماعت نے نیا پمپ لگایا تو اس دن گاؤں میں عید کا سا سماں تھا۔ ہر آنکھ فرطِ جذبات سے اشکبار تھی اور بار بار پُرنم آنکھوں سے جماعت کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ ایک بوڑھی عورت نے کہا کہ میں جب بھی اس پمپ کا صاف پانی پیتی ہوں تو جماعت کیلئے دعا کرتی ہوں۔ گاؤں کے چیف نے کہا کہ میری اور گاؤں والوں کی طرف سے اپنے خلیفہ کا شکریہ ادا کردیں۔

اکتوبر 2008ء میں آڈوکرو (Adoukro) (یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے) یہاں جماعت نے پمپ مرمت کروایا اور لوگوں نے، گاؤں والوں نے بڑے جذباتی انداز میں شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح اور بہت سارے کام ہیں جو انہوں نے کئے۔ اسی طرح سولر سسٹم سے مختلف علاقوں میں روشنی آئی ہے۔ اس وجہ سے وہاں کے لوگ انتہائی شکرگزار ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ

ہیومینیٹی فرسٹ بھی اللہ کے فضل سے خدمات انجام دے رہی ہے اور مختلف جگہوں پر بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ اس سال اب تک چار آئی کیمپوں میں ہم نے 241 مریضوں کے موتیا کے مفت آپریشن کئے ہیں اور اب تک 1190 مریضوں کے مفت آپریشن کر چکے ہیں۔ جب ان مریضوں کی نظریں بحال ہوتی ہیں تو شکریہ ادا کرتے نہیں تھکتے۔ اور اسکی وجہ سے وہاں ملک میں جماعت کا بڑا نام پیدا ہو رہا ہے۔ نائیجیریا میں بھی آنکھوں کے آپریشن کئے گئے۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

نادار اور ضرورتمندوں کی اور یتیموں کی امداد کی جاتی ہے، اس میں بھی کافی بڑی رقم دی گئی۔

قیدیوں سے رابطہ اور اُن کی خبرگیری

قیدیوں سے رابطہ اور اُن کی خبرگیری کا کام کیا گیا۔

نصرت جہاں سکیم

نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں 36 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے 38 ڈاکٹر خدمات میں مصروف ہیں۔ اسکے علاوہ بارہ ممالک میں ہمارے 521 ہائر سیکنڈری اسکول ہیں، جونیئر سیکنڈری اسکول ہیں، پرائمری اور نرسری اسکول ہیں۔ دورانِ سال کینیا میں شیانڈا کے مقام پر ہمارے نئے ہسپتال نے باقاعدہ کام شروع کیا اور یہ ہسپتال اٹھارہ کمروں پر مشتمل ہے۔ 20 بستروں پر مشتمل وارڈز ہیں اور وہاں حکومتی حلقوں میں اس کو بڑا سراہا گیا۔ اسی طرح پاراکو (بینن) میں نئے تعمیر ہونے والے ہسپتال کا افتتاح ہوا جو 60 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس طرح اور بہت سارے ممالک میں کام ہو رہے ہیں۔ اور میڈیکل جو کلینک ہیں اور hospitals ہیں ان کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر جماعت کی بڑی نیک نامی ہو رہی ہے اور لوگ اور حکومتیں بھی بڑے شکرگزار ہوتے ہیں۔

اس حوالے سے مَیں ایک تو احمدی ڈاکٹروں کو جو پاکستان میں بھی ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں یہ تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جو آسانی سے وقت دے سکتے ہیں بلکہ اگر نہیں بھی دے سکتے تو قربانی کے جذبے کے تحت کچھ عرصہ کیلئے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے پیش کریں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے ربوہ میں اور اردگرد کے علاقے میں احمدیوں، غیر احمدیوں میں اس کی بڑی ساکھ ہے، بلکہ ایسے ایسے معجزانہ کیسز اُن کے ہوتے ہیں کہ ہمارے ڈاکٹر نوری

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

صحبت میں بڑا اشرف ہے۔ اسکی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحبِ نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 609، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ ترپیور، صوبہ تامل ناڈو)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل وقال سے دور نہیں ہوتا۔ اس کیلئے صحبتِ صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے فیض یافتہ ہونے کیلئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائدِ صحیحہ خدا نے اُن کو سمجھائے ہیں ان کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 446، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

صاحب مختلف سیمینارز میں جو اپنی رپورٹس پیش کرتے ہیں تو ڈاکٹر حیران ہوتے ہیں کہ اتنے اچھے رزلٹ تو آ ہی نہیں سکتے۔ جب سے یہ شروع ہوا ہے اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں پینسٹھ ہزار (65,000) مریض اُن کے پاس آئے اور سات ہزار پانچ سو (7,500) ان کے مختلف سپیشل پروسیجر ہوئے ہیں۔ انٹرنیشنل (International) پروسیجر جو ہوئے ہیں 1750، اینجو پلاسٹی 500، بائی پاس آپریشن 125۔ تو یہ اچھا کام کر رہی ہے لیکن ڈاکٹروں کی اور پیرامیڈیکل سٹاف کی وہاں بہت کمی ہے۔ گو پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی تو کسی نہ کسی طریقے سے ٹریننگ دے کے شارٹ کورسز کرا کے اُن کو پوری کر رہے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں کو مَیں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی ممالک سے تو چاہے وہ تین تین مہینہ کیلئے جائیں، plan کر کے وہاں جایا کریں اور پاکستان کے ڈاکٹرز جو ہیں وہ کم از کم تین سال سے چھ سال تک کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں اور اتنا زیادہ بوجھ ہے کہ جو چودہ پندرہ ڈاکٹرز کا موجودہ سٹاف ہے، اُن کو بعض دفعہ صبح سے لے کے عام حالات میں بھی رات سات آٹھ بجے تک کام کرنا پڑتا ہے۔ اور جب پروسیجر ہو رہے ہوں تو بعض دفعہ ڈاکٹر صاحبان جو سپیشلسٹ ہیں، وہ رات کے دو دو بجے تک کام کرتے رہتے ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے جو ربوہ میں یہ ہسپتال شروع کیا گیا ہے، ربوہ کی آبادی کیلئے اور اردگرد کے علاقے کیلئے بھی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا علاوہ اپنے پروفیشن میں تجربہ حاصل کرنے کے ایسے ایسے اللہ تعالیٰ شفا کے کیسز عطا فرما رہا ہے کہ بڑے بڑے سپیشلسٹ کو بھی ایسے کیسز سن کر حیرت ہوتی ہے۔ تو ایک تو اپنے پروفیشن میں آپ کی ترقی بھی ہوگی، یہ نہیں کہ اُس میں کمی ہو۔ اور دوسرے خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت جس کیلئے اس پروفیشن کو احمدی ڈاکٹروں کو اختیار کرنا چاہئے، اُس کو بھی آپ پورا کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی ہوں گے۔ اس لئے احمدی ڈاکٹرز خاص طور پر کارڈیالوجسٹ اور ہارٹ سرجن اور انستھیز یا (Anesthesia) والے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے پیش کریں۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے کا جہاں تک سوال ہے، مَیں نے کہا تھا کہ 70 فیصد سے رابطہ کریں۔ بیعتیں کروانے کے بعد رابطے نہ کرنے کی وجہ سے اُن کو چھوڑ دیا گیا جو بہت سارے لوگ ضائع ہو گئے یا اُن سے رابطے نہیں رہے، گم گئے۔ تو ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا سرِ فہرست ہے۔ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں رابطے کرتے ہیں، اس سال بھی گھانا نے اکاون ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔ اور اب تک گھانا اس مہم کے تحت گزشتہ پانچ سال میں آٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار نومبائعین سے رابطہ کر چکا ہے۔ نائیجیریا نے بھی امسال پچانوے ہزار ایک سو اٹھارہ نومبائعین سے رابطہ کیا ہے اور یہ بھی اب تک چار لاکھ چھیاسی ہزار لوگوں سے رابطہ کر چکے ہیں اور جماعت کا حصہ بنا گئے ہیں۔ اسی طرح بورکینا فاسو میں سولہ ہزار سے رابطہ ہوا۔ آئیوری کوسٹ ہے، سیرالیون ہے۔ اب ان رابطوں کی وجہ سے جو پرانی بیعتیں جنہوں نے کی تھیں اور رابطے ختم تھے، لاکھوں کی تعداد میں وہی لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہو رہے ہیں اور جماعت وہاں قائم ہو رہی ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہو رہی ہے۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد جو ہے وہ چار لاکھ سولہ ہزار دس (4,16,010) ہے۔ اور ایک سو گیارہ (111) ممالک سے تین سو چھیاسٹھ (366) قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔

مَیں ہر سال متعلقہ جماعتوں کو کہا کرتا ہوں کہ یہ جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کو ضائع نہیں کرنا، ان سے مسلسل رابطہ ہونا چاہئے اور ان کو جماعت کا فعال حصہ بنانا چاہئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا۔ گزشتہ سال سے یہ زائد ہے اور اچھی خاصی تعداد زائد ہے۔ جماعت نائیجیریا کی بیعتوں کی مجموعی تعداد اس سال ایک لاکھ پینتالیس ہزار (1,45,000) ہے اور اڑتالیس (48) نئی جماعتیں وہاں قائم ہوئی ہیں اور انہتر (69) مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ غانا کو بھی اس سال اڑتیس ہزار نو سو (38,900) بیعتوں کی حصول کی توفیق ملی، سولہ (16) مقامات پر جماعتیں قائم کی گئیں۔ مالی میں چھہتر ہزار نو سو نوے (76,990) بیعتیں ہوئیں۔ 135 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ستاون (57) نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ برکینا فاسو میں چھبیس ہزار (26,000) لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ چھ (6) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ آئیوری کوسٹ میں بھی اللہ کے فضل سے بیس ہزار سینتالیس (20,047) بیعتیں ہوئیں، ساٹھ (60) مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔ بینن کو امسال چودہ ہزار ایک سو پینسٹھ (14,165) بیعتوں کی توفیق ملی۔ یوگنڈا میں بیعتوں کی تعداد چار ہزار (4000) ہے۔ کینیا میں دو ہزار چھ سو چون (2,654) بیعتوں اور اپنے سپرد ملک صومالیہ میں ایک سو تراسی (183) کے حصول کی توفیق ملی۔ ایتھوپیا میں ایک ہزار تریسٹھ (1063) بیعتیں عطا ہوئیں۔ سیرالیون کو چھتیس ہزار ایک سو اٹھہتر (36,178) بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی۔ سینتالیس (47) نئی جماعتیں بنیں، 82 امام اور چیف احمدی ہوئے اور ہندوستان کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو ہزار تین سو ستاون (2,357) ہے۔

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ
قبول احمدیت کے واقعات

رفیع احمد صاحب مبلغ یوگنڈا لکھتے ہیں کہ ایک ساؤتھ انڈین دوست گزشتہ نو ماہ سے زیرِ تبلیغ تھے۔ وفاتِ مسیح، ختم نبوت اور مسیح کی آمدِ ثانی سے متعلق جب اُن کے تمام سوالات کے جوابات اُنہیں مل گئے تو خاکسار سے کہنے لگے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی واضح نشان دکھایا جائے۔ خاکسار نے اُنہیں کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ کہتے ہیں کچھ عرصے بعد وہ بیعت کیلئے تیار ہو گئے اور پوچھنے پر کہنے لگے کہ مَیں نے خواب میں اپنے دادا کو دیکھا ہے جو فوت ہو چکے ہیں اور اُن کی میز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ہے اور دوسری خواب یہ دیکھی کہ کسی اجنبی جگہ پر جا رہا ہوں، ایک عورت ملتی ہے اُس سے پوچھا کہ مَیں نے مسجد جانا ہے وہ عورت مجھے مسجد لے کر جاتی ہے۔ ایک جگہ مسجد آتی ہے وہ اس میں نہیں جاتی۔ تھوڑے فاصلے پر ایک اور مسجد ہے، وہاں لے کر جاتی ہے۔ جب مَیں اُس مسجد میں داخل ہونے لگتا ہوں تو وہاں Ahmadiyya Muslim Mosque لکھا ہوا ہے۔ ان دونوں خوابوں کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

مبلغ سلسلہ فرانس لکھتے ہیں کہ عزّالدین اکوش کے بیٹے نور الاسلام کو گزشتہ سال جبکہ اُس کی عمر ساڑھے بارہ سال تھی، خواب آئی کہ وہ گھر سے باہر نکلا ہے اور دیکھتا ہے کہ آسمان سے عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو رہے ہیں۔ اُن کے گرد نور ہے۔ صبح اپنے والد کو خواب بتائی۔ اُس پر اُن کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی۔ انہوں نے انٹرنیٹ اور ایم ٹی اے سے معلومات لینی شروع کیں۔ ایک دن باپ بیٹا انٹرنیٹ دیکھ رہے تھے اور سکرین پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔ اچانک بیٹے کی نظر پڑی تو بول اُٹھا کہ اسی شخص کو مَیں نے آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔ اُسکے بعد اُن کی طرف سے بیعت کا خط آ گیا۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ بوبو جلاسو سے پارے نوفو صاحب ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں خدا سے دعا کرتا تھا کہ اسلام کے اتنے فرقے ہیں، تُو ہی مجھے بتا کہ کس فرقے کی پیروی کروں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے خواب دیکھا کہ احمدیہ مشن ہاؤس میں جاتا ہوں اور وہاں ایک بزرگ نماز پڑھا رہے ہیں۔ مَیں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ یہ خدا کے خلیفہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں بھی اُن کے پیچھے ہو لیا اور نماز ادا کی۔ جب میری آنکھ کھلی تو مَیں نے فوری طور پر احمدیہ مشن حاضر ہو کر بیعت کر لی۔

ایک سوئس باشندے کو خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیورخ یونیورسٹی میں Revelation والے خطاب میں شامل ہوئے تھے۔ خطاب کے فوراً بعد کے عرصے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس شخص کو خواب میں ملے اور اپنی طرف بلایا جس سے اُن کی توجہ احمدیت کی طرف پیدا ہوئی۔ لیکن پھر وقت کے ساتھ رابطہ میں کمی آ گئی۔ دورانِ سال یہ صاحب مسجد آئے اور بتایا کہ اب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کثرت سے اُنہیں خواب میں ملے ہیں اور اپنی طرف بلایا ہے۔ اس کثرت سے زیارت ہوئی ہے کہ مسجد آئے بغیر چارہ نہ تھا۔ بتانے لگے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرید ہوں، آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی کتب کے بارے میں انٹرنیٹ سے حاصل کردہ بعض معلومات اُن کے پاس کاغذات کی صورت میں تھیں۔ اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اور احمدیت کے بارے میں بھی بعض کتب دی گئیں۔ اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔

پھر بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں، ایسی بیعتیں بھی آ رہی ہیں جو احباب جماعت کے اخلاق کو دیکھ کر جماعت میں شامل ہوئے۔ پھر مخالفین کی مخالفانہ کوششیں جو ہیں، وہ بھی جماعت کے نومبائعین کی ایمان میں مضبوطی کا باعث بن رہی ہیں اور اُس کے بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ پھر قبولیتِ دعا کے، تائیدِ الٰہی کے بعض واقعات ہیں۔

امیر صاحب کونگو کنشاسا لکھتے ہیں کہ لوبومباشی کے ایک نومبائع داعی الی اللہ مکرم عیسیٰ صاحب ایک دن تبلیغ کیلئے نکلے۔ شہر میں ہی تھے لیکن اپنے گھر سے دور تھے، تبلیغ کے دوران وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا اور رات کے نو بج گئے۔ اُن کی بیوی اور ایک بچی بعمر ایک سال بھی ساتھ تھیں۔ تبلیغ سے فارغ ہو کر گھر جانے لگے تو تیز بارش شروع ہوگئی۔ ایک ٹیکسی ملی جو راستے میں خراب ہوگئی۔ مجبوراً اترے، بچی کو ڈھانپنے کیلئے کوئی خاص کپڑا یا چھتری وغیرہ بھی نہ تھی اور گھر خاصہ دور تھا۔ چنانچہ دعا کرنے لگے۔ بتاتے ہیں کہ جیسے جیسے دعا کرتا جاتا تھا بارش کم ہونے کی بجائے اور تیز ہو رہی تھی۔ پیدل چلنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ سڑک پر کوئی ٹیکسی نہ تھی۔ چنانچہ پیدل چلے جا رہے تھے کہ پیچھے سے گاڑی آئی اُس میں دو تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے،۔ انہوں نے کہا اس وقت تم لوگ کہاں پھر رہے ہو۔ چلو گاڑی میں بیٹھو۔ چنانچہ یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے صرف یہ پوچھا کہ کس علاقے میں رہتے ہو۔ راستے میں ایک جگہ گاڑی روک کر کہنے لگے کہ سردی ہو رہی ہے اور تم لوگ بھیگ بھی گئے ہو۔ اتر کر چائے کیلئے چینی وغیرہ لے لو۔ چنانچہ چینی لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔ آگے ایک جگہ پانی تیز رفتاری سے سڑک کے اوپر سے بہ رہا تھا اور تمام گاڑیاں کھڑی تھیں، کوئی وہاں سے گزر نہیں رہا تھا۔ اُن لوگوں نے گاڑی وہاں سے گزاری اور گھر تک انہیں چھوڑا۔ نہ راستے میں انہوں نے کوئی بات کی اور نہ کچھ پوچھا۔ عیسیٰ صاحب بتاتے ہیں کہ نہ مَیں نے اُنہیں پہچانا اور نہ ہی انہوں نے اپنا تعارف کروایا اور نہ ہی گاڑی کو پہچان سکا۔ اور کہتے ہیں کہ اس روز میرے گھر میں چینی بھی نہیں تھی، چائے بھی نہیں تھی، یہ سب باتیں اُن کو کس طرح پتہ لگیں۔

پھر اس طرح بڑی جگہوں کے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے بہت سارے واقعات ہیں۔

البانیہ جماعت کے ایک نو احمدی مرکیلیان شپارتی (Markelian Shparthi) اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ (میرا لکھا ہے) انہوں نے کہا کہ سونے سے پہلے درود شریف پڑھا جائے تو میں ہر رات باقاعدگی سے درود پڑھتا رہا۔ اسکے نتیجے میں بہت بڑا اجر مجھے عطا ہوا۔ ابتدا فروری کی ایک رات جب مَیں اپنے کالج کی تعلیم کے لحاظ سے روحانی لحاظ سے بھی بہت پریشان تھا میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے مجھے بہت حیران کیا اور ساتھ ہی بہت خوشی حاصل ہوئی۔ مَیں نے ایک خواب دیکھا جس میں مَیں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاہدین اور اصحاب میں سے پایا۔ دیکھا کہ ایک جنگ ہو رہی ہے اور اس موقع پر دشمن اپنے گھوڑوں پر ایک پہاڑی کے پیچھے واپس بھاگ رہا ہے۔ ہم اس بات سے بہت خوش ہوئے اور چونکہ ہم اُس وقت تھکے ہوئے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

شیطان سے بچنے کیلئے جیسا کہ
میں نے پہلے بھی کہا ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے،
اپنی روحانیت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2004ء)

طالبِ دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں
اس سے دعا مانگتے رہیں کہ ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو
جو صادقین کے ساتھ جڑنے والے، جڑے رہنے والے ہوں
(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2004ء)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

تھے، وہاں پر ایک کمرے میں بیٹھ گئے جو کہ سبز اور سفید رنگ سے رنگا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مَیں باورچی خانے میں جا کر پتہ کروں کہ دوپہر کا کھانا تیار ہو گیا ہے کہ نہیں؟ مَیں نے کچن میں جا کر وہاں موجود ایک خاتون سے پوچھا تو اُس نے بتایا کہ ابھی کھانا تیار نہیں ہوا۔ لیکن صرف میکرونی کھانے کیلئے ہے۔ پھر مَیں اسی کمرے میں واپس آیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ وہاں پر میرے والد صاحب، میرے کزن اور کچھ لوگ ایک لمبی چورس میز کے اردگرد بیٹھے تھے جس کی لکڑی ہلکے پیلے رنگ کی تھی۔ مَیں نے آنحضرت صلی علیہ وسلم سے عرض کی کہ کھانا ابھی تیار نہیں اور صرف میکرونی کھانے کیلئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا وہی کھا لیتے ہیں۔ تو میں اس وقت اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے بہت بلند مرتبت محسوس کر رہا تھا جیسے میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ اگرچہ ابھی تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھا لیکن آپ کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا اور اُس وقت جب چہرے کی طرف توجہ ہوئی تو دیکھا کہ خلیفۃ المسیح کا چہرہ ہے۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

پھر اسی طرح دعوتِ الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام ہیں اُسکے بہت سارے واقعات ہیں۔

امیر صاحب صوبہ آسام و بنگال لکھتے ہیں کہ علمائے ہند نے ہماری جماعت کے پریم پور مشن سے کچھ میل دور پچاس ساٹھ ہزار افراد کی تعداد میں جلسہ کیا جس میں جماعت کے خلاف لٹریچر تقسیم کیا اور جماعت احمدیہ کے خلاف گالی گلوچ کی۔ اسی دوران خدا تعالیٰ نے طوفان کے ذریعہ اُن شر پسندوں کو سزا دی اور جلسہ کا سٹیج نیچے دھنس گیا۔ تین آدمی موقع پر ہلاک ہو گئے اور دو کی ہسپتال میں موت واقع ہو گئی۔

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ داسا ریجن میں جماعت کی شدید مخالفت ہے۔ یہاں سعیدُ وسا کا نامی ایک شخص مخالفین مُلّاں کا سرغنہ تھا۔ اُس نے ایک پلان بنایا کہ تمام اماموں کی داسا میں میٹنگ کرے اور فیصلہ کر کے احمدیت اس علاقے میں جڑ سے اُکھاڑ دی جائے۔ چنانچہ یہ گاؤں گاؤں جا کر احمدیوں کو دھمکانے لگا اور غیر احمدیوں کو اس میٹنگ میں شامل ہونے کیلئے تیار کرنے لگا اور اُنہیں بھی یہی دھمکی دیتا کہ اگر کوئی اس اہم میٹنگ میں نہ شامل ہوا تو اُسکے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ اس علاقے کے احمدی احباب بھی پریشان تھے کہ ایک اور بڑا فساد اُٹھنے والا ہے اور اکثر گاؤں تو ایک دو سال پہلے کے نومبائعین پر مشتمل ہیں۔ یہاں انہوں نے مجھے صورتحال لکھی اور دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہوئی اور جس دن میٹنگ تھی، اُس سے ایک دن قبل یہی سرغنہ سعید اوسا کا سڑک پر کھڑا تھا کہ گزرتی ہوئی ایک تیز رفتار گاڑی سے اس کی ٹکر ہوئی اور ٹانگ ٹوٹ گئی اور تین ماہ کیلئے پلستر لگ گیا اور وہ میٹنگ ختم ہو گئی اور اس واقعہ کی خبر ملتے ہی تمام احمدی، غیر احمدی سارے یہ کہنے لگے کہ یہ احمدیت کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

نامساعد حالات میں رؤیا کے ذریعہ تسکین قلب

بعضوں کو اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ سے تسلی بھی دلاتا ہے۔

اَلُغ بیگ صاحب رشیا کی ایک سٹیٹ کے ہیں۔ خواب بیان کرتے ہیں کہ خواب میں کوئی شخص جس کا چہرہ مجھے دکھائی نہیں دیا، مربع نما ایک کالا پتھر مجھے دیتا ہے جس کے اوپر عربی میں اللہ کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ بہت ہی قیمتی پتھر ہے اور اللہ کی طرف سے تمہارے لئے تحفہ ہے۔ اُس کو محفوظ کر لو۔ اللہ کی طرف سے تم کو سلام ہو اور حضرتِ مسرور کی طرف سے تم کو سلام ہو اور پھر تین چار دفعہ یہ الفاظ دہرائے گئے۔

ارشد محمود صاحب قرغزستان سے لکھتے ہیں کہ ڈیڑھ سال قبل جب قرغزستان میں جماعت کی رجسٹریشن اور ویزا کا مسئلہ چل رہا تھا اور جماعت کے خلاف سازشیں ہو رہی تھیں تو اُن کو بھی ملک سے نکل جانے کیلئے کہا گیا۔ اُنہی ایام میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ مَیں نے بائیں ہاتھ میں بلاخوف دو چھوٹے چھوٹے سانپ پکڑے ہوئے ہیں اور دائیں ہاتھ میں شیشے کے گلاس میں کوئی پانی نما محلول ہے اور خواب میں ہی مجھے کہا جاتا ہے کہ اگر یہ سانپ کاٹ لیں تو انگلی اس محلول میں ڈبونے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر فائدہ نہ ہوا تو میرا کہا کہ اُن کے پاس مرہم ہے جو ہر قسم کے سانپ کے کاٹے کا علاج ہے۔ کہتے ہیں کہ الحمد للہ خواب دیکھنے کے بعد پریشانی اطمینان میں بدل گئی اور خاکسار نے خواب سے یہی سمجھا کہ پانی نما محلول یہ دنیاوی چارہ جوئی ہے اور خلافت ہمارے پاس مرہم ہے جس کی دعا سے ٹھیک ہو جائے گا۔ تو اللہ کے فضل و کرم سے اُسکے بعد سے آج تک بیشمار مواقع پر اس مرہم کا استعمال کیا اور فائدہ ہوا ہے اور اسکے بعد بھی دقتیں پیش آئی تھیں لیکن فوراً اللہ تعالیٰ نے ویزا کے سامان پیدا کر دیئے۔ اس طرح کے اور واقعات ہیں۔

پھر خوابوں کے نتیجہ میں دشمنوں کے منصوبے بھی خاک میں ملے۔

انڈیا سے مبلغ انچارج راجوری لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسجد راجوری کا کام ہو رہا تھا۔ مخالفینِ احمدیت کو جب اس کا علم ہوا تو مسجد کو مسمار کرنے کا پروگرام بنایا۔ سب لوگ اکٹھے ہوئے۔ اتفاق رائے کیلئے جب ہاتھ اُٹھائے گئے تو خدا کی تقدیر یوں ظاہر ہوئی کہ جبار نامی ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا کہ جب احمدی ہمیں کچھ نہیں کہتے تو ہم ان کی مسجد کیوں مسمار کریں۔ اس طرح یہ آپس میں اختلافات میں الجھ گئے اور جماعتی مخالفت بھول گئے اور ان کی مسجد مسمار کرنے کا پروگرام دھرا رہ گیا۔

اسی طرح انڈیا کے اور واقعات ہیں۔

ڈائمنڈ ہاربر انڈیا کا ایک اور واقعہ ہے کہ علاقہ سندر بن میں جماعت کی شدید مخالفت ہو رہی تھی۔ انہوں نے دعا کیلئے مجھے بھی لکھا اور میرا جواب اُن کو گیا کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کے شر اُنہی پر اُلٹا دے۔ اسی سال مخالفین کی آپس میں کسی بات پر لڑائی ہوئی اور سترہ شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال میں داخل ہوئے۔ یوں مخالفت کا زور ٹوٹ گیا۔

امیر صاحب لائبیریا لکھتے ہیں کہ گزشتہ برس منرو ویا کے ایک اہم علاقے میں سکول کیلئے جگہ خریدی جس کی قیمت پچاس ہزار امریکن ڈالر تھی۔ وکیل کے توسط سے ساری کارروائی ہوئی اور جگہ جماعت کے نام رجسٹر ہوئی۔ چندروز کے بعد کورٹ سے سمن موصول ہوا جس کی بنیاد اس پر تھی کہ جس شخص نے یہ جگہ ہمیں دی ہے، وہ اس بات کا مجاز نہیں ہے اور اس فیملی کے دوسرے افراد نے اس کے خلاف مقدمہ جاری کروایا ہے۔ بڑی پریشانی ہوئی کہ جماعت کی اتنی بڑی رقم لگی ہے اور ہمارا اسکول ایک لمبے عرصے کے بعد اپنی ذاتی جگہ پر منتقل ہوا ہے۔ یہ بھی سننے میں آیا کہ جس جج کے پاس مقدمہ تھا اُس کو مخالف پارٹی نے بڑی رقم دے کر خرید لیا ہے۔ انہوں نے یہاں مجھے بھی ساری صورتحال لکھی اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ جج بدل گیا اور نیا جج جو آیا وہ ایک دن بیمار ہو کر ہمارے کلینک میں آیا۔ اُس نے ڈاکٹر صاحب سے ذکر کیا کہ میری ٹیبل پر آپ کے مشن کی ایک فائل ہے جو مَیں نے پڑھی ہے۔ خواہ مخواہ آپ کو پریشان کیا جا رہا ہے آپ وکیل سے کہیں کہ کیس فالو اَپ کرے۔ مَیں عارضی طور پر اس کورٹ میں ہوں۔ ایک روز مخالف پارٹی کے کچھ افراد خاکسار کے پاس مشن ہاؤس میں آئے جو ایک مصیبت میں گرفتار تھے۔ مجھے مدد کی درخواست کی اور کہا کہ ہم مشن کے خلاف مقدمہ واپس لے لیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، انہوں نے خود عدالت میں بیان دیا کہ وہ یہ مقدمہ واپس لے رہے ہیں اور آئندہ کبھی اس پراپرٹی کے بارے میں جماعت سے کوئی تنازعہ نہیں کریں گے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ جیجنی ریجن کا واقعہ ہے کہ ایک خادم سَونگا لُو تراوُرے جو احمدی تو تھا مگر اس کو خاص اخلاص اور توجہ نہیں تھی۔ کچھ عرصہ قبل اُس کی بیٹی حوّا جو ایک سال کی تھی بیمار ہوئی اور اس قدر بیمار ہوئی کہ تمام علاج معالجہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ گھر آ کر پریشانی کے عالم میں تھے۔ خیال آیا کہ مربی صاحب نے جب تقریر کی تھی تو کہا تھا کہ خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ سنتا ہے، میں فوراً تو ان تک پیغام نہیں بھیج سکتا لیکن اے اللہ! تُو کوئی نشان دکھا کہ مَیں اس بات پر تسلی پا جاؤں۔ کہتے ہیں اسی اثناء میں مَیں سو گیا تو مَیں اُن کی خواب میں آیا اور اُن کو لوکل زبان میں وہاں کے ایک درخت گابابلے (Gaba Bley)، (یہ درخت جو صرف اُسی علاقے میں پایا جاتا ہے) اُسکے متعلق کہا کہ اُسکے پتے توڑ لاؤ اور اُبال کر اُسکے پانی سے لڑکی کو نہلاؤ اور بعد میں پھر اُس کو پلاؤ۔ تو کہتے ہیں یہ عجیب خواب دیکھ کر وہ جاگ گئے اور فوراً اُس درخت سے پتے توڑ کر لڑکی کا علاج کیا۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ اُسی روز رات آنے سے قبل لڑکی رُو بہ صحت ہو گئی اور آج تک تندرست و توانا ہے۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے امیر صاحب نے ایک شخص کا واقعہ لکھا ہے۔ مالین دوست تھے۔ کہتے ہیں کہ پولیس نے مجھے پکڑ لیا اور انہوں نے کہا یہ دہشتگرد ہے اس کو شُوٹ (shoot) کر دو۔ سعیدُ و صاحب کہتے ہیں کہ مجھے کھڑا رکھا اور گو مجھے یقین ہو گیا کہ پولیس والے مجھے شوٹ (shoot) کر دیں گے۔ اس پر مَیں نے دعا کی کہ یا اللہ! اگر میرے خلیفہ تیری طرف سے ہیں تو آپ اُنکی بدولت میری جان ان پولیس والوں سے چھڑا دے۔ اس اثناء میں ایک پولیس والا میرے پاس آیا اور کہا کہ یہ آدمی شکل سے دہشتگرد نہیں لگتا، اس کو واپس بھیج دو۔

ایک خاتون جو مذہباً عیسائی ہیں، ریڈیو پر ہمارے پروگرام بڑے شوق سے سنتی ہیں۔ اور جب کبھی خلیفۃ المسیح کا ذکر ہوتا ہے تو کہتی ہیں کہ یہ اللہ کا بندہ ہے جس کی خدا سنتا ہے۔ اس کا ایک بیٹا جو سترہ سال کا ہے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور شدید زخمی ہو گیا۔ اُس کو کِدگُو شہر کے ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ جب اس خاتون کو اطلاع ملی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جماعت اور خلافت کے حوالے سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اُس کے بچے کو شفا دے دی۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بھی ظاہر کرنے کیلئے کہ جماعت احمدیہ میں جو خلافت کا قیام ہے وہ سچا ہے اور یہی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ ہے دوسروں کو بھی نظارے دکھاتا ہے۔

یہ ایک واقعہ لکھا ہے انہوں نے کہ گنی بساؤ میں جماعت کا ایک شدید مخالف بھرے مجمع میں جماعت کے حق میں تقریر کر گیا اور اُس سے اُس علاقے میں جماعت کو بڑا فائدہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جبکہ ساری دنیا میں بحران چلا آ رہا ہے جماعت احمدیہ مالی قربانی میں پہلے سے بڑھ رہی ہے اور ہر سال کی طرح اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر بڑھ کر قربانی جماعت نے پیش کی ہے۔ اسکے بھی مختلف واقعات ہیں۔

نظام وصیت

نظامِ وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد 2004ء میں اڑتیس ہزار ایک سو تراسی (38,183) تھی۔ آخری مسل کا نمبر اڑتیس ہزار ایک سو تراسی (38,183) تھا اور ایک لاکھ کی جو مَیں نے خواہش ظاہر کی تھی، اُس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اب ایک لاکھ پانچ ہزار تین سو ستتر (1,05,377) ہو چکی ہے۔ آج امام صاحب بھی اپنی تقریر میں ذکر کر رہے تھے اُس میں قادیان کا نمبر غلط تھا، ایک لاکھ چھ ہزار (1,06,000) نہیں، ایک لاکھ پانچ ہزار (1,05,000) ہے۔

اس وقت تک بفضلِ خدا اٹھانوے (98) ممالک میں نظامِ وصیت قائم ہو چکا ہے اور ان میں سرِفہرست تو پاکستان ہے۔ دوسرے نمبر پر جرمنی۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ چوتھے نمبر پر کینیڈا ہے اور پانچویں نمبر پر برطانیہ ہے۔

جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ کوسوو لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ایک دوست رجب حاسانی ہیں، جو اَب موصی بھی ہیں اور اس سلسلے میں سیکرٹری مال کی ذمہ داری ان کے پاس ہے۔ ایک ہسپتال میں کام کرتے تھے اور کسی اچھی نوکری کی تلاش میں تھے۔ کافی عرصہ تلاش کرنے کے باوجود کسی اچھی جگہ نوکری نہ مل رہی تھی۔ انہوں نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا اور وصیت فارم پُر بھی نہ کیا تھا بلکہ صرف چندہ وصیت ہی دینا شروع کیا تھا کہ فوراً ان کو شہر میں ان کی خواہش کے مطابق سروس مل گئی۔ انہوں نے کئی بار اس کا ذکر کیا کہ یہ صرف وصیت کی برکت اور خلیفہ وقت

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

✿ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کے مطابق اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اس کی سچائی ہم نے دنیا پر واضح کرنی ہے

✿ جس قیمتی خزانے اور لعل بے بہا کو آپ نے پالیا ہے اس کو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ اس کو دوسروں تک بھی پہنچانا ہے

✿ لوگوں کو بتائیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مہدی و مسیح کا ظہور ہو چکا ہے، مسلمانوں کو بھی بتائیں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی اسلام احمدیت کا پیغام پہنچائیں

✿ ڈنمارک میں بہت کم ڈینش احمدی ہیں، آپ نے ڈینش لوگوں تک بھی اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور ان کو اپنے نیک نمونہ سے تبلیغ کرنی ہے

29ویں جلسہ سالانہ ڈنمارک منعقدہ 11، 12/جون 2022ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے) 25-05-2022

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ ڈنمارک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کو اپنا جلسہ سالانہ 11، 12 جون 2022ء کو منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور اس کی روحانی برکات سے پوری طرح فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ خاص انعام ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو پہچاننے اور اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ اس کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ وہ ذمہ داری کیا ہے، کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپنے اعمال کو ان کے مطابق ڈھالیں۔ آپ علیہ السلام اپنی بعثت کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور'' دوسری بات کہ ''سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور''۔ پھر یہ کہ ''دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں۔ چوتھی بات یہ'' اور روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور''۔ پھر یہ کہ ''خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ، نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوّت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔''

پس آپ کے ماننے والے احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کر کے اسلام کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھائیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے دین سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ دنیا کو بتائیں کہ مسیح موعود کی آمد کے ساتھ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ یہ ایک مقصد ہے۔ اور اب دنیا کو امّت واحدہ بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ غلامِ صادق ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کے لباس میں بھیجا۔ آپ کے مشن کے مطابق اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اس کی سچائی ہم نے دنیا پر واضح کرنی ہے۔ جس قیمتی خزانے اور لعل بے بہا کو آپ نے پالیا ہے اس کو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ اس کو دوسروں تک بھی پہنچانا ہے تا کہ وہ بھی اس خزانے کو پالیں اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شامل ہو جائیں۔ لوگوں کو بتائیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مہدی و مسیح کا ظہور ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتائیں۔ عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی اسلام احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 219۔ الحکم 10۔ جولائی 1902ء)

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک سچی تڑپ کے ساتھ، نوع انسان کی سچی ہمدردی اور امت محمدیہ کے ساتھ محبت کے جذبہ کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام دنیا کے ہر فرد تک پہنچاتا چلا جائے۔ ڈنمارک میں بہت کم ڈینش احمدی ہیں اور اکثریت پاکستان سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کی ہے۔ آپ نے ڈینش لوگوں تک بھی اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور ان کو اپنے نیک نمونہ سے اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ تبلیغ کرنی ہے۔ ان کو احمدی بنانا ہے۔ خدا کے عبادت گزار بندوں میں شامل کرنا ہے۔

پھر ایک اہم بات جس کی طرف آپ علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے وہ آپس کے تعلقات ہیں۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانا ہے۔ دلی رنجشوں کو دور کرنا ہے اور بنیان مرصوص بننا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک کہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔''

نیز فرمایا: ''تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔''

پس ہماری تبلیغ بھی تبھی پھل لائے گی جب ہم میں وحدت ہوگی۔ جب ہم ایک دوسرے سے معاملات میں حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئیں گے۔ اللہ اس کی توفیق دے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کے ذریعہ آپ کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔ آپ نے اس رسی کو، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھنا ہے۔ خلافت سے کامل وفا اور وابستگی میں بڑھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل پیرا ہونے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق بخشے۔ اللہ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1/جولائی 2022)

کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ایک خاص بات جس کا انہوں نے ذکر کیا وہ یہ ہے کہ وصیت کرنے سے قبل تنخواہ لینے جب بنک جاتا تھا تو اکثر اکاؤنٹ خالی ہوتا تھا۔ لیکن اب جب سے وصیت کی ہے کبھی بھی اس کا اکاؤنٹ خالی نہیں ہوتا۔

پس یہ قربانیاں ہیں جو جماعت دے رہی ہے اور اس حقیقت کو سمجھ رہی ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے اور دینی اور دنیاوی ترقیات بھی ملتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: براہینِ احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے کہ ''یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ (الصّف: 9)'' یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نورِ خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے حسبِ بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔ تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظّمہ سے اہلِ مکہ کے پاس خلافِ واقعہ باتیں کر کے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دیئے گئے۔ حکام کو اکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کی کوشش کی گئی مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور اُن کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانے کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں۔ کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔ نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔ کس نے ان کو نامراد رکھا؟ اُسی خدا نے جو میرے پاس ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 241-242)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں جماعت کی ترقیات دکھاتا چلا جائے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8و15/اگست 2014)

بقیہ سیرۃ المہدیؑ از صفحہ 8

باہم مشورہ کر کے میاں امام الدین کو گھر کی حفاظت کیلئے واپس بھیج دیا اور میاں جمال الدین صاحب ہمارے ساتھ ہوئے۔ ہم چاروں بمشکل افتاں و خیزاں گاڑی کے وقت چھینا پہنچے۔ شام کو گورداسپور پہنچ کر چودھری صاحب کو ملے اور حضرت کا پیغام سُنایا۔ شیخ علی احمد صاحب اس روز اپنے گاؤں دھرم کوٹ رندھاوا میں گئے ہوئے تھے۔ وہاں ایک شخص کو روانہ کیا گیا کہ شیخ صاحب کو کل لے کر بٹالہ پہنچ جانا۔ خاکسار اور چودھری صاحب رانا جلال الدین صاحب انسپکٹر پولیس گورداسپور کے پاس مشورہ کیلئے گئے۔ انہوں نے ہمیں تسلی دلائی کہ اتنی زبردستی نہیں ہوگی اور ہمیں ضرور موقعہ دیا جائے گا۔ بہر حال اگلے روز صبح میاں خیر الدین، جمال الدین اور خاکسار بٹالہ پہنچ گئے۔ شیخ علی احمد صاحب بھی پہنچ گئے۔ سرکاری طور پر حضور کو بٹالہ تشریف لانے کا ڈپٹی کمشنر کا نوٹس پہنچ گیا۔ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور مولوی فضل دین صاحب وکیل آ گئے اور دوسرے دوست بھی پہنچ گئے مگر مقدمہ اس روز پیش ہو کر ملتوی ہو گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مارٹن کلارک کے مقدمہ کے ابتدائی حالات یعنی اس مقدمہ کے مقدمات حضرت صاحب کی کسی کتاب میں درج نہیں تھے۔ سو الحمدللہ کہ اس روایت میں مل گئے ہیں۔ ہاں اصل مقدمہ کا ذکر حضور نے اپنی تصنیف ''کتاب البریہ'' میں مفصّل تحریر فرمایا ہے بلکہ مقدمہ کی مسل بھی درج کر دی ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی فضل دین صاحب وکیل جن کا اس روایت میں ذکر ہے وہ لاہور کے ایک غیر احمدی وکیل ہوتے تھے جواب فوت ہو چکے ہیں۔ اور چوہدری رستم علی صاحب جن کا اس روایت میں ذکر ہے وہ ایک نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے اور سلسلہ کیلئے مالی قربانی میں نہایت ممتاز تھے۔ عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

ویکسین اگر گورنمنٹ لگاتی ہے تو لگا لینی چاہئے، کوئی حرج نہیں ہے

ابھی تک جو مَیں نے ریسرچ کی ہے اور کروائی ہے، ہمارے مختلف احمدی جو اس فیلڈ کے سپیشلسٹ ہیں ان سے بھی پتہ کروایا ہے امریکہ سے لے کر یہاں تک سب کا خیال ہے کہ (ویکسین) کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے

ایسے دوست بناؤ جو اچھے ہوں، اچھی باتیں کرنے والے ہوں، پڑھائی کی باتیں کرنے والے ہوں، نیک باتیں کرنے والے ہوں

جب تمہیں غصہ آئے تو ٹھنڈا پانی پی لیا کرو اور بیٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے غصہ کو دُور کردے، تمہیں غصہ آئے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی شروع کر دیا کرو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کی (آن لائن) ملاقات

مورخہ 28 /اگست 2021ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے ممبران کو اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ 1000 سے زائد اطفال نے اس آن لائن ملاقات میں (Maimarkclub) Mannheim سے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جسکے بعد ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ کو حضور انور سے براہ راست چند سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

خدام الاحمدیہ جرمنی کی گزشتہ آن لائن ملاقات کے دوران بارش ہوتی رہی تھی، جس کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ان (اطفال) کو آج ہال میں بٹھایا ہوا ہے، بارش کا ایک تجربہ جو آپ نے خدام کے ساتھ کر لیا ہے۔ ویسے تو یہ بھی ماشاء اللہ مجاہد ہیں، آج کل (خطبات جمعہ میں) بدری صحابہ کا ذکر ہو رہا ہے، تو وہاں آندھی بھی آئی ہوگی، بارش بھی ہوگئی لیکن وہ 13 یا 14 سال کے لڑکے ہی تھے ناں جو وہاں قائم بھی رہے۔ تو فکر نہ کرو، یہ ہمارے اطفال بھی سارے ماشاء اللہ مجاہد ہی ہیں۔ لیکن اچھا ہوا ہے ان کو اندر بٹھا دیا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ بارش میں جا کے بٹھا دو۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ پیارے حضور جرمنی میں بارہ سال سے بڑے بچوں کو کورونا ویکسین لگوانے کی اجازت ہے۔ کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ لگوانا چاہیے لیکن کچھ کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضور آپ کی اس حوالے سے کیا ہدایت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اچھی بات ہے۔ اگر گورنمنٹ لگاتی ہے تو لگا لینی چاہیے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا حرج ہے، protection ہی ہے۔ ابھی تک جو میں نے ریسرچ کی ہے یا کروائی ہے ہمارے مختلف احمدی جو اس فیلڈ کے سپیشلسٹ ہیں ان سے بھی پتہ کروایا ہے، انہوں نے بھی ریسرچ کی ہے، پڑھے لکھے لوگوں نے، ڈاکٹروں نے، امریکہ سے لے کر یہاں تک تو ساروں کا یہ خیال ہے کہ (ویکسین) کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو لوگ بتاتے ہیں کہ یہ یہ نقصانات ہیں وہ ملینز میں کہیں ایک ہوتا ہے۔ کوئی اس طرح نہیں ہے کہ ہر ایک نارمل کیس میں اس طرح ہو جائے، رسک تو ہر جگہ ہی ہوتا ہے۔ اس لیے اگر لگاتے ہیں تو میرا خیال ہے لگوا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆پھر ایک طفل نے سوال کیا کہ پیارے حضور آپ نئے پیدا ہونیوالے بچوں کے نام کیسے منتخب کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب مجھے اللہ تعالیٰ نے اس منصب پہ فائز کیا تو میں نے دیکھا کہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک فائل بنائی ہوئی تھی اس میں بچوں کے نام تھے اور وہ اس میں سے سلیکٹ کیا کرتے تھے۔ جو آتے تھے تو ان میں سے سلیکٹ کر کے بچوں کو بتا دیا کرتے تھے۔ پھر میں نے بھی اس کو جاری رکھا اور اس میں مزید نام بھی ایڈ (add) کروائے اس کو مزید update کیا، کچھ نئے نئے نام میرے ذہن میں آئے وہ بھی بیچ میں رکھے تو ایک فائل بنالی ہے۔ جب میں خود کرتا ہوں تو اس فائل کو دیکھ کے پھر بچوں کے نام رکھ دیتا ہوں اور بتا دیتا ہوں۔ کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو ماں باپ کے نام ہیں زیادہ ان سے ملتے جلتے نام ہی ہوں لیکن بعض دفعہ دوسرے نام بھی رکھے جاتے ہیں۔ پھر حضور انور نے اس طفل سے پوچھا کہ اس کا نام کس نے رکھا ہے تو اس نے بتایا کہ حضور انور نے۔ اس پر حضور انور نے پھر استفسار فرمایا کہ جاذب کا کیا مطلب ہوتا ہے تو اس طفل نے جواب دیا کہ جذب کرنے والا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہاں absorb کرنے والا۔ بس اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرو، اللہ کے رسول کی محبت کو جذب کرو اور نیکیاں بجا لاؤ تب ہی تمہارے نام کا صحیح پتہ لگے گا۔

☆ایک طفل نے حضور انور سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مقصد پوچھا تو حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا کہ اس کی عبادت کرو اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے تمہیں عبادت کا طریقہ بتایا۔ اور بتایا کہ میں نے تمہیں بہت ساری صفات کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بھی (مخلوقات) بنائی ہیں سب سے اشرف، سب سے بہتر جو مخلوق بنائی وہ انسان کو بنایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی، دماغ دیا، سوچ دی جس سے وہ نئی نئی ایجادیں بھی کر سکتا ہے۔ تو اللہ میاں نے کہا کہ جب تمہیں میں نے سب سے بہترین بنایا ہے تو میری شکر گزاری بھی کرو اور شکر گزاری کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم میری عبادت کرو اور شکر ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مختلف جو نبی بھیجے ان میں ہر زمانے میں مختلف عبادتوں کے طریقے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعہ سے ہمیں نمازوں کا حکم دیا پانچ نمازیں ہم پر فرض کر دیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں اور جب ہم اللہ کے شکر گزار بنیں گے تو اللہ فرماتا ہے کہ ایک تو تمہیں میں نے جو عقل اور سمجھ دی تھی اور ایک خوبصورت انسان بنایا تھا اور اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کے بنایا تھا اس کی شکر گزاری کے طور پر جب تم میری عبادت کرتے ہو، میرے حکموں کو مانتے ہو تو میں تم پہ اَور بھی فضل کروں گا اَور بھی تمہیں نوازوں گا۔ اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی دیتا ہے، دوسرے لوگ بھی جب محنت کرتے ہیں، کام کرتے ہیں چاہے وہ اللہ کی عبادت نہ بھی کریں ان کو بھی اللہ میاں دیتا ہے لیکن ایک احمدی مسلمان کو، ایک حقیقی مسلمان کو جو صحیح اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ عبادت کا reward بھی دیتا ہے کہ وہ دنیاوی چیزوں میں بھی اس کو بڑھاتا ہے اور اس کو دین اور روحانیت میں بھی بڑھاتا ہے اور عبادت کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ تعلق میں بھی اس کو بڑھاتا ہے۔ پھر اس کا اللہ سے ایک خاص تعلق اور پیار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ پھر ہر بات اللہ کے کہنے کے مطابق کرتا ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی جو ہے یہ تو عارضی زندگی ہے۔ تم زیادہ سے زیادہ ستر اسّی نوّے سو سال زندہ رہ لو گے۔ اسکے بعد جو ہمیشہ رہنے والی زندگی ہے وہاں تمہیں پھر اس عبادت کرنے کا reward بھی دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ ایک نیک آدمی کو جو اس کی عبادت کرنے والا ہے اس دنیا میں بھی نوازتا ہے، سب کچھ دیتا ہے اور شکر گزاری کرنے کی وجہ سے اور عبادت کرنے کی وجہ سے اسکو پھر اگلے جہان میں بھی نوازتا ہے جبکہ باقیوں کو نہیں ملے گا۔ اس لیے ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ جو ہم صدقہ دیتے ہیں اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟ تم صدقہ دیتے ہو تو کم از کم دوسروں کا تو فائدہ ہوتا ہے ناں۔ ہمیں کچھ دوسروں کا بھی فائدہ سوچنا چاہیے کہ نہیں؟ صرف اپنا ہی فائدہ دیکھنا ہے کہ دوسروں کا بھی دیکھنا ہے؟ (طفل نے عرض کیا کہ دوسروں کا بھی دیکھنا ہے) ایک غریب آدمی ہے تم بیٹھے برگر (burger) کھا رہے ہو Nando's کھا رہے ہو۔ فش اینڈ چپس (Fish and Chips) کھا رہے ہو اور دوسرا بیچارہ لڑکا ایک تمہاری عمر کا بھوکا بیٹھا ہے۔ اس نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا ہوا اور کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے اور اس کے پاس پہننے کے لیے کپڑے بھی نہیں ہیں اور تم اگر اس کو پیسے دیتے ہو کہ تم کپڑے اچھے پہن لو اور کھانا کھا لو تو اس کا فائدہ ہوگا ناں۔ ٹھیک ہے ناں وہ تمہیں شکریہ ادا کرے گا ناں تمہارا۔ اور جب شکریہ تمہارا ادا کرے گا تمہیں خوشی ہوگی کہ نہیں ہوگی؟ (طفل نے جواب دیا کہ ہوگی) تو ایک تو تمہیں فائدہ یہ ہو گیا کہ تمہیں صدقہ دینے سے خوشی پہنچی۔ دوسرا اور بڑا فائدہ یہ ہوا کہ تم نے غریب کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں بھی تمہیں اس کی جزا دوں گا، reward دوں گا۔ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے سے خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم نیکی کرو گے تو میں تمہیں نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنا تک اور اس سے بھی زیادہ دیتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی تمہیں نیکیوں کا بدلہ دیتا ہے۔ تمہاری اس نیکی کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ تم نے پانچ یورو کسی پر صدقے کے خرچ کیے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پانچ سو یورو دے دے یا سو یورو دے دے یا اللہ تعالیٰ تمہاری کوئی اَور خواہش پوری کر دے، اللہ تعالیٰ تمہارے سے خوش ہو جائے، تمہیں اور نیکیاں کرنے کی توفیق دے۔ پھر ایک نیکی سے دوسری نیکی بچے دیتی جاتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ تو یہ بھی فائدہ ہے، ایک تو تم نے اس بندے کو خوش کیا، اس کی دعائیں لیں، اس کی دعاؤں سے تمہیں فائدہ پہنچے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ خود بھی تمہیں بہت زیادہ reward دے گا تو اور پھر تمہیں خود اپنے دل کو بھی سکون ملے گا کہ میں نے کسی غریب آدمی کی مدد کی تو صدقہ کے فائدے تو ہو گئے ناں کہ نہیں ہوئے۔ (طفل نے عرض کیا کہ ہو گئے) تو فرمایا کہ بس پھر جا کے دیا کرو صدقہ۔

☆پھر ایک طفل نے سوال کیا کہ جب ہم مشکل میں ہوتے ہیں تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سزا دے رہا ہے یا ایک امتحان لے رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تم مشکل میں ہو تو اگر تو تم نے کوئی برائی کی ہے اور اس برائی کی وجہ سے مشکل میں گرفتار ہوئے ہو تو ظاہر ہے پتہ لگ گیا ناں کہ سزا ہی مل رہی ہوگی۔ اگر کوئی برائی نہیں کی اور ویسے ہی بعض مشکلات کھڑی ہو گئیں رستے میں، تکلیفیں سامنے آ گئیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے۔ نبی تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے ہوتے ہیں ناں۔ ان کو بھی ابتلا آتے ہیں، مشکلات آتی ہیں۔ وہ بیمار بھی ہوتے ہیں، ان کو مشکلات بھی آتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ پیارے تھے۔ ان کو بھی مشکلات رستے میں آتی تھیں۔ ان کے پاس بھی ایسا وقت آیا ناں جب ان کے پاس کھانے کیلئے کچھ نہ ہوتا تھا۔ جنگ کے دنوں میں ان کو بھی ایسا وقت آیا جب انہوں نے پیٹ پہ پتھر باندھے ہوئے تھے۔ تو ان سے زیادہ پیارا اللہ تعالیٰ کو کون تھا۔ ان کو بھی مشکلات میں ڈال دیا۔ پھر جنگ کی مشکلات ہوئیں۔ کئی کئی دن کے فاقے ہوتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہمارے گھر میں کئی کئی دن آگ نہیں جلتی تھی۔ کبھی کھانا آ جاتا تھا اور سرکے میں ڈبو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روٹی کھاتے تھے تو کہتے تھے کتنا اچھا اعلیٰ کھانا ہے۔ تمہارے گھر ایک وقت تمہیں کھانا نہ ملے تم کہتے ہو ہم کس مشکل میں پھنس گئے۔ یہ مشکلات ہوتی ہیں۔ کبھی کسی صحابی کو پتہ لگا کہ کئی دن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاقے سے ہیں تو ان کو دعوت کرتے تھے۔ لے جاتے تھے۔ اگر تمہارے لیے یہی مشکلات ہیں، اگر تمہیں آج اماں برگر کھانے کیلئے پیسے نہ دیں، ابا پیسے نہ دیں یا اسکول جانے کیلئے پاکٹ منی نہ دیں یا بخار میں مبتلا ہو گئے تو تم کہتے ہو ہم کس مشکل میں پڑ گئے۔ تمہارے لیے تو یہی مشکلات ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا مجھے تیز بخار ہوتا ہے اگر تم لوگوں کو ہو تو تم برداشت نہیں کر سکتے۔ تو مشکلات جو ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان برداشت کرتا ہے، نیکیاں کر رہا ہے اور کوئی برائی نہیں کر رہا، اگر تم سمجھتے ہو تم نے کوئی برائی نہیں کی، تم نیکی کرنے والے ہو، تم نمازیں پڑھنے والے ہو، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہو، لوگوں کے حق ادا کرنے والے ہو، کسی سے لڑائی نہیں کرتے، جھگڑا نہیں کرتے، کسی کا حق نہیں مارتے، پھر رستے میں جو مشکلات آتی ہیں، ابتلا آتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید دیکھتا ہے کہ تم

برداشت کر سکتے ہو کہ نہیں اور جب برداشت کرتے ہو پھر بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہو۔ اور پھر بھی یہی کہتے ہو کہ ہم راضی ہیں اسی میں جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ انعامات دیتا ہے اور انعامات سے نوازتا چلا جاتا ہے اور اسکے نتیجے میں پھر انسان کو پتہ لگ جاتا ہے اس مشکل کے بعد جب آسانیاں پیدا ہوتی ہیں تو تب پتہ لگ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سے امتحان لے رہا تھا لیکن اس مشکل میں منہ سے تم لوگ ایسے الفاظ نکالنے شروع کر دو جن میں ناشکری کے الفاظ ہوں یا شکوہ ہو اللہ تعالیٰ سے تو پھر وہ مشکلات لمبی ہوتی چلی جاتی ہیں اور ہو سکتا ہے وہ ابتلا، امتحان جو ہے وہ تمہارے لیے سزا کا باعث بھی بن جائے اگر تم شکر گزاری نہیں کر رہے۔ اس لیے ہر حال میں شکر گزاری کرو، اللہ کی عبادت کرو، بندوں کے حق ادا کرو تو اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں reward دیتا ہے اور جزا دیتا ہے، انعام دیتا ہے اور پھر انسان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ مَیں جس مشکل میں سے گزر رہا تھا وہ مشکل میری سزا نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان تھا۔

☆ایک طفل نے سوال پوچھا کہ بچپن میں آپ کی کیا فیورٹ ڈش (favourite dish) تھی جو آپ کی والدہ بناتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے کبھی نخرے کیے ہی نہیں تمہاری طرح کے۔ جو گھر میں کھانا پک جاتا ہے، دال پکی ہے تو دال کھالی۔ گوشت پکا ہے تو گوشت کھالیا۔ آلو گوشت پکا ہے تو آلو گوشت کھالیا۔ کریلے پکے تو کریلے کھالیے۔ کدو پکے تو کدو کھالیے۔ یہ آجکل کے تم لوگوں کے نخرے ہیں ہمارا کوئی ایسا نخرہ نہیں ہوتا تھا۔ اماں ابا کہتے تھے یہ کھانا پکا ہوا ہے بچے کھانا کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو بس۔ ٹھیک ہے۔ یہ نخرے چھوڑ دو۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ جب کوئی دوست یا کوئی بچہ میرے ساتھ بری باتیں کرنا شروع ہو جائے پھر میں کیا کروں۔

حضور انور نے فرمایا کہ للہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ایسے لوگوں سے بچ کے رہو۔ اول تو دوست ایسے بناؤ جو اچھے ہوں، جو اچھی باتیں کرنے والے ہوں اور پڑھائی کی باتیں کرنے والے ہوں یا اچھی اچھی نیک باتیں کرنے والے ہوں۔ جنرل نالج کی باتیں کرنے والے ہوں جس سے علم بھی بڑھے اور ویسے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور نیک باتیں کرنے والے ہوں ایسے دوست بنانے چاہئیں اور اگر کہیں ایسے لوگ ہیں جن کا تمہیں پتہ نہیں، سکول میں تمہارے ایسے لڑکے ہیں جو بری باتیں کرنے لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے ایسی مجلس، ایسی جگہوں سے اٹھ کے چلے جاؤ۔ کہہ دو میں ایسی بری باتیں نہیں سن سکتا اس لیے میں جا رہا ہوں 'السلام علیکم'۔ جب تم اچھی باتیں کرو گے دوبارہ تمہارے درمیان میں آجاؤں گا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ ایسا موقع جب آئے تو اس مجلس سے اٹھ کے چلے جایا کرو، اس جگہ سے اٹھ کے چلے جایا کرو اور ان سے کہو کہ تم چونکہ بری باتیں کر رہے ہو اس لیے میں یہاں بیٹھ نہیں سکتا اور کہو جب اچھی باتیں کرو گے تو میں تمہارے پاس دوبارہ آجاؤں گا۔ ہاں مجھے ان گندی باتوں سے نفرت ہے اور میں ان باتوں کو نہیں سن سکتا اس لیے میں جا رہا ہوں۔ 'السلام علیکم'۔ اور میں دعا کرتا ہوں تم لوگ بھی اچھی باتیں کیا کرو اور پھر ان لوگوں کیلئے دعا بھی کرو کہ وہ بھی نیک لوگ ہو جائیں۔ دوستوں کیلئے بھی دعا کرنی چاہیے کہ اچھے نیک لوگ ہوں۔

☆ایک طفل نے حضور انور سے پوچھا کہ وہ اپنے غصہ پر کیسے قابو پائے؟

حضور انور نے فرمایا کہ جب تمہیں غصہ آئے تو ٹھنڈا پانی پی لیا کرو اور بیٹھ جایا کرو تا کہ تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو اور کم ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے غصہ کو دور کر دے اور اس طرح تم پُرسکون ہو جاؤ گے۔ تمہیں غصہ آئے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی شروع کر دیا کرو۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14/ستمبر 2021)

......☆......☆......☆......

بقیہ جنازہ حاضر و غائب از صفحہ 16

ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ بے حد عقیدت اور احترام کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(6) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ
اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب (ربوہ)

15/فروری 2022ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے تین ماموں حضرت سائیں سندر صاحب (چندر کے منگولے)، حضرت سیف اللہ صاحب اور حضرت بھاگ دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کے والد محترم مولوی محمد بخش صاحب نے 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اور پھر اولخ بیری (ضلع گورداسپور) میں دیہاتی مبلغ تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کے علاوہ جوانی سے ہی تہجد گزار اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، نرم مزاج، صابرہ وشاکرہ، بہت ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے بہت محبت تھی اور اجلاسوں میں بھی نظمیں سنایا کرتی تھیں۔ مرحومہ 1/7 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مشہود احمد صاحب ناصر (تزئین کمیٹی ربوہ) کی والدہ، مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب (سابق نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی جرمنی۔ حال یوکے) کی ہمشیرہ، مکرم ظفر احمد صاحب (کارکن حفاظت خاص یوکے) کی خالہ اور ساس اور مکرم ظہور احمد صاحب (مربی سلسلہ دفتر پی.ایس، اسلام آباد، یو.کے) کی خالہ تھیں۔

(7) مکرمہ نجمہ عطاء الحق صاحبہ (کوئٹہ، حال آٹواہ، کینیڈا)

12/مئی 2022ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے لمبا عرصہ لجنہ کے مختلف شعبوں میں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ غریب پرور، نرم مزاج، رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والی، ہر ایک سے بلاتفریق احسان اور ہمدردی کا سلوک کرنے والی، بہت شفیق اور مخلص خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق تھا۔ ساری زندگی صوم وصلوٰۃ کی پابند رہیں اور اپنی اولاد کی بھی بہت اچھی تربیت کی۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب (ریجنل امیر مسجد فضل ریجن لندن۔ یوکے) کی بھابھی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/جولائی 2022ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد (یو.کے) میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

✪عزیزہ باسمہ میر بنت مکرم تنویر احمد میر صاحب (لندن، یو.کے) ہمراہ عزیزم اسامہ بٹ (مربی سلسلہ، الفضل انٹرنیشنل لندن) ابن مکرم طاہر محمود بٹ صاحب

✪عزیزہ نورہان عودہ بنت مکرم جمال عودہ صاحب (کبابیر) ہمراہ عزیزم عماد الدین المصری (مربی سلسلہ، کبابیر) ابن مکرم حسین المصری صاحب

✪عزیزہ عریشہ اتیب طاہر بنت مکرم بشیر احمد طاہر صاحب (لندن، یوکے) ہمراہ عزیزم کامران احمد شمس رانا (مربی سلسلہ، الفضل انٹرنیشنل لندن) ابن مکرم رانا مشہود احمد صاحب (مربی سلسلہ، یوکے)

✪عزیزہ طوبیٰ احمد بنت مکرم بشارت احمد صاحب (آسٹریلیا) ہمراہ عزیزم زکی احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یو.کے) ابن مکرم مسرور احمد صاحب

✪عزیزہ نگارش محمود (واقفہ نو) بنت مکرم وقاص محمود صاحب (لندن، یو.کے) ہمراہ عزیزم مسعود احمد رافع ابن مکرم مشہود احمد قریشی صاحب (سویڈن)

✪عزیزہ رومانہ امتیاز بنت مکرم محمد امتیاز حمید صاحب (ٹلفورڈ، یو.کے) ہمراہ عزیزم منیب احمد بھٹی (واقف نو) ابن مکرم مجید احمد بھٹی صاحب (فارنہم، یو.کے)

✪عزیزہ امۃ الحفیظ عبد الرافیع بنت مکرم عبد الرفیع عبد الحسن صاحب (گلاسگو، یو.کے) ہمراہ عزیزم نبیل زاہد ابن مکرم نصر اللہ زاہد صاحب (یو.کے)

......☆......☆......☆......

سب میں اعلیٰ آپؐ کی مسند صلی اللہ علیہ وسلم

(منصورہ فضل منؔ، قادیان)

پیارے نبی کا نام محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ ہی آقا سید و مرشد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے ہر اک فعل میں برکت | آل میں برکت قول میں برکت
کتنی مبارک آپ کی آمد صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا بنی بس آپ کی خاطر | آپ ہی اول آپ ہی آخر
سب میں اعلیٰ آپ کی مسند صلی اللہ علیہ وسلم

آپ پہ اُتری آخری شریعت | پوری ہوئی اتمام حجت
عالمِ کُل میں شانِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم

ایک خدا کی کرنا عبادت | باقی رہے نہ کوئی شراکت
ایک ہی تھا بس آپ کا مقصد صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ہی کلمہ ایک ہی ملت | دور کریں آپس کی نخوت
کہہ گئے آقا میرے سرمد صلی اللہ علیہ وسلم

صدقہ کردوں جانِ حزیں میں | لے چل مولی پاک زمیں میں
دل میں محبت آپ کی بیحد صلی اللہ علیہ وسلم

میرے منؔ کی ایک ہی خواہش | آپ کے در پہ مل جائے بخشش
بیٹھی رہوں میں زیرِ گنبد صلی اللہ علیہ وسلم

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 / مئی 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم مقصود احمد طاہر صاحب (مچم، یو.کے)

17 / مئی 2022ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا تعلق ربوہ سے تھا۔ 1985ء میں یوکے تشریف لائے۔ مرحوم صدقہ وخیرات کرنے والے، منکسر المزاج اور ایک غریب پرور انسان تھے۔ جماعت کیلئے بڑی غیرت رکھتے تھے اور اپنے غیر احمدی حلقوں میں دلیری سے جماعت کا پیغام پہنچاتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحوم کے ایک بھائی مکرم منصور احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ ساؤتھ افریقہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم محمد اسلم صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب (بیت الفتوح، یو.کے)

20 / مئی 2022ء کو 75 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا سے تھا۔ آپ کے دادا اپنی جماعت کے پہلے احمدی تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی نیک، تہجد گذار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، قُرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے، خوش گفتار اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک ہر دلعزیز انسان تھے۔ اپنے چندوں کی ادائیگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ مرحوم مکرم مبشر احمد صاحب شہید (مربی سلسلہ نائجیریا) کے چچازاد بھائی تھے۔

(3) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

اہلیہ مکرم منصور احمد خان صاحب (Hayes، یو.کے)

23 مئی 2022ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باڈی گارڈ مکرم قدم خان صاحب (آف خوست افغانستان) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صدقہ وخیرات کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم عمر خان صاحب نے بطور ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ناصر ریجن خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح دوسرے بیٹے مکرم بلال خان صاحب Hayes جماعت کے جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری زراعت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چودھری انیس احمد صاحب (یو.ایس.اے)

5 / مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت تاج دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ مرحوم نے لمبا عرصہ صدر جماعت شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کے علاوہ امیر ضلع منڈی بہاؤ الدین کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، نیک، مخلص اور ایک نفع رساں وجود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے علاوہ تمام جماعتی کتب ورسائل کا باقاعدگی سے گہرا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ بچوں کو بھی خلافت کے ساتھ گہری وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اپنے نوجوان رشتہ داروں اور ربوہ اور گاؤں کے فارغ نوجوانوں کو بہتر ملازمت دلوانے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے سب بچے مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد اسلم طاہر صاحب (رچنا ٹاؤن، لاہور)

10 / جنوری 2022ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم شیر محمد صاحب نے 1928ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کے والد کا نام شیر محمد سے اسد اللہ ظفر رکھا۔ آپ معلم اصلاح وارشاد تھے۔ مرحومہ نہایت مخلص اور دیندار خاتون تھیں۔ آپ کے ایک پوتے مربی سلسلہ اور دو پوتے جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم جمیل احمد صاحب راجپوت

ابن مکرم رشید احمد صاحب راجپوت (کراچی)

11 / اکتوبر 2021ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے صدر جماعت ٹنڈوالہ یار ضلع حیدر آباد کے علاوہ گلشن جامی کراچی میں سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری نومبائعین کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند ایک نیک اور خاموش طبع انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم محمد امین صاحب

ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب (خانہ میانوالی ضلع نارووال)

18 / فروری 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اچھی طبیعت کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مقامی سطح پر سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

(5) مکرم احمد رانجھا صاحب

ابن مکرم رحمٰن رانجھا صاحب (سرگودھا)

3 / فروری 2022ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 9 سال صدر جماعت نصیر پور خورد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں غیر احمدی ہونے کے باوجود مخالفین کو احمدیوں پر تشدد کرنے اور گھروں کو جلانے سے روکا۔ 1980ء میں احمدیت قبول کی۔ رشتہ داروں نے بہت کوشش کی کہ آپ احمدیت چھوڑ دیں لیکن آپ عہد بیعت پر ثابت قدمی سے قائم رہے۔ اپنے گاؤں میں ابتدائی طور پر غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ لیکن جب مخالفت زیادہ ہوگئی تو نئی مسجد کی تعمیر میں کلیدی کردار ادا کیا۔ مرحوم بہت بہادر اور نڈر انسان تھے۔ ناخواندہ ہونے کے باوجود غیر احمدی مولویوں سے بحث مباحثہ اور مناظرہ بھی کیا کرتے تھے۔

(6) مکرم نعیم احمد ملک صاحب

ابن مکرم ملک عزیز احمد صاحب (مسی ساگا، کینیڈا)

27 / مارچ 2022ء کو 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پنجگانہ نمازوں کے پابند، خلافت کے ساتھ نہایت اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 / جون 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری حمید احمد صاحب (سلاؤ، یو.کے)

7 / جون 2022ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم نذیر احمد صاحب قریشی مرحوم (آف نصرت دواخانہ ربوہ) کی بیٹی تھیں۔ آپ قادیان کے نزدیکی گاؤں میں پیدا ہوئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب (فیصل آباد)

26 / اپریل 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند تھیں۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت بڑے شوق سے کرتی تھیں۔ ہمسایوں اور رشتہ داروں سے بہت حسن سلوک سے پیش آتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مقامی سطح پر لمبا عرصہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مجاہد احمد صاحب واقف زندگی ہیں اور آج کل بطور پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم شیخ تنویر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب (واقف زندگی ٹیچر گیمبیا، حال ربوہ)

14 / مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 12 سال جماعت کے نظام تعلیم سے وابستہ رہے۔ پہلے ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ میں پڑھاتے رہے اور بعد میں آپ نے مجلس نصرت جہاں کے تحت پانچ سالہ وقف کیا اور پھر اسی دوران مستقل طور پر زندگی وقف کردی۔ 2012ء سے آپ گیمبیا میں خدمت پر مامور تھے۔ جہاں آپ نے مسرور احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول بانجل کے وائس پرنسپل کے طور پر بھرپور رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ سکول کے علاوہ دیگر جماعتی سرگرمیوں میں بھی پورے شوق اور لگن سے حصہ لینے والے ایک فعال خادم سلسلہ تھے۔ جلسہ سالانہ گیمبیا پر آپ کی ڈیوٹی نمائش اور تصاویر پر لگائی جاتی تھی۔ جماعت کے وقار عمل اور جلسہ گاہ کی تیاری اور سڑکوں کی صفائی کے کام میں بھی احباب جماعت کے ساتھ مل کر بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرم عبد الودود طارق صاحب

ابن مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب (ربوہ)

5 / مارچ 2022ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے میٹرک کے امتحان میں دعا کی کہ اگر میں پاس ہوگیا تو ساری عمر تہجد ادا کروں گا۔ چنانچہ کامیابی کے بعد آپ نے اس عہد کو تمام عمر بخوبی نبھایا۔ 1989ء میں بطور سینئر ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ 1974ء کے فسادات میں مخالفین نے مظفر آباد میں آپ کے گھر پر حملہ کیا اور بیرونی دیوار گرادی۔ اس وقت آپ کے ماموں راجہ خورشید احمد منیر صاحب مربی سلسلہ بھی آپ کے گھر پر تھے۔ انہوں نے بندوق سے روکنے کی کوشش کی مگر مخالفین نے گھر میں داخل ہوکر کتابیں اور سامان جلادیا۔ دوران ملازمت بار بار مخالفت کی وجہ سے آپ کی ٹرانسفر ہوتی رہی۔ جہاں جاتے مخالفین پہلے سے تیار ہوتے لیکن آپ بڑے صبر وہمت کے ساتھ تمام حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ آپ ایمانداری سے اپنا کام کرتے اور اپنے عملہ کو بھی اس کی تاکید کرتے تھے۔ ملازمت کے آخری دور میں ایک معاند نے پیچھے سے وار کرکے آپ کو سخت زخمی کر دیا تھا۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرتے اور اپنے چندے بروقت دیتے تھے۔ اپنے محلہ باب الابواب شرقی میں لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم نوید اقبال صاحب

(معلم وقف جدید، ایل پلاٹ ضلع اوکاڑہ)

4 / مئی 2022ء کو 41 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا حضرت حاجی احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہوا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کرکے اپنی زندگی وقف کی اور 2001ء میں وقف جدید کی معلمین کلاس میں داخلہ لیا۔ دو سال کا کورس پاس کرکے 2003ء میں بطور معلم وقف جدید خدمت کا آغاز کیا۔ اس دوران آپ کو پاکستان کے مختلف اضلاع شیخوپورہ، سیالکوٹ، خوشاب، وہاڑی، فیصل آباد، سانگھڑ، حیدر آباد وغیرہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو جہاں بھی بھجوایا گیا ہمیشہ لبیک کہا اور کبھی کوئی عذر پیش نہیں کیا۔ وقف کو ہمیشہ وفا کے ساتھ نبھانے کی کوشش کی۔ مرتے دم تک خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھا۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، خوش مزاج اور عاجز انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے اس وقت مدرسۃ الحفظ میں زیر تعلیم ہیں۔

(5) مکرم محمد عبد اللہ صاحب

(المعروف بانڈوں والے، ربوہ)

19 / اپریل 2022ء کو 101 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی والدہ حضرت نواب بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں جنہوں نے 1906ء میں بیعت کی سعادت پائی۔ مرحوم نے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے باڈی گارڈ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1947ء میں ہجرت کرکے پاکستان آگئے اور 1982ء میں ربوہ شفٹ ہوئے۔ 1983ء سے لے کر 1995ء تک مسجد اقصیٰ ربوہ میں تقریباً 13 / سال بطور چوکیدار خدمت کا موقعہ ملا۔ بعد ازاں 10 / سال بہشتی مقبرہ قطعہ خاص میں ڈیوٹی دیتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور سب کے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت ابوبکرؓ نے کمال ہمت اور حکمت سے صحابہ کی ڈھارس بندھائی اور غم کے مارے ان عشاق کے دلوں پر مرہم لگایا اور توحید کی لرزتی ہوئی عمارت کو سنبھالا دیا

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11/مارچ 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال صحابہ کرام کیلئے سب سے بڑا صدمہ کیا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلا نازک اور ہولناک مرحلہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا صدمہ تھا کہ جس سے سارے صحابہ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا حادثہ اس قدر شدید اور المناک تھا کہ بڑے بڑے صحابہ مارے غم کے حواس کھو بیٹھے تھے۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کیا ردّ عمل تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ جیسے بہادر کا محبت کی اس دیوانگی میں اَور بھی برا حال تھا۔ وہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے کہ اگر کسی نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں تو میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا اور یہ ایک ایسا ردّ عمل تھا کہ مسلمان اس بات کو سن کر اس شش و پنج کی کیفیت میں مبتلا ہو گئے تھے کہ کیا آنحضرت ﷺ واقعی فوت ہو گئے ہیں کہ نہیں اور قریب تھا کہ یہ عشاق نبی اکرم ﷺ کی محبت میں توحید کے بنیادی سبق کو بھولتے ہوئے یہ کہنے لگ جاتے کہ نہیں آنحضرت ﷺ کبھی فوت نہیں ہو سکتے اور نہ ہی فوت ہوئے ہیں۔

سوال ان حالات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا اہم رول ادا کیا؟

جواب اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور وہاں جمع شدہ سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ۔ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمد ﷺ فوت ہو چکے ہیں اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا وہ خوش ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہو گا۔ باوجود بے انتہا محبت کے جو آنحضرت ﷺ سے آپؓ کو تھی جسکا کوئی مقابلہ ہی نہیں تھا لیکن توحید کا درس آپؓ نے دیا۔ پھر فرمایا: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (آل عمران: 145) کہ محمد ﷺ صرف اللہ کے ایک رسول تھے اور آپؐ سے پہلے جتنے رسول گزرے ہیں سب فوت ہو چکے ہیں۔ پھر آپؐ کیوں نہ فوت ہوں گے۔ اگر آپؐ فوت ہو جائیں گے یا قتل کیے جائیں گے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور اسلام کو چھوڑ دو گے؟ اس طرح حضرت ابوبکرؓ نے کمال ہمت اور حکمت سے اس وقت غم کی اس کیفیت میں صحابہ کی ڈھارس بندھائی اور غم کے مارے ان عشاق کے دلوں پر مرہم لگانے کا سبب بنے اور دوسری طرف توحید کی لرزتی ہوئی عمارت کو سنبھالا دیا۔

سوال دوسرے بڑے صدمے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسرا بڑا صدمہ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پہنچا وہ انتخابِ خلافت کے وقت امّت مسلمہ کو اتفاق کی لڑی میں، اتحاد کی لڑی میں پرونا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہوئے جہاں ابتدا میں تو گویا یوں لگتا تھا کہ انصار کسی طور سے بھی مہاجرین میں سے کسی کو اپنا امیر یا خلیفہ تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوں گے اور مہاجرین انصار میں سے کسی کو خلیفہ بنانے پر تیار نہ ہوں گے اور قریب تھا کہ اختلافی تقریروں سے بڑھ کر بات تلواروں تک جا پہنچتی کہ اس نازک موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے وہ تاثیر پیدا کی اور دوسری طرف لوگوں کے دلوں کو حضرت ابوبکرؓ کی طرف مائل کیا کہ یہ سارا انتشار اور اختلاف ایک بار پھر محبت و اتحاد میں تبدیل ہو گیا۔

سوال حضرت اُسامہ کا لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کب اور کیوں تیار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ مؤتہ کے شہیدوں کا بدلہ لینے کیلئے آنحضرت ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر تیار کیا تھا۔ لشکر اسامہ کی تیاری رسول اللہ ﷺ کی وفات سے دو روز قبل مکمل ہو گئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت اسامہ کو رومیوں سے جنگ کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے والد کی شہادت گاہ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور انہیں گھوڑوں سے روند ڈالو۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بَلْقاء اور دَارُوم کو گھوڑوں کے ذریعہ سے روند ڈالو۔ بَلْقاء ملک شام میں واقع ایک علاقہ ہے۔ بہرحال ملک شام کیلئے روانگی کا ارشاد کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ صبح ہوتے ہی اہل اُبْنیٰ پر حملہ کرو۔ اُبْنیٰ بھی ملک شام میں بلقاء کی جانب ایک جگہ کا نام ہے

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کی کیا حالت ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سر الخلافہ میں بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپؐ کی وفات کی خبر مکہ اور وہاں کے گورنر عتّاب بن اَسِید کو پہنچی تو عتّاب چھپ گیا اور مکہ لرز اٹھا اور قریب تھا کہ اسکے باشندے مرتد ہو جاتے اور مزید لکھا ہے کہ عرب مرتد ہو گئے اور نفاق ظاہر ہو گیا اور یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کی اپنے نبیؐ کی وفات کی وجہ سے، نیز اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کی وجہ سے ایسی حالت ہو گئی تھی جیسی بارش والی رات میں بھیڑ بکریوں کی ہوتی ہے۔

سوال صحابہ نے جب حضرت اُسامہ کے لشکر کو روانہ کرنے سے منع کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لوگوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ یہ لوگ صرف اسامہ کے لشکر کو ہی مسلمانوں کا لشکر سمجھتے ہیں اور جیسا کہ آپؓ دیکھ رہے ہیں عربوں نے آپؓ سے بغاوت کر دی ہے۔ پس مناسب نہیں کہ آپؓ مسلمانوں کی اس جماعت کو اپنے سے الگ کر لیں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے اس بات کا یقین بھی ہو جائے کہ درندے مجھے اچک لیں گے تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسامہ کے لشکر کو ضرور بھیجوں گا۔ جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔

سوال حضرت اسامہؓ کتنی راتوں کا سفر کر کے اُبْنیٰ پہنچے؟

جواب حضرت اسامہؓ بیس راتوں کا سفر طے کر کے اُبْنیٰ کے پاس پہنچے۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے ملتے تو کیا کہتے؟

جواب جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت اسامہؓ سے ملتے تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ کہتے۔

سوال وہ کون سے قبائل تھے جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ قبائل جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا وہ عَبْس اور ذُبْیان اور ان سے ملحقہ قبائل بَنُو كِنَانَه، غَطْفَان اور فَزَارَه تھے۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسامہ بن زید کے لشکر کو کب روانہ کیا؟

جواب حضرت ابوبکرؓ نے اُسامہ بن زید کے لشکر کو ربیع الاول 11 ہجری کے آخر میں روانہ فرمایا۔ ☆☆

رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ

اَے اللہ! جس طرح تُو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنا دے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25/فروری 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الاحزاب آیت 22 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا کی تلاوت فرمائی۔

سوال اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ یعنی تو اپنی تعلیم اور اپنے عمل میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ عظیم کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: لفظ عَظِیْم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو۔ یعنی جو بھی صفت ہے اس میں وہ انتہائی حد تک پہنچی ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ بعضوں نے کہا ہے کہ عَظِیْم وہ چیز ہے جس کی عظمت اس حد تک پہنچ جائے کہ حیطہ ادراک سے باہر ہو جائے۔ یعنی عَظِیْم چیز وہ ہوتی ہے کہ عقل اس کو سوچ نہیں سکتی، اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، اس تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق و عادات کے متعلق کون سی دعا کیا کرتے تھے؟

جواب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنا دے۔

سوال حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ کے اخلاق کریمہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں خوش ہوتے تھے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں آپؐ کی ناراضگی ہوتی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

سوال حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔

سوال حضرت اُمّ معبدؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے بارے میں کیا بیان فرماتی ہیں؟

جواب حضرت اُمّ معبدؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دور سے دیکھنے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور قریب سے دیکھنے میں انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے۔

سوال حضرت علیؓ نے نبی کریم ﷺ کی صفات کا کیا ذکر فرمایا؟

جواب حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: آپؐ لوگوں میں سب سے زیادہ فراخ سینہ تھے اور گفتگو میں لوگوں میں سب سے زیادہ سچے تھے اور ان میں سب سے زیادہ نرم خو تھے اور معاشرت اور حسن معاملگی میں سب سے زیادہ معزز اور محترم تھے۔ آپؐ میں بہت ہی زیادہ وسعت حوصلہ تھی۔ باوجود سچے ہونے کے اگر کسی معاملے میں آپ سے کوئی بدکلامی کرتا تو پھر بھی آپؐ صبر وتحمل کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ آپؐ کا حسن، آپؐ کے اعلیٰ اخلاق، آپؐ کا صدق آپؐ کے چہرے سے چھلکا کرتا تھا اور ہر اس شخص کو نظر آتا تھا جو تعصب کی عینک اتار کر دیکھتا تھا۔

سوال مدینہ منورہ کے لوگ رسول کریم ﷺ سے تبرک حاصل کرنے کیلئے کیا کرتے تھے؟

جواب حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے

رہنے والے خدمت گزار اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہو کر ان کے برتنوں میں ہاتھ ڈبوتے حالانکہ بسا اوقات صبح کے وقت سخت سردی بھی ہوا کرتی تھی۔ یہ لوگ برکت کی خاطر ایسا کرتے تھے، کہ پانی کا تبرک لے کر جائیں۔

سوال: آپؐ کی سادگی اور اعلیٰ اخلاق کے بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی کون سی روایت ملتی ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔ اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے، گھر کا کام کاج کرتے، اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے، کپڑے کو پیوند لگا لیتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے، خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے ہوئے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے۔ امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپؐ نہایت ہمدرد، نرم مزاج، اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن بہت صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپؐ کے چہرے پر چھلکتا رہتا۔ آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکرمند رہتے تھے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں بھی کسی کمزوری، پس ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی تھے لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قانع رہتے۔

سوال: آپ ﷺ کی گفتگو کرنے کا انداز کیسا تھا؟

جواب: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کے الفاظ کو گننا چاہے تو گن سکتا تھا۔ یہ ٹھہراؤ اس لئے تھا کہ لوگ سمجھ جائیں اور کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ لیکن اگر اس کے باوجود بھی کوئی دوبارہ پوچھتا تھا تو آپؐ بڑے تحمل سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ روایات میں آتا ہے کہ بعض دفعہ تو آپؐ اہم باتوں کو کئی کئی دفعہ دوہرایا کرتے تھے۔

سوال: ہند بن ہالہ آنحضرت ﷺ کے حسن و جمال کے بارے میں کیا ذکر کیا؟

جواب: ہند نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارعب اور وجیہہ شکل و صورت کے تھے۔ چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا گویا چودھویں کا چاند۔ میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل قامت سے قدرے چھوٹا۔ یعنی نہ چھوٹا قد تھا نہ بہت لمبا۔ درمیانہ قد تھا۔ سر بڑا، بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ مانگ نمایاں، رنگ کھلتا ہوا سفید، پیشانی کشادہ، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی لکیر نظر آتی تھی جو غصے کے وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ریش مبارک گھنی، رخسار نرم اور ہموار، دہن کشادہ، دانت ریخدار اور چمکیلے، آنکھوں کے کوئے باریک، گردن صراحی دار مگر چاندنی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ معتدل الخلق، بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں۔ پیٹ اور سینہ ہموار ہوتا تھا۔ سینہ چوڑا اور فراخ۔ جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے۔ جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم۔ چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال۔ پہنچے لمبے، ہتھلیاں چوڑی، اور گوشت سے بھری ہوئی۔ انگلیاں لمبی اور سڈول۔ پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے۔ قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان کے اوپر سے پھسل جائے۔

سوال: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی کون سی نشانیوں کا ذکر کیا ہے جو تورات میں مذکور ہیں؟

جواب: عطاء بن یسار سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ملا اور کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نشانیاں بتائیں جو تورات میں مذکور ہیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے اور پھر فرمایا خدا کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات تورات میں بھی وہی مذکور ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ مثلاً یہ آیت یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا یعنی اے نبی ہم نے تجھے بطور شاہد کے اور مبشر اور نذیر کے بھیجا ہے۔ نیز امیوں کیلئے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔ تُو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نیز نہ تو تُو بدخلق، درشت کلام ہے اور نہ سخت دل۔ اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والا ہے۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتا بلکہ درگزر کرتا اور معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسے وفات نہیں دے گا جب تک کہ وہ اس کے ذریعے سے ایک ٹیڑھی قوم کو راہ راست پر قائم نہ کر دے۔

سوال: حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کدو کے ساتھ رغبت کس طرح پیدا ہوئی؟

جواب: حضرت انسؓ ایک دعوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ اس دعوت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا سالن پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ کو کدو پسند تھا۔ حضور ﷺ شوربے میں سے کدو تلاش کر کر کے نوش فرماتے رہے۔ اس لئے مجھے بھی کدو سے رغبت ہو گئی۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے متعلق کیا نصیحت کی؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر آپؐ پر درود بھیجیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

......☆......☆......☆......

Our Moto
Your
Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.37) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

جسے خدا بڑی بھاری مصلحت سے لایا ہے۔

تیسرا جب لوگ اس امام کے قبول کرنے میں بخل کریں جو صدی کے سر پر مبعوث ہوا۔ اور روشن دلیلوں کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہو اور جان بوجھ کر بخل اور کمینہ پن سے اس کے نشانوں کا انکار کریں اور اس کی ایذا دہی اور تحقیر اور تکفیر کریں اور تیغ و سنان سے اسے مار ڈالنا چاہیں اور ظلم اور فریب سے حکام تک مقدمے لے جائیں اور اصل بات کو پوشیدہ کر دیں۔

چوتھا جبکہ لوگ کیڑوں مکوڑوں کی طرح ایک دوسرے کو کھانے لگ جائیں اور ذرا بھی ان میں رحم نہ رہے اور مخلوق پر ترس کھانا اور چھوٹے بڑے کی حق کی رعایت ترک کر دیں۔

یاد رکھو کہ نابود کرنیوالی طاعون کے یہی چار سبب ہیں۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو اپنے فضل سے اس سے محفوظ رکھے اور میرے نزدیک یہی بڑے سبب ہیں مگر دانشمند، ان اسباب کو سمجھتے ہیں۔ سو خدا سے ڈرو اور سلامتی چاہتے ہو تو ان سببوں کے نزدیک نہ جاؤ اور مَیں نے اس سے پہلے بھی کہا مگر تم نے کان نہ دھرے اور مَیں نے راہ بتائی پر تم نے ہدایت نہ پائی اور مَیں نے تم کو دکھایا پر تم نے نہ دیکھا۔ آج میرے دل میں آیا ہے کہ پھر ایک دفعہ تمہیں وصیت کر دوں اور اپنی بریت کیلئے حجت پیدا کر لوں۔ سنو اور منہ نہ پھیرو اور خدا سے ڈرو اور اسکے حکموں کو نہ توڑو اور خدا کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور سست مت بیٹھو اور کہا مانو اور سرکشی نہ کرو اور خدا کو یاد کرو اور غفلت چھوڑ دو اور سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ بنو اور اپنے نفسوں کو پاک کرو اور میلے کچیلے نہ رہو اور اپنے باطنوں کو پاک کرو اور آلودگی سے بچو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو اور صدقے دو اور بخیل نہ بنو اور آسمان پر چڑھنے کی کوشش کرو اور زمین کی طرف نہ جھکو اور ضعیفوں پر رحم کرو تا کہ تم پر بھی آسمان میں رحم کیا جائے اور خدا اور اپنے بادشاہوں کی اطاعت کرو اور فساد نہ کرو اور حکام کے حکموں اور فیصلوں اور پروانوں وغیرہ میں انکی مخالفت نہ کرو اور انکی رضا کے خلاف ایک قدم بھی آگے پیچھے نہ رکھو اور جب کوئی ان کی طرف سے حکم آوے تو حاضر ہو جاؤ اور انکے بلانے پر سست اور ہار کھائے ہوئے نہ بنو۔ اور انکے قانون کی خلاف ورزی نہ کرو اور انکی توہین نہ کرو اور جب کوئی خدمت تمہیں سپرد کیجائے تو بہت جلد حکم مانو اور اسکے پورا کرنے کی سعی کرو خواہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا پڑے اور جاہلوں کی مانند عذر نہ تراشو اور خوب سمجھ لو کہ سلامتی حکموں کے قبول کرنے میں ہے اور ملامت نافرمانی اور جھگڑے میں ہے......

اور اگر بندہ نزول نعمت کے وقت خدا کا شکر نہ کرے تو بلا اُس پر نازل ہوتی ہے سو اس میں شک نہیں کہ انہی گناہوں کے سبب سے طاعون نے تمہارے شہروں میں ڈیرے جما دیئے ہیں۔ اب بہت جلد طاعت کی طرف قدم اٹھاؤ اور اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ اور اگر تم میری بات پر عمل کرو گے تو مجھے امید ہے کہ درد تم سے دُور ہو جائینگے اور آرام اور چین ترقی کریگا۔ اب جواب دو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ مانتے ہو یا انکار کرتے ہو اور طاعون کا کوئی علاج بجز پرہیزگاری اور گڑگڑانے اور دعا کے نہیں اور تم دیکھ رہے ہو کہ وہ تمہیں ہلاک کرنے کو تمہاری آنگنوں میں اُتری ہے اور تمہیں فنا کرنے کو تمہارے صحنوں میں داخل ہوگئی ہے اور کس قدر تمہارے باپ اور بیٹے اسکا شکار ہو گئے۔ سو اب دانائی اور زیرکی سے اپنے انجام میں غور کرو اور کتنے تم میں سے اسکے تھیلے میں ڈال دیئے گئے اور قضاء و قدر نے اسکے کباب کیلئے انہیں بریاں کیا۔ تمہیں کچھ علم ہے کہ اس ساری کارروائی کی جڑ کیا ہے سو یاد رکھو کہ یہ سب نتیجہ تمہارے فسق و فجور کا ہے۔ اب بیٹھ کر روؤ کہ یہ خوشی کا وقت نہیں ہے اور اپنے اندرونی معاملات کو خدا کے سامنے پاک کرو اور اس ابر کو جو تمہارے چاند پر آ گیا ہے دور کرو۔ اسلئے کہ خدا اس بھیڑیئے اور خوفناک جنگل کو تم سے دُور کرے اور تمہیں عزت اور بزرگی عطا کرے اور اپنے گھروں کی ساری طرفوں کو خوب پاک صاف کرو اور لاف و گزاف چھوڑ دو اور جو گزر چکا ہے اسکی تلافی کرو اور اگر تم نہ باز آؤ تو جان لو کہ میری بات کسی افسانہ گو کی بات نہیں۔ دیکھو بلا جرار سیل کی طرح تمہارے ملک میں داخل ہو چکی ہے سو جو شخص میری بات کو قبول کریگا بوڑھا ہو یا جوان ہو اسے ہزل نہیں سنجیدہ بات سمجھے گا اور سب جھگڑے چھوڑ دیگا وہ کامیاب ہوگا سو اب تم حاکم قاضی کی طرف آ جاؤ اور اپنی گزشتہ کرتوتوں پر پشیمان ہو جاؤ اور میری بات کو اپنے حق میں میرا بڑا احسان یاد کرو اسی میں میری خوشی اور تمہاری خوشی ہے اور جو شخص میری بات کو قبول کریگا مجھے امید ہے کہ خدا اسکے دل کی شکست درست کر دیگا اور اسکے رنج و غم کو دور اور اسکے احوال کو ٹھیک کریگا۔ اَے لوگو مجھے معلوم ہو رہا ہے اور میری فراست کہہ رہی ہے کہ یہ بلا گناہوں کی کثرت کی وجہ سے آئی ہے۔ جس طرح پہلے زمانوں میں آیا کرتی تھی اب تم خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر نیکی فکر کرو اور ہر قسم کی بدکاری اور فساد سے بچ جاؤ تو خدا چاہے تو تم ضرور کیڑوں مکوڑوں کی موت مرنے سے نجات پا جاؤ گے مجھے ڈر ہے کہ یہ مرض کہیں ہر شہر میں داخل نہ ہو جائے اور ہر بیشہ میں راہ نہ پا جائے پھر وہاں کے درندوں اور ہرنوں سب کو کھا جائے اور چراگاہوں اور پانیوں کو بالکل کھا جائے اور پی جائے سو نیکیوں میں لگ جاؤ اور صدقات خیرات نکالو اور محتاجوں کو دو قسم بخدا امید ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو طاعون سے بچائے گا جو میرا کہا مانیں گے سو تم عیش پسندوں کی پوشاک بدن سے اتار پھینکو اور سونے والوں کی غفلت سے الگ ہو جاؤ اور راکعین اور قائمین سے مل کر نماز پڑھو اور صبر اور صلوٰۃ اور خیرات سے مدد لو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تمہیں ہر طرح کے دُکھ سے محفوظ رکھے گا اور تم گمراہی کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کا رحم دیکھو گے۔ مَیں نے تمہیں اسی طرح کہہ دیا جس طرح ملہم کہا کرتے ہیں سو تم عنقریب جان لو گے۔

مرزا غلام احمد من مقام قادیان 10/دسمبر 1901ء

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 228، اشتہار نمبر 249 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 2019)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ طاعون سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اَور ارشادات پیش کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگرکسی صاحب کوکسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر10663: مَیں عطاءالحئ قاضی ولد مکرم قاضی مبارک احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، تاریخ پیدائش 28مارچ 1977 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالفتوح قادیان، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 27/جون 2022وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارکی اسوقت کوئی منقولہ وغیرمنقولہ جائیدادنہیں ہے۔میراگزارہ ماہانہ آمدازملازمت10979روپے ہے۔میں اقرارکرتاہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو اداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہونگااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ:مبشراحمد بدر العبد:عطاءالحئ قاضی گواہ: یاسرعبداللہ

مسل نمبر10664: میں امتہ الوکیل بنت مکرم امین محمد صاحب،قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم تاریخ پیدائش 2نومبر 2006، پیدائشی احمدی، ساکن، احمدیہ مسلم جماعت ضلع کولم کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 11جون 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔زیورطلائی 8 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔میراگزارہ آمدازجیب خرچ ماہانہ 300روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ: ناصراحمدزاہد الامۃ: امتہ الوکیل گواہ:امین محمد

مسل نمبر10665: مَیں فواداحمدٹی.ایس ولد مکرم زبیرٹی.اے،قوم احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش 2/ستمبر 2004 پیدائشی احمدی، ساکن ضلع آلاپوزا صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2022-6-8 وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارکی اسوقت کوئی منقولہ وغیرمنقولہ جائیدادنہیں ہے۔میراگزارہ ماہانہ آمدازجیب خرچ 1000روپے ہے۔میں اقرارکرتاہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہونگااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ: زبیرٹی.اے العبد:فواداحمدٹی.ایس گواہ:رضاءالحمید

مسل نمبر 10666: مَیں سمیراحمد کے ولد مکرم شمس الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت، تاریخ پیدائش 5/اکتوبر 1986، پیدائشی احمدی، ساکن ضلع ارناکولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 6/جون 2022وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارکی اسوقت کوئی منقولہ وغیرمنقولہ جائیدادنہیں ہے۔میراگزارہ آمدازتجارت ماہوار 25000روپے ہے۔میں اقرارکرتاہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو اداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ: ناصراحمدزاہد العبد:سمیراحمد کے گواہ:سی.این طاہراحمد

مسل نمبر10667: میں مبشرہ سی.پی زوجہ مکرم سی این طاہرصاحب،قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر26سال، تاریخ بیعت 2003، ساکن، احمدیہ مسلم جماعت ضلع ارناکولم کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 06جون 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔زیورطلائی 22 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر16 گرام۔میراگزارہ ماہوار آمدازجیب خرچ 500روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ: ناصراحمدزاہد الامۃ: مبشرہ سی.پی گواہ:سی.این طاہراحمد

مسل نمبر10668: مَیں تنویراحمد بی ولد مکرم بشیراے.ایم،قوم احمدی مسلمان، پیشہ ڈرائیور، تاریخ پیدائش 5/مئی 1990 پیدائشی احمدی، ساکن ضلع آلاپوزا صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 8/جون 2022وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارکی اسوقت کوئی منقولہ وغیرمنقولہ جائیدادنہیں ہے۔میری ماہانہ آمد 10000روپے ہے۔میں اقرارکرتاہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ: ناصراحمدزاہد العبد:تنویراحمد گواہ:رضاءالحمید

مسل نمبر10669: میں بندوشرف زوجہ مکرم شرف الدین اے صاحب،قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 16/مئی 1972 تاریخ بیعت 2003، ساکن احمدیہ مسلم جماعت ضلع ارناکولم کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 21 فروری 2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔3 سینٹ زمین قیمت 10لاکھ روپے۔میراگزارہ آمدازجیب خرچ ماہانہ 500روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ:طارق احمداین الامۃ: بندوشرف گواہ:محمدنثار

مسل نمبر10670: مَیں توفیق حسین ولد مکرم محمدحسین صاحب،قوم احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش 21/اپریل 1998 پیدائشی احمدی، ساکن پاٹم ٹریونڈرم صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 16/جون 2022وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی منقولہ وغیرمنقولہ جائیدادنہیں ہے۔میراگزارہ آمدازجیب خرچ ماہانہ 500روپے ہے۔میں اقرارکرتاہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتارہوں گااوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ: ناصراحمدزاہد العبد:توفیق حسین گواہ:محمدحسین

مسل نمبر 10671: میں شادھاکے.پی زوجہ مکرم محمدنثار.بی صاحب،قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 1985-05-09، پیدائشی احمدی، ساکن تریونڈرم کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 15جون 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسارکی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔سونا16 گرام 22 کیرٹ بشمول حق مہر۔میراگزارہ ماہوارآمدازجیب خرچ 500 روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ: ناصراحمدزاہد الامۃ: شادھا.کے.پی گواہ:محمدنثار

مسل نمبر10672: میں باسمہ ندرت بنت مکرم عبدالسلام صاحب،قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم، تاریخ پیدائش 13/اکتوبر 2000 پیدائشی احمدی، ساکن کیزاوُورکیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 14جون 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔4 گرام سونا24 کیرٹ بشمول حق مہر۔میراگزارہ ماہوارآمدازجیب خرچ500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ:عبدالسلام اے الامۃ: باسمہ ندرت گواہ: طالعہ تسنیم اے

مسل نمبر10673: میں زرومیہ ظفراللہ زوجہ مکرم مسافراحمد صاحب،قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر37سال، ساکن ضلع تریونڈرم صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 12مارچ 2018وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔280 گرام سونا22 کیرٹ قیمت 7لاکھ روپے بشمول حق مہر40 گرام سونا۔میراگزارہ ماہوارآمدازجیب خرچ5000 روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ:رنیزاحمداین الامۃ: زرومیہ ظفراللہ گواہ:محمدنثاربی

مسل نمبر 10674: مَیں مبارزایم ولد مکرم منصوراے صاحب،قوم احمدی مسلمان، طالب علم، تاریخ پیدائش 27/ستمبر 2001، پیدائشی احمدی، ساکن ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 14/جون 2022وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اسوقت کوئی منقولہ وغیرمنقولہ جائیدادنہیں ہے۔خاکسارکاگزارہ ماہانہ آمدازجیب خرچ500روپے ہے۔میں اقرارکرتاہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتارہوں گااوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ: ناصراحمدزاہد العبد: مبارز.ایم گواہ:یوبشیراحمد

مسل نمبر10675: میں تسلیمہ بنت مکرم شمس الدین اے صاحب،قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر20سال، ساکن ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 14جون 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔ 10 گرام سونا24 کیرٹ۔میراگزارہ ماہوارآمدازجیب خرچ 500روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگر کوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ: ناصراحمدزاہد الامۃ:تسلیمہ گواہ: فیصل ایس

مسل نمبر 10676: مَیں صفیراحمد ولد مکرم بدرالدین صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ مبلغ سلسلہ، تاریخ پیدائش 16/ فروری 1994، تاریخ بیعت 2000، ساکن ضلع کوپل کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 9/مارچ 2020 وصیت کرتاہونکہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اسوقت کوئی منقولہ وغیرمنقولہ جائیدادنہیں ہے۔میراگزارہ ماہانہ آمد7360روپے ہے۔میں اقرارکرتاہوں کہ جائداد کی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتارہونگااوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہونگااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔ گواہ: ناصرالدین العبد:صفیراحمد گواہ:سلیم احمد

مسل نمبر10677: میں رقیہ خاتون زوجہ مکرم آمین صاحب،قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر29سال، ساکن جیند ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 30 مئی 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائدادمندرجہ ذیل ہے۔حق مہربذمہ خاوند 30ہزارروپے، زیورطلائی منگل سوتر ایک عدد انگوٹھی ایک عدد، کان کی بالی ایک عدد کل وزن تولہ 22 کیرٹ اندازاً قیمت 50 ہزارروپے، چاندی پازیب 90 گرام قیمت 3800روپے۔میراگزارہ ماہوارآمدازجیب خرچ 400روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائدادکی آمد پرحصّہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائدادا سکے بعد پیداکروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذکی جائے۔

گواہ:طاہراحمدخان الامۃ: رقیہ بیگم گواہ:جاویدخان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 11 - August - 2022 Issue. 32

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہم جس مقصد کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ بہت بڑا مقصد ہے، اپنی روحانی پیاس بجھانے کا مقصد ہے اپنے دینی علم میں اضافے کا مقصد ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق سیکھنا مقصد ہے

ان دنوں کو دعاؤں اور ذکر الٰہی سے بھرنے کی کوشش کریں، درود بھی خاص طور پر پڑھیں باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں، جلسہ کے پروگراموں کے دوران جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقریر سنیں

اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے سب مردوزن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے

(جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 5 تا 7/اگست میں شامل ہونے والے مہمانوں اور میزبانوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح)

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/اگست 2022ء بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن، برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے بعد دوبارہ وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے۔ تینوں دن انشاء اللہ تعالیٰ برطانیہ کی سب جماعتوں کو شامل ہونے کی اجازت ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اچھی حاضری ہو جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا مَیں میزبانوں اور اسی طرح مہمانوں سے بعض باتیں کہوں گا۔ اگر ہم ان باتوں کو مدنظر رکھیں تو جلسہ کے حقیقی ماحول سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے بلکہ اللہ اور رسول کی باتوں کو سننے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کیلئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں۔ جب ہم ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اللہ اور اسکے رسول نے کہیں تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی احسن رنگ میں ہم کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کو بھی بچوں کو بھی بوڑھوں کو بھی عورتوں کو بھی اس بات کا شوق بھی ہے اور ادراک بھی ہے کہ ہم نے جلسہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور احسن رنگ میں خدمت بھی کرنی ہے۔ جلسہ کا کام صرف جلسہ کے تین دنوں میں نہیں ہو رہا ہوتا بلکہ کئی ہفتے پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ کچھ کام بیشک باہر کی کمپنیوں اور ٹھیکیداروں سے کروایا جاتا ہے لیکن اسکے علاوہ بھی بہت سا کام ہے جس کیلئے افرادی قوت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قوت رضا کار اپنا وقت قربان کر کے اپنی خدمات پیش کر کے مہیا کرتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل ہیں۔ دنیا یہ کوشش کرتی ہے کہ ہمیں رضا کارانہ کام کرنے کیلئے لوگ ملیں لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ اسکے بالکل برعکس مثال پیش کرتی ہے کہ اتنے کام کرنے والے آ جاتے ہیں کہ انتظامیہ کو مشکل پیش آ جاتی ہے کہ انہیں سنبھالیں کس طرح۔ حضور انور نے فرمایا: کارکنوں کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے ان تین دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اس جذبہ سے خدمت کریں کہ انہیں ہمیشہ یہ احساس رہے کہ ہم نے اپنے افسروں سے یا کسی مہمان کی طرف سے کوئی صلہ نہیں لینا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اس صحابی کے اُسوے کو اور اُن کی بیوی کے اُسوے کو سامنے رکھنا ہے جس نے بچوں کو بھی بھوکا سلا دیا تھا اور خود بھی بھوکے رہے اور مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو اتنا سراہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسکی خبر دی اور اگلے دن آنحضرت ﷺ نے اس صحابی سے فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے اللہ تعالیٰ بھی بڑا خوش ہوا اور ہنسا اور قرآن کریم میں بھی ایسی قربانی کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

پس یہ تھے صحابہ کے طریق مہمان نوازی کرنے کے۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر مہمان بھی وہ جو زمانے کے امام کے بلانے پر آئے ہیں جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی باتیں سننے کیلئے آئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش لے کر آئے ہیں۔ جب بڑی تعداد میں لوگ ہوں تو مختلف مزاج کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بعض زیادہ گرم طبیعت کے بھی ہوتے ہیں اور بعض دفعہ سختی سے کارکن سے مخاطب ہو جاتے ہیں یا سختی سے کسی چیز کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن کارکن کا کام ہے مرد کارکنان کا بھی لجنہ کی کارکنات کا بھی کہ کسی سے سختی نہیں کرنی۔ کسی سختی سے بولنے والے کا سختی سے جواب نہیں دینا بلکہ مسکراتے ہوئے جواب دینا ہے۔ اگر ضرورت پوری کر سکتے ہیں تو ضرورت پوری کریں ورنہ نرمی سے پیار سے معذرت کر دیں یا اپنے بالا افسر کے پاس لے جائیں جو مہمان کا مسئلہ حل کر دے۔ بعض دفعہ یہ کام بہت مشکل ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ کام کرنا چاہئے۔ اپنے جذبات کو اپنی زبان کو قابو میں رکھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے مہمان کے غلط رویے پر بھی خدمت اور قربانی کا کیا معیار قائم فرمایا اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مہمان جو غیر مسلم تھا وہ آتا ہے اسکی کھانے سے خاطر تواضع کی جاتی ہے اسے بستر رات کو سونے کیلئے مہیا کیا جاتا ہے۔ رات کو زیادہ کھانے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اسکا پیٹ خراب ہو گیا یا جان بوجھ کر تنگ کرنے کی وجہ سے اس نے یہ حرکت کی کہ وہ اپنا بستر گندا کر کے صبح صبح چلا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اسکی اس حرکت کو برا نہیں منایا بلکہ پانی منگوایا اور خود ہی اسے دھونے لگ گئے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ باوجود ہمارے کہنے کے کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں ہم خادم حاضر ہیں ہمیں دھونے دیں۔ آپ نے فرمایا وہ میرا مہمان تھا میں خود ہی یہ کام کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرتا ہے۔

پس ہمارے سب رضا کاروں کارکنان کارکنات افسر یا معاون سب کا فرض ہے کہ ان کی خدمت کریں، بلند حوصلگی کا مظاہرہ بھی ہر وقت کریں۔ خوش دلی سے چہرے پر بغیر کسی قسم کی ناپسندیدگی کے آثار ظاہر کئے خدمت کریں۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کارکنان میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہمانوں سے حسن سلوک کے بارے میں بہت سے مواقع پر نصائح فرمائی ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا: دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم جانتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ پس یہ اصول ہمیشہ ہر کارکن کو اور خصوصاً ان کارکنان کو جن کا براہ راست لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے سامنے رکھنا چاہئے خاص طور پر شعبہ مہمان نوازی اور طعام وغیرہ کی جو ہے اس پر بہت پابندی سے عمل کریں۔

میزبان کو نصائح کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اب مہمان بھی چند باتیں سن لیں۔ اگر مہمان اس بات کو سمجھ جائیں اور اس کی پابندی کر لیں جو اسلام کی تعلیم ہے کہ مہمان اپنے میزبان پر غیر معمولی غیر ضروری بوجھ نہ ڈالے تو پھر محبت اور پیار والی فضا قائم رہتی ہے۔ مہمان اگر میزبان سے غلط توقعات یا ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ کریں تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پس مہمانوں کو بھی چاہئے کہ ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ نہ کریں تو پھر اگر یہ صورت ہوگی تو گھر والے بھی سہولت میں رہیں گے اور مہمان بھی۔ بعض دفعہ کھانا مہمان کے مزاج کے مطابق نہیں بنتا تو مہمانوں کو ان کے مزاج کے مطابق کھانا نہ بھی ملے تو خوشی سے کھا لینا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہمان کو میزبان کی طرف سے جو بھی کھانا پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھا لینا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: اچھے اخلاق کا مظاہرہ صرف کارکنوں کا ہی کام نہیں ہے بلکہ ہر شامل ہونے والے کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاملین جلسہ سے بھی فرمایا کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔

یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جس مقصد کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ بہت بڑا مقصد ہے۔ اپنی روحانی پیاس بجھانے کا مقصد ہے اپنے دینی علم میں اضافے کا مقصد ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق سیکھنا مقصد ہے تو پھر اس کیلئے کم از کم اپنے جذبات کی بھی قربانی دینی ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ بھی مدد مانگنی ہوگی۔ جب یہ جذبہ ابھرے گا جب زبانیں ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوں گی جب توبہ اور استغفار کی طرف توجہ ہوگی تو پھر اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ بھی جائے گی تو عفو اور درگذر سے کام لیا جائے گا۔ پس ہمیشہ ان دنوں میں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ یہاں ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے گھر چھوڑ کر سفر کر کے آئے ہیں۔ سفر کی دعا سکھاتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ پس جب ہم اس طرح دعا کر رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے یہاں قیام کو بھی اور سفر کو بھی برکتوں سے بھر دے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ان دنوں کو دعاؤں اور ذکر الٰہی سے بھرنے کی کوشش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں ہر موقع کی دعا سکھائی ہے۔ بعض لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کیلئے آئے ہیں انہیں پیچھے اپنے گھر والوں کی فکر بھی ہوگی تو آپ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو اے ہمارے خدا میں پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے ناپسندیدہ اور بے چین کر دینے والے مناظر سے مال اور اہل و عیال میں برے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ بڑی جامع دعا ہے سفر میں اپنے آپ کو بھی ہر طرح سے محفوظ رکھنے کیلئے دعا ہے اور گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہنے کی بھی دعا ہے۔ ایسی سوچ اور ایسی دعاؤں سے زبانوں کو تر کرتے ہوئے جب یہاں ہر مرد عورت پھر رہا ہوگا تو پھر جہاں ماحول پُرسکون ہوگا دلوں کی تسکین کے سامان ہو رہے ہوں گے وہاں اللہ تعالیٰ ہر برے منظر سے بھی بچا کے رکھے گا۔

عمومی دعاؤں کے ساتھ ان دنوں میں درود بھی خاص طور پر پڑھیں اسی طرح نمازوں کے اوقات میں نمازوں کیلئے آئیں باہر باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اسی طرح کارکنان بھی نمازوں کے اوقات میں جن کی ڈیوٹی نہیں ہے باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح سب شاملین یہ کوشش کریں کہ جلسہ کے پروگراموں کے دوران جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقریریں سنیں۔ مقررین نے بڑی محنت سے تقریریں تیار کی ہوتی ہیں ان سے علمی اور روحانی فائدہ ہوتا ہے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کے حوالے سے دعائیہ کلمات پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جس پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشاء یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھی کو ہے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے سب مردوزن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad